سونے کے آداب

۱۲۷۔باب: سونے، لیٹنے، بیٹھنے، مجلس، ہمنشیں اور خواب کے آداب

۸۱۴۔حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی کروٹ پر سوتے پھر یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کر دیا میں نے اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کر دیا، اپنے معاملے کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت کو رغبت و خوف کے ساتھ تیری طرف لگا دیا اور تجھ سے بھاگ کر کوئی جائے پناہ اور چھٹکارے کی جگہ نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۳۵۷۔فتح)

۸۱۵۔حضرت براء بن عازبؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تم سونے کیلئے اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کیلئے وضو کرتے ہو پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو: ۔۔۔۔'' اور سابقہ دعا ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے۔ ان (دعائیہ کلمات) کو اپنی آخری گفتگو بناؤ۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۱۰۹۔فتح) و مسلم (۲۷۱۰)۔

۸۱۶۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو گیارہ رکعت نماز تہجد پڑھا کرتے تھے، جب صبح صادق نمودار ہو جاتی تو آپ خفیف سی دو رکعتیں پڑھتے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آتا اور آپ کو نماز فجر کی اطلاع کرتا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۱۰۸۔۱۰۹۔فتح) و مسلم (۷۳۶)

۸۱۷۔حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور زندہ ہوتا

ہوں۔اور جب آپ بیدار ہوتے تو پھر یہ دعا پڑھتے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱/۱۱۳۔فتح)

۸۱۸۔حضرت یعیش بن طخفه غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی نے اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور کہا: اللہ تعالیٰ اس (الٹا) لیٹنے کو ناپسند فرماتا ہے۔راوی کہتے ہیں میرے والد نے بتایا کہ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ (ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث:صحیح لغیره ۔أخرجه ابو داؤد (۵۰۴۰)،وابن ماجه (۳۷۲۳)،واحمد (۳/۴۲۹و ۴۳۰)۔

اس حدیث کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے'ایک یہ کہ یعیش مجہول ہے اور دوسرا یہ کہ اس کی سند مضطرب ہے اور ابن ماجہ کی سند میں ابوذر راوی منکر ہے۔لیکن پیٹ کے بل یعنی الٹا لیٹنے کی ممانعت کے متعلق ابو ہریرہؓ سے ترمذی (۲۷۶۸) احمد (۲/۲۸۷'۳۰۴) ابن حبان (۵۵۴۹) اور حاکم (۴/۲۷۱) میں صحیح حدیث مروی ہے۔اس کی سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

۸۱۹۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان اور وبال ہوگا اور جو شخص کسی بستر پر لیٹا اور وہاں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو ایسے شخص پر اللہ کی طرف سے نقصان اور وبال (گناہ) ہوگا۔

(ابوداؤد۔سند حسن ہے)

توثیق الحدیث:حسن۔أخرجه أبو داؤد(۴۸۵۶و ۵۰۵۹)،والنسائی فی ((عمل الیوم و اللیلة))(۴۰۴) بتمامه وأخرج الحمیدی فی

((مسند))(۱۱۵۸)شطره الا ول ،وأخرج ابن السنی فی ((عمل الیوم واللیلة))(۷۴۵) شطره الأخیرة۔

۱۲۸۔باب: چت لیٹنے۔جب ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہوتو ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ کر لیٹنے، چوکڑی مار کر اور گوٹھ مار کر (سرین پر بیٹھ کر ہاتھوں کو ٹانگوں کے گرد کر کے) بیٹھنے کا جواز

۸۲۰۔حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا، آپ نے ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔ (متفق بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری(۱/۵۶۳۔فتح)،و مسلم (۲۱۰۰)

۸۲۱۔حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز فجر سے فارغ ہو جاتے تو اپنی جگہ چوکڑی مار کر بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج خوب اچھی طرح روشن ہو کر طلوع ہو جاتا۔ (ابوداؤد وغیرہ۔حدیث صحیح ہے)

توثیق الحدیث:حسن۔أخرجه أبو داؤد(۴۸۵۰)با سنا د حسن،

۸۲۲۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ اس طرح گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا اور پھر انھوں نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ گوٹھ مارنے کی کیفیت بیان کی۔اسی حالت کو" قرفصاء" کہتے ہیں (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری:(۱۱/۶۵۔فتح)

۸۲۳۔حضرت قیلہ بنت مخرمہؓ بیان کرتی ہیں میں نے نبی ﷺ کو گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا، پس جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھنے کی حالت میں خشوع اختیار کرتے ہوئے دیکھا تو میں خوف کی وجہ سے کانپنے لگ گئی۔(ابوداؤد، ترمذی)

توثیق الحدیث:حسن۔أخرجه البخاری فی ((الا دب المفرد

))(١١٨٧)،و أبوداؤد(٤٨٤٧)،والترمذی (٢٨١٤)۔

اس کی سند میں معمولی سا ضعیف ہے' عبداللہ بن حسان عنبری کی متقدمین نے جرح وتعدیل نہیں کی' لیکن اس سے ثقہ راویوں نے روایت لی ہے۔اس وجہ سے امام ذہبیؒ نے الکاشف (٧١٢) میں اسے ثقہ قرار دیا ہے' لیکن یہ ثقہ کے درجے تک نہیں پہنچتا۔جبکہ صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ دونوں مقبول ہیں۔اخلاق النبی ﷺ میں ابرامہ حارثی کی حدیث اس کی شہادبھی ہے' جس کی سند شواہد میں قبول کی جاتی ہے قریہ حدیث بالجملہ حسن ہے۔ (ان شاءاللہ)

٨٢٤۔حضرت شرید بن سویدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور میں نے ہاتھ کے انگوٹھے کے نچلے حصے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔تو آپ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھے ہو جن پر غضب نازل ہوا تھا!؟'' (ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث:صحیح أخرجه أبوداؤد(٤٨٤٨)،وأحمد (٤/٣٨٨)والحکم (٤/٢٦٩)،والطبرانی فی ((الکبیر))(٧٢٤٢و٧٢٤٣)۔

اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ابن جریج نے ''مصنف عبدالرزاق (٢/١٩٧)'' میں ''حدثنا'' کی وضاحت کی ہے۔

١٢٩۔باب: مجلس اور ہم نشین کے آداب

٨٢٥۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ وہ خود وہاں بیٹھ جائے بلکہ تم مجلس میں فراخی اور گنجائش پیدا کرو۔حضرت ابن عمرؓ کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی ان کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوتا تو وہ اس جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔

(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۲/۳۹۳۔فتح)،و مسلم (۲۱۷۷)(۲۸و ۲۹)۔

۸۲۶۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک مجلس سے اٹھے پھر واپس آجائے تو وہ اس جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے“۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۲۱۷۹)۔

۸۲۷۔حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے جسے جہاں جگہ ملتی وہ وہیں بیٹھ جاتا۔(ابوداؤد،ترمذی۔حدیث حسن ہے)

تو ثيق الحديث:أخرجه البخاری فی ((الا دب المفرد(۱۱۴۱)،و أبو داؤد(۴۸۲۵)،والترمذی(۲۷۲۵)،وأحمد(۵/۹۱و۹۸و۱۰۷۔۱۰۸)۔اس حدیث کی سند شریک بن عبداللہ قاضی کے سوئے حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن حدیث کا معنی متابعت اور شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔امام ترمذیؒ نے کہا کہ زہیر بن معاویہ نے بھی سماک سے روایت کی ہے اور یہ متابعت صحیح ہے کیونکہ زہیر بخاری و مسلم کا راوی ہے۔اس حدیث کے معنی کے شواہد بھی ہیں جیسے ”بخاری (۱/۱۵۶۔فتح)باب من قعد حيث ينتهى به ا لس“ میں ہے۔

۸۲۸۔حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور مقدور بھر طہارت حاصل کرتا ہے، گھر میں موجود تیل استعمال کرتا ہے یا خوشبو استعمال کرتا ہے، پھر نماز جمعہ کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے دو آمیوں کے درمیان گھس کر ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کرتا، پھر جو اس کے مقدر میں ہے نماز پڑھتا ہے، پھر جب امام خطبہ دیتا ہے تو وہ خاموش رہتا ہے، تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک درمیانی مدت کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲/۳۷۰۔فتح)

۸۲۹۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کی کہ وہ دو آمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر (گھس کر) تفریق کرے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:حسن۔أخرجه أبوداؤد(۴۸۴۵)،والترمذی (۲۷۵۲) باسناد حسن ۔والروایة الثانیة عند أبی داؤد(۴۸۴۴)۔

۸۳۰۔حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی جو حلقے اور مجلس کے وسط میں بیٹھے۔ (ابوداؤد۔حسن سند کے ساتھ مروی ہے)

امام ترمذی نے ابومجلز سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مجلس کے وسط میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا: جو شخص مجلس کے وسط میں بیٹھے وہ محمد ﷺ کی زبان مبارک پر ملعون ہے یا فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبان مبارک سے اس پر لعنت فرمائی۔ (امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث:ضعیف۔أخرجه أبو داود(۴۸۲۶)،والترمذی(۲۷۵۳) یہ حدیث سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے ابومجلز لاحق بن حمید نے سیدنا حذیفہ ؓ سے کچھ نہیں سنا۔

۸۳۱۔حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بہترین مجلس وہ ہے جو سب سے زیادہ فراخ ہو۔ (سے ابوداؤد نے شرط بخاری پر صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

توثیق الحدیث:صحیح ۔أخرجه البخاری فی ((الادب المفرد))(۱۱۳۶)،و أبو داود (۴۸۲۰)،و أحمد (۳/۱۸،۶۹)،والحاکم (۴/۲۶۹)۔

۸۳۲۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں اس نے بہت سی لایعنی اور بے فائدہ باتیں کیں پھر اس نے اس مجلس سے کھڑا ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھی ''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو اس مجلس کے گناہ معاف کر دیے جائے گئے۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:صحيح ـأخرجه الترمذى (٣٤٣٣)،والنسائى فى ((عمل اليوم والليلة))(٣٩٧)،ومن طريقه ابن السنى (٤٤٩)،وابن حبان(٢٣٦٦)،والحاكم (١/٥٣٦ـ٥٣٧)وله طريق آخرأخرجه أبوداود(٤٨٥٨)۔

۸۳۳۔حضرت ابو برزہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو آخر میں یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تو اپنی حمد و تعریف کے ساتھ پاک ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔(ایک مرتبہ) ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ایسے کلمات فرما رہے ہیں جو پہلے نہیں فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا یہ کلمات ان باتوں کا کفارہ ہیں جو مجلس میں ہو جاتی ہیں۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث:صحيح بشواهده ـأخرجه أبوداود(٤٨٥٩)،والنسائى فى (عمل اليوم والليلة)) (٤٢٦)،والدارمى (٢٦٥٨)،والحاكم (١/٥٣٧)۔

۸۳۴۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کم ہی ایسے ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے اور آپ یہ کلمات نہ پڑھتے ہوں: اے اللہ! اپنے خوف کا اتنا حصہ ہمیں عطا فرما دے جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اپنی اطاعت کی اتنی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے

، اتنا یقین عطا فرما جو ہم پر دنیا کے مصائب آسان کر دے۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنی سماعت و بصارت اور قوت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما اور اسے ہمارا وارث بنا۔

(اے اللہ!) جو ہم پر ظلم کرے تو اس سے بدلہ لے جو ہم سے عداوت رکھے ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ہمارے دین کے بارے میں ہمیں مصیبت و آزمائش میں نہ ڈالنا اور دنیا ہی کو ہمارا مطمح نظر اور مبلغ علم نہ بنانا اور ایسے لوگوں کو ہم پر مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کریں۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: حسن لغیرہ۔ أخرجه الترمذی (۳۵۰۲) والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (۴۰۱)، وابن السنی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (۴۴۸)، والبغوی فی ((شرح السنة)) (۵/۱۷۴) اس حدیث کی سند عبید اللہ بن زحر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مستدرک حاکم (۱/۵۲۸) میں لیث بن سعد نے اس کی متابعت کی ہے اور امام حاکم نے اسے بخاری کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے لہذا یہ حدیث بالجملہ حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

۸۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو وہ ایسے ہیں جیسے کسی مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہوں اور یہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح۔ أخرجه أبو داود (۴۸۵۵) والنسائی فی ((عمل الیوم و اللیلة)) (۴۰۸)، و أحمد (۲/۳۸۹ و ۵۱۵ و ۵۲۷)، وابن السنی (۴۴۷)، والحاکم (۱/۴۹۲)۔

۸۳۶۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہاں اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو یہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ پس اگر

اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:صحیح بطرقه ۔أخرجه الترمذی (۳۳۰۸)،وأحمد (۲/۴۴۶، ۴۵۳، ۴۸۱، ۴۸۴، ۴۹۵)،والحاکم (۱/۴۹۶)۔

۸۳۷۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس نے وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت وندامت ہوگی۔اور جو شخص کسی بستر پر لیٹا اور وہاں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر بھی اللہ کی طرف سے حسرت وندامت ہوگی۔

(ابوداؤد)

توثیق الحدیث: کے لیے حدیث (۸۱۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۔باب: خواب اور اس کے متعلقات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں تمہارا رات اور دن کو بھی سونا (بھی) ہے۔

(الروم: ۲۳)

۸۳۸۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نبوت کے حصوں میں صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں،صحابہ نے عرض کیا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: نیک خواب۔ (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۲/۳۷۵۔فتح)۔

۸۳۹۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہو جائے گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۲/۳۷۳ و ۴۰۴۔۴۰۵۔فتح)،و مسلم

(۲۲۶۳)

۸۴۰۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب (روز قیامت) مجھے حالت بیداری میں دیکھے گا، یا فرمایا: گویا اس نے مجھے حالت بیداری میں دیکھا (کیونکہ) شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۱۲/۳۸۳۔ فتح)، ومسلم (۲۲۶۶)(۱۱)۔

۸۴۱۔حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی ایک پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اسے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور اسے آگے بیان بھی کرنا چاہیے ایک اور روایت میں ہے اسے صرف اپنے پسندیدہ لوگوں سے بیان کرے اور جب اس کے برعکس خواب میں غیر پسندیدہ بات دیکھے تو شیطان کی طرف سے ہے پس وہ اس کے شر سے پناہ طلب کرے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے اس لیے کہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۱۲/۳۶۹۔فتح) یہ حدیث بخاری میں تو سیدنا ابو سعید خدریؓ ہی سے ہے لیکن مسلم (۲۲۶۱) میں سیدنا جابر اور سیدنا قتادہؓ سے ہے جیسا کہ یہ حدیث آگے آرہی ہے۔

۸۴۲۔حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: نیک خواب اور ایک روایت میں ہے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے پس جو شخص کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار پھونک دے اور شیطان سے پناہ مانگے اس لیے کہ یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۶/۳۳۸۔فتح) ومسلم

(۲۲۶۱)(۱و۴)والرواية الثانية عند البخاری (۱۲/۴۳۰۔فتح)

۸۴۳۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین مرتبہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور اپنے اس پہلو کو بدل لے جس پر وہ تھا۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۲۲۶۲)۔

۸۴۴۔حضرت ابواسقع واثلہ بن اسقعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: یقیناً سب سے بڑا افترا (جھوٹ و بہتان) یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنی آنکھ کو وہ کچھ دکھائے جو اس نے نہیں دیکھا (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) یا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ ایسی بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ (بخاری)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۶/۵۴۰۔فتح)۔وأخرجه (۱۲/۴۲۷۔فتح)من حديث ابن عمرؓ مختصرًا۔

سلام کا بیان

۱۳۱۔باب: سلام کرنے کی فضیلت اور اسے پھیلانے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت سے تک داخل نہ ہو جب تک تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو۔ (النور:۲۷)

اور فرمایا: پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے نفسوں پر سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے مبارک اور پاکیزہ۔ (النور:۶۱)

نیز فرمایا: جب تمہیں (سلام کا) تحفہ دیا جائے تو تم اس سے بہترین تحفہ انہیں دو یا وہی انہیں لوٹا دو۔ (النساء:۸۶)

اور فرمایا: کیا تمھارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ اس کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کیا تو ابراہیم نے بھی سلام کیا۔ (الذاریات: ۲۴، ۲۵)

۸۴۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام میں کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر ۵۵۰ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۴۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا تو انہیں فرمایا جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو اور وہ جو تمہیں جواب دیں اسے غور سے سنو پس وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، حضرت آدمؑ نے کہا: السلام علیکم فرشتوں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس انھوں نے ''رحمۃ اللہ'' کا اضافہ کیا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۳۶۲۔فتح)، ومسلم (۲۸۴۱)

۸۴۷۔ حضرت ابو عمارہ براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا: (۱) مریض کی عیادت کرنے (۲) جنازوں میں شریک ہونے (۳) چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینے (۴) ضعیف و ناتواں کی مدد کرنے (۵) مظلوم کی مدد اور فریاد رسی کرنے (۶) سلام کو پھیلانے اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے (کا حکم فرمایا)۔

(متفق علیہ) یہ بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر ۲۴۴ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۴۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں نہیں جاؤ گے حتیٰ کہ تم ایمان لاؤ اور تم ایماندار نہیں بنو گے حتیٰ کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرو، کیا میں تمہیں

ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب وہ کرو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (۵۴)۔

۸۴۹۔ حضرت ابو یوسف بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح ۔أخرجه الترمذی (۲۴۸۵)،وابن ماجه(۱۳۳۴، ۳۲۵۱)،وأحمد (۵/۴۵۱)،والدارمی (۱/۳۴۰ـ۳۴۱، ۲/۲۷۵)،والحاكم (۳/۱۳)۔

۸۵۰۔ حضرت طفیل بن ابی کعب سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ بازار جاتے۔ راوی بیان کرتے ہیں جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر ﷺ کسی کباڑیے، کسی تاجر یا کسی مسکین کے پاس سے گزرتے تو اسے سلام کرتے، طفیل بیان کرتے ہیں کہ میں ایک روز ابن عمرؓ کے پاس آیا تو انھوں نے مجھ سے اپنے ساتھ بازار جانے کو کہا تو میں نے انہیں کہا آپ بازار میں کیا کریں گے؟ آپ کسی فروخت کرنے والے کے پاس ٹھہرتے ہیں نہ کسی سودے کے بارے میں پوچھتے ہیں اور نہ ہی قیمت لگاتے ہیں اور بازار کی کسی مجلس میں بھی نہیں بیٹھتے اس لیے میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں، ہم آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اے ابوالبطن (پیٹ والے)! طفیل کا پیٹ بڑھا ہوا تھا، ہم تو بازار میں صرف سلام کرنے جاتے ہیں پس ہم جس سے ملتے ہیں اسے سلام کرتے ہیں۔ (مؤطا۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح ۔أخرجه مالك (۲/۹۶۱ـ۹۶۲) باسناد صحيح۔

۲۳۲۔ باب سلام کی کیفیت

امام نوویؒ فرماتے ہیں: سلام میں پہل کرنے والے کے لیے مستحب اور بہتر ہے کہ وہ جمع کی ضمیر کے ساتھ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہے اگرچہ جسے سلام کہا جارہا ہے وہ ایک شخص ہی ہو اور سلام کا جواب دینے والا بھی جمع کی ضمیر کے ساتھ میں واؤ عاطفہ بھی لگائے یعنی و علیکم۔

۸۵۱۔ حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: السلام علیکم آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: (اس کیلئے) دس نیکیاں ہیں۔ پھر دوسرا آدمی آیا اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" (اس کیلئے) بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا تو اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا: (اس شخص کے لیے) تیس نیکیاں ہیں۔ (ابوداؤد ترمذی ۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث :صحیح بشواھد۔أخرجه أبوداود (۵۱۹۵)،والترمذی (۲۶۸۹)،والدارمی (۲/۲۷۷)۔اسکی سند حسن ہے جبکہ ابوہریرہؓ کی حدیث اس کی شاہد ہے جسے امام بخاری نے "الادب المفرد (۹۸۶) امام نسائی نے عمل الیوم اللیلة (۳۶۸) اور ابن حبان (۴۹۳) نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

۸۵۲۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام پیش کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے کہا "علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

(متفق علیہ)

صحیحین (بخاری و مسلم) کی بعض روایات میں "برکاتہ" کے الفاظ ہیں اور بعض میں یہ الفاظ نہیں اور ثقہ راوی کی زیادتی مقبول ہے پس "وبرکاتہ" کا اضافہ صحیح ہے۔

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٦/٣٠٥۔فتح) و مسلم (٢٤٤٧)۔

٨٥٣۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے تو انہیں تین بار سلام کرتے۔ (بخاری)

یہ اس صورت میں ہے جب ہجوم زیادہ ہوتا۔

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (١/١٨٨۔فتح)۔

٨٥٤۔حضرت مقدادؓ اپنی طویل حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے لئے ان کے حصے کا دودھ اٹھا کر رکھ دیا کرتے تھے آپ رات کو تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سوئے ہوئے کو بیدار نہ کرتے اور بیدار کو سنا دیتے پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور حسب معمول سلام کیا۔
(مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (٢٠٥٥)

٨٥٥۔حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز مسجد میں سے گزرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس آپ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔
(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

یہ اس صورت پر محمول ہے کہ آپ نے الفاظ اور اشارہ دونوں کو جمع فرمالیا یعنی السلام علیکم بھی کہا اور ہاتھ سے اشارہ بھی فرمایا۔اس کی تائید ابوداؤد کی روایت سے بھی ہوئی ہے جس میں ہے آپ ﷺ نے ہمیں بھی سلام کہا۔

توثیق الحدیث :صحیح دون الا شارة ۔أخرجه البخاری فی الا دب المفرد (١٤٠٧) ،والترمذی (٢٦٩٧)، و احمد (٩/٤٥٧۔٤٥٨)۔

اس کی سند شہر بن حوشب کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے اس کا صرف متابعت وشاہد میں اعتبار کیا جاتا ہے۔اس حدیث میں اشارے سے سلام کرنے کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث میں منع ہے جسے ترمذی (۲۸۳۶) نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے لیکن یہ سند حسن درجے کی ہے اور عمل الیوم اللیلۃ للنسائی (۳۴۰) میں اس کا ایک شاہد بھی ہے۔لہٰذا اس حدیث میں اشارے سے سلام والے الفاظ ضعیف ہیں جبکہ سلام کہنے کا ذکر دیگر صحیح احادیث میں ثابت ہے۔تو امام نووی ؒ کا اسے اس بات پر محمول کرنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشارے اور زبان سے سلام کہا ہے یہ ٹھیک نہیں۔ (واللہ اعلم)

۸۵۶۔حضرت ابو جبری ہجیمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا ''علیک السلام'' اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: تم ''علیک السلام'' مت کہو اس لئے کہ یہ تو مردوں کا اسلام ہے (ابوداؤد ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے) یہ حدیث پوری پہلے گزر چکی ہے۔(توثیق الحدیث کے لیے ۷۹۶ دیکھیے۔

۱۳۳۔باب: سلام کے اداب

۸۵۷۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔(متفق علیہ)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱/۱۵۔فتح) ،ومسلم (۲۱۶۰)،والروایة الثانیة عند البخاری (۱۱/۱۴ و ۱۵۔فتح)

۸۵۸۔حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو ان میں سے سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔

(ابوداؤد۔سند جید ہے)

ترمذی نے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے کہ آپؐ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ دو آدمی آپس میں ملتے ہیں تو ان میں سے سلام کرنے میں پہل کون کرے؟ آپؐ نے فرمایا: جوان میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:صحیح ۔أخرجه ابو داود (۵۱۹۷)،والترمذی(۲۶۹۴)۔

۱۳۴۔باب: اسے بار بار سلام کہنا مستحب ہے جس سے قرب کی وجہ سے بار بار ملاقات ہوتی ہو وہ اس طرح کہ وہ اس کے پاس آئے پھر باہر جائے پھر اندر آئے یا ان کے درمیان درخت اور اس قسم کی کوئی چیز حائل ہو جائے تو پھر سلام کرے

۸۵۹۔حضرت ابوہریرۃؓ ”مسی الصلوٰۃ“ کی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تو جا، پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پس وہ واپس گیا نماز پڑھی پھر آیا اور نبی ﷺ کو سلام کیا حتیٰ کہ اس نے تین مرتبہ ایسے ہی کیا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۲/۲۳۷۔فتح) ،و مسلم (۳۹۷)

۸۶۰۔حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور یہ پھر اسے ملے تو اسے پھر سلام کرنا چاہیے۔(ابوداؤد)

توثیق الحدیث:صحیح ۔أخرجه ابو داود (۵۲۰۰)مرفوعاً ،واسناده المرفوع أصح۔

۱۳۵۔باب: اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا مستحب ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم گھروں میں داخل ہوتو اپنے نفسوں (گھر والوں) کو سلام کرو، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے بابرکت اور پاکیزہ۔ (النور:٦١)

٨٦١۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، اس طرح تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی۔

(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث:حسن بشواهد ۔أخرجه الترمذی (٢٦٩٨)۔ترمذی کی سند علی بن زید بن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس حدیث کی کئی اور سندیں بھی ہیں جو اس حدیث کو حسن کے درجہ تک لے جاتی ہیں، انہیں حافظ ابن حجرؒ نے ''نتائج الافکار'' (١/١٦٧۔١٧٠) میں جمع کیا ہے۔

١٣٦۔باب: بچوں کو سلام کرنا

٨٦٢۔حضرت انسؓ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے انہیں سلام کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (١١/٣٢۔فتح)، ومسلم (٢١٦٨)۔

١٣٧۔باب: آدمی کا اپنی بیوی کو، اپنی محرم عورت کو اور اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو (ایک) اجنبی عورت کو یا (زیادہ) عورتوں کو سلام کرنا اور اسی شرط کے ساتھ عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا

٨٦٣۔حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں ایک عورت تھی ایک اور روایت میں ہے کہ وہ بوڑھی عورت تھی، وہ چقندر کی جڑیں لے کر ہانڈی میں ڈالتی اور وہ جَو کے کچھ دانے پیستی، پس جب ہم نماز جمعہ پڑھتے اور واپس آتے تو ہم اسے سلام کرتے تو وہ یہ کھانا ہمیں پیش کرتی۔(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (٢/٤٢٧۔فتح)۔

۸۶۴۔حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالبؓ بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ والے دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کو کپڑے سے پردہ کیے ہوئے تھیں، پس میں نے سلام کیا اور آگے لمبی حدیث بیان کی۔(مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۱/۴۹۸)(۸۲)۔

۸۶۵۔حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ہم چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا(ابوداؤد۔ترمذی۔حدیث حسن ہے) یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں اور ترمذی کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز مسجد میں سے گزرے اور عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

توثیق الحدیث و کیلئے حدیث ۸۵۵ ملاحظہ کریں۔

۱۳۸۔باب: کافر کو سلام کرنے میں پہل کرنا حرام ہے اور ان کو سلام کا جواب دینے کا طریقہ اور اہل مجلس کو سلام کرنا مستحب ہے جس میں مسلمان اور کافر دونوں موجود ہوں

۸۶۶۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل مت کرو، پس جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے راستے کے تنگ ترحصے کی طرف مجبور کر دو۔(مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۱۶۷)۔

۸۶۷۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم ”وعلیکم“ کہا کرو۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱۱/۴۲۔ فتح) و مسلم (۲۱۶۳)

۸۶۸۔حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس

میں مسلمان اور مشرک، بت پرست اور یہود سب ملے جلے بیٹھے ہوئے تھے پس نبی کریم ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (١١/٣٨۔٣٩۔فتح)، ومسلم (١٧٩٨)

۱۳۹۔باب: جب کوئی مجلس سے اٹھے اور اپنے ساتھیوں یا ساتھی سے جدا ہو تو سلام کرنا مستحب ہے

۸۶۹۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھنے کا ارادہ کرے تو تب بھی سلام کرے' اس لیے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق دار (اہم) نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

تو ثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه أبو داود (٥٢٠٨)،والترمذی (٢٧٠٦) وأحمد (٢/٢٣٠و ٢٨٧و ٤٣٩)۔

۱۴۰۔اجازت طلب کرنا اور اس کے آداب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔ (النور:۲۷)

اور فرمایا: اور جب تم میں سے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ (اندر داخل ہونے کیلئے) اسی طرح اجازت طلب کریں جیسے ان سے پہلے لوگ اجازت طلب کرتے تھے۔ (النور ۵۹)

۸۷۰۔حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین بار اجازت طلب کرنی چاہیے اگر تجھے اجازت دے دی جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (١١/٢٦۔٢٧۔فتح) ومسلم (٢١٥٣)۔

۸۷۱۔حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجازت کا مطلب کرنا دیکھنے سے بچنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۱۱/۲۴۔فتح)،و مسلم (۲۱۵۶)۔

۸۷۲۔حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر قبیلے کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ اس نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپؐ اس وقت گھر میں تشریف فرما تھے،اس نے کہا کیا میں اندر آ جاؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: اس شخص کے پاس جاؤ اور اسے اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ اور اسے کہو کہ وہ ''السلام علیکم'' کہے اور پھر کہے کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ اس آدمی نے سن لیا اور کہا ''السلام علیکم'' کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ پس نبی ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرمائی اور وہ اندر داخل ہو گیا۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

تو ثیق الحدیث:صحیح ۔أخرجه ابو داود

(۵۱۷۷،۵۱۷۸،۵۱۷۹)،والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة))(۳۱۶)۔

۸۷۳۔حضرت کلدہ بن حنبلؓ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ کو سلام کیے بغیر ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا پس نبی ﷺ نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور کہو ''السلام علیکم'' کیا میں اندر آ جاؤں؟ (ابوداؤد و ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:حسن ۔أخرجه أبو داود (۵۱۷۶)

والترمذی(۲۷۱۰)،واحمد (۳/۴۱۴)۔

۱۴۱۔باب: سنت تو یہی ہے کہ جب اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے کہ تم کون ہو؟ تو وہ جس نام یا کنیت سے مشہور و معروف ہو وہ بیان کرے اور اس کا اس طرح کہنا ''میں ہوں'' یا اس جیسے مبہم الفاظ کہنا پسندیدہ نہیں

۸۷۴۔حضرت انسؓ سے ان کی معراج کے متعلق مشہور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر جبریلؑ مجھے لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو ان سے پوچھا گیا

آپ کون ہیں؟ انھوں (جبریلؑ) نے بتایا: جبریل۔ پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا:
محمد ﷺ ہیں پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اور پھر تیسرے چوتھے اور باقی آسمانوں پر چڑھے اور ہر آسمان کے دروازے پر پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ تو وہ (جبریلؑ) کہتے: جبریل۔
(متفق علیہ

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۶/۳۰۲۔۳۰۳۔ فتح) ومسلم (۱۶۲)۔

۸۷۵۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے چل رہے ہیں، پس میں بھی چاند کے سائے (چاندنی) میں چلنے لگا آپ مڑے تو آپ نے مجھے دیکھ لیا اور پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا ابوذر۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه
البخاری (۱۱/۲۶۰۔۲۶۱۔ فتح) ومسلم (۲/۶۷۷)(۳۳)۔

۸۷۶۔ حضرت ام ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ اس وقت غسل فرمارہے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کو پردہ کیے ہوئے تھیں آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: ام ہانی! (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور کیلئے حدیث نمبر ۸۶۴ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۷۷۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں! آپ نے فرمایا: میں، میں (کا کیا مطلب)؟ گویا آپ نے ناپسندیدہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۱/۳۵۔فتح)،ومسلم (۲۱۵۵)۔

۱۴۲ باب: چھینک لینے والا جب " الحمد الله " کہے تو اس کے جواب میں " یر حمک الله " کہنا مستحب ہے اور اگر وہ " الحمد الله " نہ کہے تو اس کو جواب دینا ناپسندیدہ ہے اور چھینک کا جواب دینے، چھینک لینے اور جمائی کے آداب

۸۷۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی چھینک لے اور " الحمد الله " کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے یہ حق ہے کہ وہ " یر حمک الله " کہے جبکہ جمائی تو شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ مقدور بھر اسے روکنے کی کوشش کرے، اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱۰/۲۰۷۔ فتح)۔

۸۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھینک لے تو اسے " الحمد الله " کہنا چاہیے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو اس کے لیے " یر حمک الله " کہنا چاہیے اور جب وہ اس کے لیے " یر حمک الله " کہے تو اس چھینک لینے والے کو " یهدیکم الله و یصلح بالکم " (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمائے) کہنا چاہیے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱۰/۲۰۸۔ فتح)

۸۸۰۔ حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی چھینک لے اور وہ " الحمد الله " کہے تو تم اس کے لیے " یر حمک الله " کہو اور اگر وہ " الحمدالله " نہ کہے تو تم بھی اس کے لیے " یر حمک الله " نہ کہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۹۹۲)۔

۸۸۱۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس آدمیوں نے چھینک لی، پس آپؐ نے ایک کو ''یر حمک اللہ'' کہا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا' آپ نے جس شخص کو جواب نہیں دیا تھا اس نے کہا: فلاں شخص نے چھینک لی تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا: اس شخص نے ''الحمد اللہ'' کہا تھا (اس لیے میں نے اسے جواب دیا) اور تم نے ''الحمد اللہ'' نہیں کہا۔ (متفق علیہ)

تو ثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۲۱۰۔فتح)،ومسلم (۲۹۹۱)۔

۸۸۲۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینک لیتے تو اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے اور اس کے ذریعے اپنی آواز کو آہستہ کرتے۔راوی کو شک ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے ''خفض'' کا لفظ بولا یا ''غض'' کا (معنی دونوں کا ایک ہی ہے۔) (ابوداؤد و ترمذی۔حسن صحیح ہے)

تو ثیف الحدیث :صحیح بشواھد۔أخرجه أبوداود (۵۰۲۹)،والترمذی (۲۷۴۵)۔

اس کی سند حسن ہے اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے محمد بن عجلان کے وہ صدوق ہے جبکہ مستدرک حاکم (۴/۲۶۴) میں ابو ہریرہؓ سے اس کی ایک اور سند بھی ہے جسے امام حاکمؒ نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث ہے لہٰذا یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح کی۔

۸۸۳۔حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ یہود رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر بناوٹی چھینک لیتے کہ آپ ان کے لیے ''یر حمک اللہ'' کہیں گے لیکن آپ فرماتے ہیں ''یھد یکم اللہ ویصلح بالکم''۔ (ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث:حسن۔أخرجه البخاری فی ((الادب

المفرد))(۹۴۰)،وأبو داود(۵۰۳۸)،والترمذی (۲۷۳۹)، واحمد (۴/۴۰۰)،والحاکم (۴/۲۶۸)۔

۸۸۴۔حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کرلے اس لیے کہ شیطان اندر داخل ہوجاتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۹۹۵)۔

۱۴۳۔باب: ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا، خندہ پیشانی سے ملنا، نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ اور شفقت سے اپنے بچے کو چومنا اور آنے والے سے معانقہ کرنا مستحب ہے جبکہ جھک کر ملنا مکروہ ہے

۸۸۵۔حضرت ابوالخطاب قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں مصافحے کا معمول تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں! (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱/۵۴۔فتح)۔

۸۸۶۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمن آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور یہی وہ پہلے لوگ ہیں جو مصافحے کا طریقہ لائے ہیں۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث:صحیح ۔أخرجه أ بو داود(۵۲۱۳)،وأحمد (۳/۲۱۲)۔

۸۸۷۔حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو انہیں ان کے جدا ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

توثیق الحدیث:حسن بشواهده۔أخرجه أبوداود(۵۲۱۲)،والترمذی(۲۷۲۷)،وابن ماجه(۳۷۰۳)،أحمد (۴/۲۸۹و ۳۰۳)۔

اس کی سند ابو اسحٰق کی تدلیس اور اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مسند احمد (۲/۱۴۲) میں حضرت انسؓ کی حدیث اس کا شاہد ہے جس بنا پر یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ (ان شاءاللہ)

۸۸۸۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے تو کیا وہ اس کے لیے جھکے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' اس نے پوچھا: تو کیا اس سے لپٹ جائے اور اسے بوسہ دے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر اس نے پوچھا: تو کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑے اور اس سے مصافحہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث :حسن بشواهده ۔أخرجه الترمذی(۲۷۲۸)،ابن ماجه (۳۷۰۲)،وأحمد (۳/۱۹۸)،والبیهقی (۷/۱۰۰)۔

اس حدیث کی سند حنظلہ بن عبداللہ السدوسی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن یہ حدیث شواہد کی وجہ سے حسن درجے کی ہے۔

۸۸۹۔حضرت صفوان بن عسالؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا چلو اس نبی کے پاس چلیں۔پس وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (حضرت موسیٰؑ کو دیے گئے) نو واضح معجزات کے متعلق دریافت کیا۔راوی نے یہاں تک حدیث بیان کی کہ آخران دونوں نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔(ترمذی وغیرہ نے اسے صحیح اسانید سے روایت کیا ہے)

توثیق الحدیث :ضعیف۔أخرجه الترمذی(۲۷۳۳)،وابن ماجه (۳۷۰۵)۔

۸۹۰۔حضرت ابن عمرؓ سے ایک قصہ منقول ہے جس میں انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے قریب ہو گئے اور ہم نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

توثیق الحدیث:ضعیف أخرجه أبوداود (۵۲۲۳)،وابن ماجه (۳۷۰۴)۔

اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے' آخری عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

۸۹۱۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت زید بن حارثہؓ مدینہ آئے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے' پس وہ آپ کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی ﷺ (شوق اور خوشی کے عالم میں) اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے ان کی طرف گئے۔ پس آپ نے ان سے معانقہ کیا اور انہیں بوسہ دیا۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:ضعيف ـأخرجه الترمذى (٢٨٣٢)۔

اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ اور اس کے والد دو راوی ضعیف ہیں اور محمد بن اسحٰق مدلس راوی ہے' عنعنہ سے راویت کرتا ہے۔ پس یہ حدیث ضعیف ہے۔

۸۹۲۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اگر چہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو۔ (مسلم)

توثیق الحدیث و کے لیے حدیث نمبر (۱۲۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۸۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن بن علیؓ کو بوسہ دیا تو (پاس بیٹھے ہوئے) حضرت اقرع بن حابسؓ نے کہا: میرے دس بچے ہیں اور میں نے تو ان میں سے کسی کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا۔ پس رسول ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۲۵) ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب الجنائز

جنازوں کا بیان

مریض کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' نماز جنازہ پڑھنا' اس کی تدفین میں شریک ہونا اور اسے دفنانے کے بعد اس کی قبر پر کچھ دیر ٹھہرنا

۸۹۴۔حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینک لینے والے کی چھینک کا (اگر وہ الحمد اللہ) کہے تو اسے یرحمک اللہ کہہ کر) جواب دینے، قسم پوری کر دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور اسلام کے عام کرنے کا حکم فرمایا: (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۳۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۵۹۸۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا۔، دعوت قبول کرنا اور چھینک لینے والے کی چھینک کا جواب دینا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۳۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۸۹۶۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت والے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی! وہ (ابن آدم) کہے گا: اے میرے رب! میں کس طرح تیری عیادت کرتا ہے تو تو رب العالمین ہے؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار رہا ہوا لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی؟ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو تم مجھے اس کے ہاں پاتے؟ اے ابن آدم! میں تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا! وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تو تو خود تمام جہانوں کا رب، پروردگار اور پالنہار ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم اس (کے اجر وثواب) کو میرے پاس پاتے؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو

خودرب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسے پانی دیتے تو تم اس (کے اجروثواب) کو میرے ہاں پاتے؟ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٥٦٩).

۸۹۷۔حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریض کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہا کراؤ۔ (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (٦/١٦٧۔فتح).

۸۹۸۔حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ جنت کے تازہ پھل چننے میں مصروف رہتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ''خرفة الجنة'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے تازہ پھل چننا۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٥٦٨)(٤١)

۸۹۹۔حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں چنے ہوئے پھلوں کا حصہ ہے۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:صحيح ۔أخرجه أبو داود (٣٠٩٨،٣٠٩٩)،والترمذی (٩٦٩)،وابن ماجه (١٤٤٢).

۹۰۰۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے۔آپ نے اس سے

فرمایا: اسلام قبول کرلو۔ پس اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو اس کے پاس ہی تھا' اُس نے کہا ابوالقاسم کی بات مان لو، پس وہ مسلمان ہوگیا تو نبی ﷺ اس کے پاس باہر تشریف لائے تو یہ فرما رہے تھے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اسے جہنم کی آگ سے بچالیا۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳/۲۱۹۔فتح)

۱۴۵۔باب: مریض کو کن الفاظ سے دعا دی جائے؟

۹۰۱۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے جب کوئی آدمی اپنی کسی بیماری کے بارے میں عرض کرتا یا سے کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی ﷺ اپنی انگلی کے ساتھ ایسے کرتے، حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ نے اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھی پھر اسے اٹھایا (یعنی آپ اس طرح کرتے تھے) اور آپ یہ دعا پڑھتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کے لیے شفا یابی کا ذریعہ ہوگی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۲۰۶۔فتح)، و مسلم (۲۱۹۴)۔

۹۰۲۔حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے بعض اہل خانہ کی عیادت کرتے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ (تکلیف والے حصے پر) پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرمادے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، تو ایسی شفا عطا فرما کہ وہ بیماری کو چھوڑے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۲۰۶۔فتح) و مسلم (۲۱۹۱)۔

۹۰۳۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ثابتؒ سے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ والا (بتایا ہوا) دم نہ کروں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں (ضرور کریں)۔ تو حضرت انسؓ نے یہ دعا پڑھی: اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو لے جانے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا

کوئی شافی نہیں، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۲۰۶۔فتح)۔

۹۰۴۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی تو آپ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما، اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما، اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۶۲۸)(۸)

۹۰۵۔حضرت ابوعبداللہ عثمان بن ابوالعاصؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے جسم میں محسوس ہونے والی تکلیف کے بارے میں بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسم کے جس حصے میں تم تکلیف محسوس کرتے ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ ''بسم اللہ'' اور سات مرتبہ ''اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما أجد وأحاذر'' (میں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں) پڑھو۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۲۰۲)

۹۰۶۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو اور وہ اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھے ''میں اللہ عظیم جو عرش عظیم کا رب ہے' سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے'' تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے عافیت دے دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن ہے۔ امام حاکمؒ نے کہا یہ حدیث شرط بخاری پر صحیح ہے۔

توثیق الحدیث:حسن۔أخرجه أبوداود (۳۱۰۶)،والترمذی (۲۰۸۳)،والحاکم (۱/۳۴۲)۔

اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے منہال بن عمرو کے صدوق ہے۔

۹۰۷۔حضرت ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور آپ کا معمول تھا کہ آپ جس کسی کی بھی عیادت کیلئے تشریف لیجاتے تو یہ دعا پڑھتے: کوئی بات نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (٦/٢٢٤۔فتح)۔

۹۰۸۔حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیلؑ نبی ﷺ کے پاس آئے تو پوچھا اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تو انھوں نے یہ دعا پڑھی ''اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تجھے نقصان پہنچائے' ہر نفس کے شر اور حاسد کی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے اللہ تعالیٰ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں۔(مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم(٢١٨٦)

۹۰۹۔حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ دونوں رسول اللہ ﷺ پر اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص یہ کہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے'' تو اس کا رب اسکی تصدیق فرماتا ہے اور کہتا ہے ''میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں'' اور جب وہ کہتا ہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں، اور جب وہ (بندہ) کہتا ہے'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' میرے سوا کوئی معبود نہیں میری ہی بادشاہی ہے اور میرے لئے ہی تعریف ہے'' اور جب بندہ کہتا ہے'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' گناہ سے پھرنا اور نیکی کرنا صرف اللہ کی توفیق سے ممکن ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' میرے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے پھیرنا اور نیکی کرنے کی توفیق دینا بھی صرف میرا ہی کام ہے

آپ فرمایا کرتے تھے، جو شخص یہ کلمات اپنے مرض میں پڑھے پھر وہ فوت ہو جائے تو اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـ أخرجه الترمذی (٣٤٣٠)، و ابن ماجه (٣٧٩٤)، وابن حبان (٢٣٢٥)۔

١٤٦۔ باب: مریض کے اہل خانہ سے مریض کی حالت پوچھنا مستحب ہے

٩١٠۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بیماری میں باہر آئے جس میں آپ نے وفات پائی تو لوگوں نے پوچھا: اے ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ نے کیسے صبح کی؟ تو انھوں نے بتایا کہ الحمدللہ انھوں نے افاقے کی صورت میں صبح کی ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٨/١٤٢ـ فتح)۔

١٤٧۔ باب: جو شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے وہ کیا دعا پڑھے

٩١١۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے: اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے (اپنے ساتھ) ملا دے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١٠/١٢٧ـ فتح) و مسلم (٢٤٤٤)۔

٩١٢۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موت (نزع) کے عالم میں دیکھا آپ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی تھا، آپ پیالے میں اپنا ہاتھ ڈالتے پھر اپنے چہرۂ مبارک پر پانی ملتے، پھر یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔ (ترمذی)

توثيق الحديث: ضعيف بهذا اللفظ ـ أخرجه الترمذی (٩٧٨) والنسائی فی ((عمل اليوم والليلة)) (١٦٢٣) وابن ماجه (١٠٩٣) وأحمد

(۲/۲۴ و ۷۰ و ۷۷ و ۱۵۱) و ابن سعد فی ((الطبقات الکبری)) (۲/۲۵۸) والحکم (۲/۴۶۵)۔
اس حدیث کی سند ضعیف ہے اسلئے کہ اسمیں ایک روای موسیٰ بن سرجس مجہول الحال ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ الفاظ صحیح بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں جو سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے صحیح بخاری میں ہے کہ آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتُ)) پس یہ حدیث مذکورہ بالا دو وجوہ سے ضعیف ہے۔

۱۴۸۔باب: مریض کے اہل خانہ اور اس کے خدمت گاروں کو مریض کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے اور اس کی طرف سے پیش آنے والی مشقتوں پر صبر کرنے اور اسی طرح جس شخص کی موت حد یا قصاص کے نافذ ہونے کی وجہ سے قریب ہو اس کے ساتھ بھی حسن سلوک کی وصیت کرنا مستحب ہے

۹۱۳۔حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی، نبی ﷺ کی خدمت میں آئی تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں (زنا سے) حد کو پہنچ گئی ہوں، پس آپ اسے مجھ پر نافذ فرمائیں۔رسول اللہ ﷺ نے اس کے ولی (سرپرست) کو بلایا اور فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور جب یہ بچہ جنم دے لے تو اسے میرے پاس لے آنا پس اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اس عورت پر اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیے گئے پھر آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تو اسے سنگسار کر دیا گیا اور پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث اور_ کے لئے حدیث (۲۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۹۔باب: مریض کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف یا شدید تکلیف ہے، یا بخار ہے یا میرا سر گیا اور اس قسم کے کلمات کہنا جائز ہے، اس میں کوئی کراہت نہیں لیکن یہ تب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ناراضی اور جزع فزع

کے اظہار کے طور پر نہ ہو۔

۹۱۴۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت بخار میں مبتلا تھے میں نے آپ کو ہاتھ لگایا تو میں نے کہا آپ کو تو شدید بخار ہے! آپ نے فرمایا: ہاں! مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۰/۱۱۰۔ فتح)و مسلم (۲۵۷۱)۔

۹۱۵۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کیلئے تشریف لائے جبکہ مجھے شدید درد تھا' میں نے عرض کیا مجھے جو تکلیف پہنچی ہے اسے آپ دیکھ ہی رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہے، پھر باقی حدیث بیان کی۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور کیلئے نمبر(۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۹۱۶۔قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا: ہائے میرا سر! نبی ﷺ نے فرمایا:"بلکہ میں کہتا ہوں: ہائے میرا سر!(یعنی میرے سر کا درد)"۔اور پھر باقی حدیث بیان کی۔(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۱۲۳۔فتح)۔

۱۵۰۔باب: قریب الموت انسان کو" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " کی تلقین کرنا

۹۱۷۔حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس شخص کی آخری بات لا الہ الا اللہ ہوگی وہ جنت میں جائے گا۔"(ابوداؤد، حاکم۔امام حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے)

توثیق الحدیث:صحیح بشواھد۔أخرجه أبوداود(۳۱۱۶)والحاکم (۱/۳۵۱)،وأحمد (۵/۲۴۷)وابن منده فی ((التوحید))(۱۸۷)والطبرانی فی ((الکبیر))(۲۰/۱۱۲)والمزی فی ((تهذیب الکمال))(۱۳/۷۴)۔

امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے' امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔اسکے سب راوی ثقہ ہیں

سوائے صالح بن ابی غریب کے۔امام ذہبی نے کہا کہ اس سے حیوہ بن شریحؒ لیث اور ابن لہیعہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔اور یہ راوی ان شاءاللہ حسن الحدیث ہے۔ابن حبان ابو ہریرہؓ کی حدیث اس کی شاہد بھی ہے اور یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

۹۱۸۔حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں (فوت ہونے والوں) کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو"۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٩١٦).

۱۵۱۔باب: میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کیا کہا جائے؟

۹۱۹۔حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ کے پاس آئے جب کہ (فوت ہونے کے بعد) ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں' آپ نے انہیں بند کیا پھر فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے (اور اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے) تو آنکھیں اس کے پیچھے لگتی ہیں۔(یہ سن کر) ان کے گھر کے افراد نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔آپ نے فرمایا: تم اپنے لئے خیر و بھلائی ہی کی دعا کرو' اس لئے کہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔پھر فرمایا:" اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، مہدیین میں اس کے درجات بلند فرما اور اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اس کا جانشین بن جا، یارب العالمین! اسے اور ہمیں معاف فرما' اس کے لیے اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اس کے لیے اس کی قبر کو منور فرما"۔
(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٩٢٠)

۱۵۲۔باب: میت کے پاس کیا کہا جائے اور میت کے وارث کیا کہیں؟

۹۲۰۔حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو خیر و بھلائی کی بات کہو' اس لیے کہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں"۔حضرت ام سلمہ کہتی

ہیں جب ابوسلمہؓ فوت ہوگئے تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ فوت ہوگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم یہ کہو اے اللہ! مجھے بخش دے اور اسے بھی بخش دے اور مجھے اس سے بہتر عوض عطا فرما''۔ پس میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے مجھے حضرت ابوسلمہ سے بہتر حضرت محمد ﷺ عوض میں عطا فرمائے۔ (امام مسلم نے اس طرح ''جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ'' شک کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ ابوداؤد نے شک کے بغیر صرف لفظ ''میت'' کے ساتھ روایت کیا ہے۔

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٩١٩)و هو عند أبى داود(٣١١٥)۔

٩٢١۔ حضرت ام سلمہؓ ہی بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی بندے کو جب کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے ہم یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کیطرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کی جگہ مجھے بہترین جانشین عطا فرما'' تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت میں اسے اجر عطا فرماتا ہے اور اسے اس کے عوض بہترین جانشین عطا فرماتا ہے۔'' حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہؓ فوت ہوگئے تو میں نے اسی طرح دعا کی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر جانشین رسول اللہ ﷺ عطا فرمادے۔ (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٩١٨)(٤)

٩٢٢۔ حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شخص کا کوئی بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟ فرشتے کہتے ہیں: ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل (ٹکڑا) لے لیا؟ وہ کہتے ہیں: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: میرے بندے نے پھر کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اس نے تیری

حمد بیان کی اور انا لله وانا الیه راجعون پڑھا۔پس اللہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:حسن لغيره ۔أخرجه الترمذی (١٠٢١)' وأحمد (۴/۴١۵)' وابن حبان (٢٩۴٨)۔

اس کی سند ابوسنان عیسیٰ بن سنان کی وجہ سے ضعیف ہے' یہ راوی لین الحدیث ہے' جبکہ باقی راوی ثقہ ہیں۔لیکن اس کی ایک سند اور ہے جسے امام ثقفی نے "الثقفیات (۳/۱۵/۲)" میں نقل کیا ہے' اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے حارث کے' اسے امام دارقطنی نے ضعیف قرار دیا۔بہرل حال یہ حدیث بالجملہ حسن درجے کی ہے۔(ان شاءاللہ)

۹۲۳۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے مومن بندے کے لیے جب میں اس دنیا کی پسندیدہ اور محبوب ترین چیز چھین لوں پھر وہ اس پر ثواب کی نیت اور امید رکھے (یعنی صبر کرے) میرے پاس جنت کے سوا کوئی اور بدلہ نہیں۔" (بخاری)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (١١/٢۴١۔٢۴٢۔فتح)۔

۹۲۴۔حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک بیٹی نے آپ کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا اور آپ کو بتایا کہ اس کا بچہ یا بیٹا موت کی آغوش میں ہے۔آپ نے قاصد سے فرمایا: اس کے پاس جاؤ اور سے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز اس کے پاس ایک وقت مقرر کے ساتھ ہے۔اسے حکم دے کہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے۔" اور باقی حدیث بیان کی۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور کے لیے حدیث نمبر (۲۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۳۔باب: میت پر بین اور نوحہ کے بغیر رونا جائز ہے

جہاں تک نوحے کا تعلق ہے تو یہ حرام ہے' کتاب النھی میں اس کے بارے میں ایک باب آئے گا (ان شاءاللہ) اور (چیخ پکار سے) رونے کی ممانعت کے بارے میں بھی بہت سی احادیث آئی ہیں۔ او یہ جو حدیث ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے' اس کی تاویل کی گئی ہے کہ یہ ان لوگوں پر محمول کی گئی ہے جو اس کی وصیت کر جائیں اور جس رونے سے منع کیا گیا ہے وہ ایسا رونا ہے جس میں بین ہو یا نوحہ ہو۔ بین اور نوحے کے بغیر رونے کے جواز پر بکثرت احادیث ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

۹۲۵۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی آپ کے ساتھ تھے پس (وہاں پہنچ کر) رسول اللہ ﷺ رو پڑے' جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی پڑے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں؟ یقیناً اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر عذاب نہیں دے گا لیکن اس (زبان) کی وجہ سے عذاب دے گا یا رحم کرے گا، آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۱۷۵۔ فتح)' ومسلم (۹۲۴)۔

۹۲۶۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو اٹھا کر آپ کی طرف لایا گیا وہ موت کی آغوش میں تھا (کہ اسے دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

حضرت سعدؓ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ تو رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں ہی پر رحم فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور کے لئے حدیث نمبر ۲۹ ملاحظہ فرمائیں۔

۹۲۷۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور وہ اس وقت جان کنی کے عالم میں تھے پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے'' اور آپ دوبارہ رو پڑے اور فرمایا: بلاشبہ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم وہی بات کریں گے جو ہمارے رب کو راضی کر دے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر یقیناً غمگین ہیں''۔ (بخاری۔ اور مسلم نے بھی اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۷۲/۳۔۱۷۳)، ومسلم (۲۳۱۵)۔

۱۵۴۔ باب: میت میں کوئی عیب نظر آئے تو اسے بیان نہیں کرنا چاہیے

۹۲۸۔ حضرت ابو رافع اسلم، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب چھپائے تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرمائے گا''۔ (حاکم۔ اسے امام حاکم نے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے)

توثیق الحدیث: صحیح۔ أخرجه الحاکم (۳۵۴/۱ و ۳۶۲) والبیهقی (۳۹۵/۳) اسے امام حاکمؒ نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان موافقت کی ہے۔

۱۵۵۔ باب: میت کی نماز جنازہ پڑھنے اس کے ساتھ چلنے، اس کی تدفین میں شریک ہونے کا بیان اور جنازوں کے ساتھ عورتوں کے چلنے کی کراہت

جنازے کے ساتھ چلنے کی فضیلت پہلے بیان ہو چکی اب کچھ مزید احادیث درج ذیل ہیں:

۹۲۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازے میں شریک ہو حتیٰ کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی تو اس کیلئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو شخص اس کی تدفین تک شریک رہے

تو اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے‘‘۔ پوچھا گیا: دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی مانند‘‘۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/۱۹۲۔فتح)' و مسلم (۹۴۵)۔

۹۳۰۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان و احتساب (ثواب کی نیت) سے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہو اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے اور اس کے دفن ہونے سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو دو قیراط ثواب کے ساتھ واپس لوٹتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کی مانند ہے اور اگر کوئی شخص اس کی نماز جنازہ پڑھے اور اس کی تدفین سے پہلے ہی واپس آجائے تو تو وہ ایک قیراط ثواب کے ساتھ واپس آتا ہے۔‘‘ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۱۰۸۔فتح)

۹۳۱۔حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے لیکن ہم پر سختی نہیں کی گئی۔ (متفق علیہ)

اس کا معنی ہے کہ عورتوں کو جنازے کے ساتھ شریک ہونے سے منع تو کیا گیا ہے لیکن دیگر محرمات کی طرح سختی نہیں کی گئی۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۱۴۴۔ فتح)' و مسلم (۹۳۸)۔

۱۵۶۔باب: نماز جنازہ میں نمازیوں کی کثیر تعداد ہونا اور تین یا اس سے زیادہ صفیں بنانا مستحب ہے

۹۳۲۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میت کی نماز جنازہ میں سو مسلمان آدمی شریک ہوں اور وہ سب اسے کے حق میں سفارش کریں تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول ہوتی ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۹۴۷)۔

۹۳۳۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو کوئی مسلمان آدمی فوت ہو جائے اور چالیس ایسے آدمی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراتے ہوں اس کی نماز جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی سفارش قبول فرماتا ہے۔“ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۹۴۸)

۹۳۴۔حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن ہبیرہؓ جب نماز جنازہ پڑھتے اور وہ سمجھتے کہ لوگ کم ہیں تو پھر وہ انہیں تین حصوں (صفوں میں تقسیم کر دیتے، پھر فرماتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اس نے جنت واجب کر لی“۔ (ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: حسن لغيره. أخرجه ابوداود (۳۱۶۶)، والترمذی (۱۰۲۸) وابن ماجه (۱۴۹۰) وأحمد (۴/۷۹) والحاكم (۱/۳۶۲)، والبيهقی (۴/۳۰)۔

۱۵۷۔باب: نماز جنازہ میں کیا پڑھنا چاہئے؟

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے، پہلی تکبیر کے بعد أعوذ باللہ پڑھے اور سورۂ فاتحہ (اور ساتھ کوئی اور سورت) پڑھے پھر دوسری تکبیر کہے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اللهم صل على محمد و على آل محمد “اور افضل یہی ہے کہ ”كما صليت على ابراهيم “تک پورا پڑھے اور عوام اکثریت طرح سورۂ احزاب کی آیت (۵۶) ((ان الله و ملا ئكة يصلون على النبى)) کی یہ تلاوت پر اکتفا نہ کرے اس طرح نماز درست نہیں ہوگی ۔(کیونکہ یہ سنت کے خلاف ہے)۔پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت اور مسلمانوں کیلئے وہ دعائیں پڑھے جو ہم ان شاء اللہ آئندہ احادیث میں بیان کریں گے پھر چوتھی تکبیر کہے اور دعا کرے اور سب سے احسن

دعا یہ ہے:((اَللّٰھُمَّ لَا تَحرِ مُنَا أَجرَہُ وَلَا تَفتِنَّا بَعدَہُ وَاغفِرلَنَا وَلَہُ))۔
اور پسندیدہ بات تو یہ ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد بھی لمبی دعا کرے' لوگوں کے معمول کے خلاف (یعنی فوراً سلام نہ پھیر دے) جیسا کہ ابن ابی اوفی کی حدیث سے ثابت ہے اور ہم اسے ان شاءاللہ ذکر کریں گے

۔ تیسری تکبیر کے بعد جو دعائیں منقول ہیں ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔
۹۳۵۔حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کی وہ دعا یاد کرلی' آپ فرماتے تھے: اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما ،اس کو عافیت میں رکھ اور اس سے درگزر فرما، اس کی مہمان نوازی اچھی کر اس کی قبر فراخ کردے، اس کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑا میل سے صاف کردیا، اس کو اس کے دنیاوی گھر سے بہتر گھر، اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا۔(حدیث کے راوی حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس انداز سے دعا مانگی) حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ یہ میت میں ہوتا۔ (مسلم)
توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۹٦۳)
۹۳۶۔حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابوقتادہؓ اور ابوابراہیم اشہلی اپنے والد سے' جو صحابی ہیں' روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھی تو اس میں یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، ہمارے چھوٹے اور بڑوں کو ہمارے مردوں اور عورتوں کو، ہمارے حاضر اور غائب سب کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کردے اسے ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد کسی فتنے اور آزمائش

سے دوچار نہ کرنا۔(ترمذی)امام ترمذی نے اسے ابو ہریرہؓ اور اشہلی کی روایت سے بیان کیا اور امام ابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو قتادہؓ کی روایت سے بیان کیا۔امام حاکم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔امام ترمذی نے بیان کیا کہ امام بخاری نے فرمایا اس حدیث کی روایات میں اشہلی کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے۔امام بخاریؒ نے مزید فرمایا کہ اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حضرت عوف بن مالکؓ کی حدیث ہے۔

توثيق الحديث: صحيح۔أخرجه أبو داود (۳۲۰۱) والترمذی (۱۰۲۴)' والنسائی فی ((عمل اليوم و اللية))(۱۰۸۰)'وابن ماجه(۱۴۹۸)'وأحمد (۲/۳۶۸) والحاكم (۱/۳۵۸) والبيهقی (۴/۴۱)۔

۹۳۷۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لیے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔(ابوداؤد)

توثيق الحديث: حسن ۔أخرجه أبو داود (۳۱۹۹)وابن ماجه (۱۴۹۷) وابن حبان (۳۰۷۶) والبيهقی (۴/۴۰)۔

۹۳۸۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی: اے اللہ! تو ہی اس کا رب ہے' تو نے ہی اسے پیدا فرمایا' تو نے ہی اسے اسلام کی ہدایت فرمائی' تو نے ہی اس کی روح قبض کی اور تو اسکے ظاہر و باطن کو خوب اچھی طرح جانتا ہے' ہم تیرے پاس اس کے سفارشی بن کر آئے ہیں پس تو اسے بخش دے۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث: حسن لغيره۔أخرجه أبوداود (۳۲۰۰)والنسائی فی((عمل اليوم و الليلة))(۱۰۷۸)وأحمد (۲/۲۵۶و ۳۴۵و۳۶۳و۴۵۹) والبيهقی (۴/۴۲)۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ علی بن شماخ مقبول راوی ہے، متابعت کے وقت اور طبرانی ''الدعاء (۱۱۷۸، ۱۱۸۰)'' میں اس کا تابع موجود ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

۹۳۹۔ حضرت واثلہ بن اسقعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان آدمی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے عہد و امان اور تیری حفاظت کی پناہ میں ہے پس تو اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے بچا، تو وعدے کو پورا کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے، اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه أبوداود (۳۲۰۲) وابن ماجه (۱۴۹۹) وأحمد (۳/۴۹۱) وابن حبان (۳۰۷۴)۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے، اس کے سب راوی ثقہ ہیں اور ولید بن مسلم نے حدثنا کی وضاحت کی ہے۔

۹۴۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں۔ چوتھی تکبیر کے بعد وہ دو تکبیروں کے درمیانی وقفے کے برابر کھڑے رہے اور اس میں بیٹی کے لیے مغفرت طلب کرتے رہے اور دعا کرتے رہے پھر انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے چار تکبیریں کہیں پھر تھوڑی دیر ٹھہرے رہے، حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ وہ ابھی پانچویں تکبیر کہیں گے پھر انھوں نے اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرا، جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے انہیں کہا یہ کیا طریقہ ہے؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جو کرتے ہوئے دیکھا ہے اس سے زیادہ تمہارے سامنے نہیں کروں گا یا یہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔

(حاکم ۔ حدیث صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه ابن ماجه (۱۵۰۳)وأحمد (۴/۳۸۳) والحاكم (۱/۳٦۰)۔

امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے جبکہ امام ذہبی نے تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ ابراہیم بن مسلم الھجری کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔اس راوی کو حافظ ابن حجر نے ''تقریب''میں لین الحدیث'' کہا ہے لیکن امام بیہقی نے سنن بیہقی (۴/۳۵٬۳٦) میں صحیح سند کے ساتھ ابو یعفور عن عبداللہ بن ابی اوفی کی سند سے روایت کیا ہے پس اس دوسرے طریق سے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۸۔باب: جنازے کو جلدی لے جانے کا حکم

۹۴۱۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اگر تو وہ نیک ہے تو پھر وہ ایک بھلائی ہے جس کی طرف تم اسے آگے بڑھاؤ گے اور اگر وہ اس کے برعکس (برا) ہے تو پھر وہ شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔(متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ''پس وہ تو خیر و بھلائی ہے جس پر تم اسے پیش کرو گے۔''

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳/۱۸۲ـفتح) و مسلم (۹۴۴)۔

۹۴۲۔حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: جب جنازہ (تیار کر کے) رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں' پس اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر وہ صالح نہیں ہوتا تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے ہائے ہلاکت و افسوس! تم اسے (میری میت کو) کہاں لیکر جا رہے ہو؟ انسان کے سوا ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے اور اگر انسان اسے سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔(بخاری)

توثیق الحدیث و کے لئے حدیث (۴۴۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۔باب: میت کے قرض کی ادائیگی اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنی چاہیے البتہ اچانک فوت

ہونے کی صورت میں توقف کرنا چاہیے تا کہ اس کی موت کا یقین ہو جائے

۹۴۳۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن کی جان (روح) اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:أخرجه الترمذی (۱۰۷۸،۱۰۷۹) وأحمد (۴۴۰/۲ ، ۴۷۵، ۵۰۸) باسناد حسن۔

۹۴۴۔حضرت حصین بن وحوحؓ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براءؓ بیمار ہو گئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ طلحہ میں موت کے آثار پیدا ہو گئے ہیں (ان کی موت کا وقت قریب ہے) جب یہ فوت ہو جائیں تو مجھے ان کے بارے میں اطلاع دینا اور ان کو دفنانے میں جلدی کرنا، اس لیے کہ کسی مسلمان کی لاش کو اس کے گھر والوں کے پاس روکے رکھنا مناسب نہیں۔'' (ابوداؤد)

توثیق الحدیث: ضعیف ۔أخرجه أبوداود (۳۱۵۹) والبیهقی (۳۸۶/۳۔۳۸۷)۔

۱۶۰۔باب: قبر کے پاس وعظ و نصیحت کرنا

۹۴۵۔حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع الغرقد (قبرستان) میں تھے، پس رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، آپ کے پاس ایک چھڑی تھی، آپ نے سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا جہنمی اور جنتی ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے، صحابہ نے عرض کیا: اے رسول ﷺ! کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر توکل اور بھروسا نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: عمل کرتے رہو، پس ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ہو گی جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔اور باقی حدیث بیان کی۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۱۳/۵۲۱۔ فتح) و مسلم (۲۶۴۷)۔

۱۶۱۔باب: میت کو دفنانے کے بعد اس کے لیے دعا کرنا اور کچھ دیر کے لیے اس کی قبر کے پاس اس کے لیے دعا و استغفار اور قراءت کرنے کے لئے بیٹھنا

۹۴۶۔حضرت ابوعمرو۔بعض کے نزدیک ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابولیلیٰ۔عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو آپ قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے ،اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لیے (کلمہ توحید پر) ثابت رہنے کی دعا کرو اس لیے کہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔(ابوداؤد)

توثيق الحديث: صحيح۔ أخرجه أبوداود (۳۲۲۱) والحاكم (۱/۳۷۰) والبيهقی (۴/۵۶) وصححه الحاكم ووافقه الذهبی ۔

۹۴۷۔حضرت عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے (وفات کے وقت وصیتاً) فرمایا: جب تم مجھے دفن کر دو تو میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور میں جان لوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔(مسلم)

اور یہ روایت (حدیث نمبر ۷۱۱ کے تحت) پہلے تفصیل سے گزر چکی ہے۔امام شافعیؒ نے فرمایا: یہ مستحب ہے کہ اس کے پاس قرآن کا کچھ حصہ پڑھا جائے اور اگر وہ اس کے پاس مکمل قرآن مجید پڑھیں تو بہتر ہے۔

۱۶۲۔باب: میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اور وہ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں:اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔(سورة : الحشر۔:۱۰)

۹۴۸۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ میری والدہ اچانک وفات پا گئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں۔اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۳/۲۵۴۔ فتح) و مسلم (۱۰۰۴)۔

۹۴۹۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو تین چیزوں کے سوا اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہو (۳) یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۱٦۳۱)۔

۱٦۳۔باب: میت کی لوگوں کی طرف سے تعریف

۹۵۰۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو انھوں نے اس کی تعریف کی، پس نبی ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا تو انھوں نے اس کی برائی بیان کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: کیا واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: یہ جو پہلا جنازہ ہے اس کی تم نے تعریف کی تو اسکے لیے جنت واجب ہوگئی اور یہ جو دوسرا جنازہ ہے، تم نے اس کی برائی بیان کی تو اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۳/۲۸۸۔فتح)و مسلم (۹۴۹)۔

۹۵۱۔حضرت ابواسود بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے آیا تو میں حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھ گیا لوگوں کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں کی طرف سے اس کی اچھی تعریف کی گئی، حضرت عمرؓ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو بھی لوگوں نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا:

واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو حضرت عمرؓ نے پھر فرمایا: ''واجب ہوگئی؟ ابواسود بیان کرتے ہیں: میں نے کہا امیر المومنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمرؓ نے کہا: میں نے وہی کچھ کہا جو نبی ﷺ نے فرمایا: چار آدمی جس مسلمان کے بارے میں اچھی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کیا: اور تین آدمی گواہی دیں تو؟ آپ نے فرمایا: اور تین آدمی (گواہی دے دیں تو) بھی۔ ہم نے پھر عرض کیا: اور دو؟ آپ نے فرمایا: اور دو کی گواہی سے بھی۔ پھر ہم نے آپ سے ایک بارے میں نہیں پوچھا۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٣/٢٢٩۔فتح)

١٦٤۔ باب: اس شخص کی فضیلت جس کے چھوٹے بچے فوت ہو جائیں

٩٥٢۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٣/١١٨۔فتح) ولم أره فی ((صحيح مسلم))من حديث أنس ۔

٩٥٣۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لیے (آگ یعنی جہنم پر سے گزرے گا)۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٣/١١٨۔فتح)۔و مسلم (٢٦٣٢)۔

٩٥٤۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! مرد حضرات آپ کی حدیث لے گئے (یعنی وہ تو آپ سے سن

لیتے ہیں لیکن ہم محروم رہتی ہیں) آپ اپنی طرف سے ایک دن ہمارے لیے بھی مقرر فرما دیں تا کہ ہم اس روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہمیں ان باتوں کی تعلیم دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔آپ نے فرمایا: پس تم فلاں فلاں دن جمع ہو جاؤ۔وہ اس روز جمع ہو گئیں تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ نے جو انہیں سکھایا تھا اس میں سے انہیں سکھایا، پھر فرمایا: تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیج دے (یعنی وہ فوت ہو جائیں) تو وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ایک عورت نے کہا اور دو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور دو (یعنی دو بچے بھی جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے)۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (٣/١١٨۔فتح)و مسلم (٢٦٣٣)۔

١٦٥۔باب: ظالموں کی قبروں اور ان کی تباہی و بربادی کے مقامات سے گزرتے وقت رونا، ڈرنا اور اللہ کی طرف اپنی احتیاج ظاہر کرنا اور اس میں غفلت کرنے سے اجتناب کرنا

٩٥٥۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے جبکہ وہ ''حجر'' یعنی قوم ثمود کے مکانات کے قریب پہنچے تو فرمایا: ان عذاب دیے گئے لوگوں کے پاس سے روتے ہوئے گزرو ،اگر تم نہ رو سکو تو وہاں سے نہ گزرو، کہیں تمہیں وہ عذاب نہ پہنچے جو انہیں پہنچا۔(متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے' راوی بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام حجر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم ان لوگوں کے مکانوں میں داخل مت ہونا جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا' کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آ جائے جو ان پر آیا' تم روتے ہوئے گزرو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور سواری کو تیز کر دیا حتیٰ کہ وادی سے گزر گئے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (١/٥٣٠۔فتح)ومسلم (٢٩٨٠) والرواية الثانية عند مسلم (٢٩٨٠) (٣٩)

كِتابُ آدَابِ السَّفَرِ

آداب سفر کا بیان

۱۶۶۔ باب جمعرات کے دن سفر کا آغاز کرنا اور دن کے پہلے پہر میں روانہ ہونا مستحب ہے

۹۵۶۔ حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن (مدینہ سے) روانہ ہوئے اور آپ جمعرات ہی کے دن سفر کے لیے روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

اور صحیحین کی ایک اور روایت میں ہے کہ بہت کم جمعرات کے علاوہ کسی اور دن رسول اللہ ﷺ سفر پر روانہ ہوتے تھے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۶/۱۱۳۔فتح) ولم أقف عليه فی ((صحيح مسلم))۔

۹۵۷۔ حضرت صخر بن وداعہ غامدی صحابیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے دن کے پہلے پہر میں برکت فرما۔ اور آپ جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو روانہ فرماتے تو اسے دن کے پہلے پہر روانہ فرماتے تھے۔ حضرت صخرؓ ایک تاجر آدمی تھے وہ اپنا سامان تجارت دن کے پہلے حصے میں بھیجا کرتے تھے۔ پس (اس عمل بالحدیث کی برکت سے) وہ صاحب ثروت ہو گئے اور ان کے مال میں خوب اضافہ ہوا۔ (ابوداؤد و ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن بشواهد۔أخرجه أبو داود (۲۶۰۶) والترمذی (۱۲۱۲) وابن ماجه (۲۲۳۶) وأحمد (۳/۴۱۷ و ۴۳۱ و ۴/۳۹۰)۔

اس کی سند میں عمارہ بن حدیہ راوی مجہول ہے لیکن یہ حدیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے۔ علامہ

ہیثمیؒ نے انھیں ''مجمع الزوائد'' (۴/ ۶۱ ٗ ۶۲) میں ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بعض ضعیف اور بعض شواہد میں صحیح ہیں ٗ لہٰذا بالجملہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

۱۶۷۔ باب: سفر کے لیے ساتھی تلاش کرنا اوران میں سے کسی ایک کا امیر بنانا اور اس کی اطاعت کرنا مستحب ہے

۹۵۸۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا (سفر کرنے) میں کیا نقصان ہے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کے وقت تنہا سفر نہ کرے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۱۳۷۔۱۳۸۔فتح)

۹۵۹۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہے۔ (ابوداوٗد ٗ ترمذی ٗ نسائی۔ انہوں نے صحیح اسانید سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: أخرجه أبوداود (۲۶۰۷) والترمذی (۱۶۷۴) وأحمد (۲/۱۸۶، ۲۱۴) والحاکم (۲/۱۰۲) ۔اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۹۶۰۔ حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین آدمی کسی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداوٗد۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: حسن ۔أخرجه أبو داود (۲۶۰۸و۲۶۰۹) بسند حسن ۔

۹۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہترین ساتھی چار ہیں ٗ بہترین سریہ (چھوٹا لشکر) چار سو کا ہے اور بہترین جیش (بڑا لشکر) چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت تعداد کی وجہ

سے مغلوب نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: أخرجه أبوداود (٢٦١١) والترمذى (١٥٥٥) وأحمد (١/٢٩٤) والحاكم (١/٤٤٣، ٢/١٠١)،و ابن حبان (٤٧١٧) ـقلت : هذا اسناد صحيح ـ

۱۶۸۔اباب: سفر میں چلنے، پڑاؤ ڈالنے، رات بسر کرنے اور دوران سفر سونے کے آداب، رات کو سفر کرنا، جانوروں کے ساتھ نرمی کرنا اوران کے آرام و مصلحت اور راحت کا خیال رکھنا مستحب ہے اور جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے سواری بٹھالینا جائز ہے اور جو شخص سواری کے حقوق کی ادائیگی میں کوتا ہی کرے اسے اس کے حقوق کی ادا کرنے کی ترغیب دلانی چاہیے۔

۹۶۲۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سرسبز و شاداب علاقے میں گزرو تو اونٹ کو اس کا حصہ (چرنے کا موقع) دو اور جب تم بنجر زمین میں سے گزرو تو وہاں سے تیزی کے ساتھ گزرو اور اس کا گودا ختم ہونے پہلے پہلے منزل مقصود تک پہنچنے میں جلدی کرو۔اور جب رات کو پڑاؤ ڈالو تو عام راستے سے بچو اس لیے کہ رات کے وقت وہ جانوروں کی گزرگاہ اور حشرات کا ٹھکانہ ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٩٢٦)

۹۶۳۔حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے اور رات کے وقت کہیں پڑاؤ ڈالتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب کبھی صبح (صادق) سے تھوڑی دیر پہلے پڑاؤ ڈالتے تو اپنا دایاں بازو کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔ (مسلم)

علماء بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنا بازو اس لیے کھڑا کرتے تھے تا کہ آپ کہیں گہری نیند نہ سو جائیں جس سے نماز فجر اپنے وقت یا اول وقت میں ادا کرنے سے فوت نہ ہو جائے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٨٣)۔

۹۶۴۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رات کے وقت سفر کیا کرو اس لیے کہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد۔سند حسن ہے)

تویثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه أبوداود (۲۵۷۱) والحاکم (۲/۱۱۴) والبیهقی (۵/۲۵۶)۔

۹۶۵۔حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ (صحابہ کرام) کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جانا شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اس کے بعد جب بھی وہ کہیں پڑاؤ ڈالتے تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے۔(ابوداؤد۔سند حسن ہے)

تویثق الحدیث: صحیح ۔أخرجه أبوداود (۲۶۲۸) وأحمد (۴/۱۹۳) والحاکم (۲/۱۱۵) والبیهتی (۶/۱۵۲) وابن حبان (۲۷۹۰)۔

اسے امام حاکمؒ نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

۹۶۶۔حضرت سہل بن عمرو اور بعض نے کہا سہل بن ربیع بن عمرو انصاری جو ابن حنظلیہ کے نام سے معروف ہیں اور بیعت رضوان کے شرکاء میں سے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پشت (یعنی کمر کزوری کی وجہ سے) پیٹ سے لگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: تم ان بے زبان جانوروں کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تم ان پر سواری اس حال میں کرو کہ یہ ٹھیک ہوں اور ان کا گوشت بھی حال میں کھاؤ کہ یہ تندرست ٹھیک ٹھاک ہوں۔

(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه أبوداود(۲۵۴۸)با سنا د صحیح۔

۹۶۷۔حضرت ابو جعفر عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا اور رازداری کے ساتھ مجھ سے ایک بات کی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا اور رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے کسی بلند جگہ (ٹیلا وغیرہ) یا کھجور کے جھنڈے کے ساتھ پردہ کرنا سب سے زیادہ پسند تھا۔ (مسلم نے اسے اسی طرح مختصر روایت کیا ہے)

اور برقانی نے اسی مسلم کی سند کے ساتھ "حائش نخل" کے بعد یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا' جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑے۔ پس نبی ﷺ اس کے پاس گئے اور اس کی کوہان اور اس کے کان کے پیچھے کی ہڈی پر پیار سے ہاتھ پھیرا تو اسے سکون آ گیا۔ آپ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نوجوان آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا ہے آپ نے فرمایا: کیا تم اس جانور (اونٹ) کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے ہو جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھے مالک بنایا ہے؟ یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور (زیادہ کام لے کر) اسے تھکا دیتے ہو۔

ابوداؤد نے بھی برقانی ہی کی طرح روایت کیا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۳۴۲، ۲۴۲۹) والزيادة عند أبي داود (۲۵۴۹) وهي صحيحة.

۹۶۸۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو ہم سواریوں کے پالان اتارنے سے پہلے نفلی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد نے اسے شرط مسلم کے ساتھ روایت کیا ہے)

توثيق الحديث: أخرجه أبوداود (۲۵۵۱) باسناد صحيح۔

۱۶۹۔باب: دوست کی مدد کرنا

اس باب سے متعلق بہت سی حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں جیسے ''اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرنے میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں رہتا ہے''۔
توثیق الحدیث اور کے لیے حدیث نمبر (۲۴۵) ملاحظہ فرمائیں) اور یہ حدیث کہ ''ہر نیکی صدقہ ہے ''۔(اس کی توثیق اور شرح کے لیے حدیث نمبر (۱۳۴) ملاحظہ فرمائیں) اور ان جیسی اور احادیث ہیں۔

۹۶۹۔حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم سفر میں تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور اپنی نظر دائیں بائیں پھیر کر دیکھنے لگا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو دے دے، جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد زادِ راہ ہو اسے ایسے شخص کو دے دے جس کے پاس زادِ راہ نہ ہو۔آپ نے مال کی اور بھی کئی اقسام بیان کیں ۔حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم میں سے کسی بھی شخص کا زائد از ضرورت چیزوں میں کوئی حق نہیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث و کیلئے حدیث نمبر (۵٦٦) ملاحظہ فرمائیں۔

۹۷۰۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا: اے مہاجرین اور انصار کی جماعت! تمہارے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس مال ہے نہ کنبہ' پس تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دو، دو یا تین، تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لے۔پس ہم میں سے جس کے پاس سواری تھی وہ اس پر باری باری سوار ہوتا۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔پس میرے اونٹ پر میری باری بھی ویسے ہی تھی جسے ان میں سے کسی ایک کی تھی۔(ابوداؤد)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه أبوداود(۲۵۳۴)۔

۹۷۱۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر چلنے میں سب سے پیچھے رہتے تھے' پس آپ ضعیف وناتواں کو چلاتے' اس کو پیچھے بیٹھا لیتے اور اس کے لیے دعا فرماتے۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح۔ أخرجه أبوداود (۲۶۳۹) با سناد صحیح۔

۱۷۰۔ باب: سفر کے لیے سواری پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہوتا کہ تم انکی پیٹھوں پر سیدھے ہوکر بیٹھو پھر تم سیدھے ہوکر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر اور تابع کر دیا اور ہم اسے قابو کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں۔

۹۷۲۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہونے کے وقت اپنے اونٹ پر صحیح طور پر بیٹھ جاتے تو آپ تین بار" اللہ اکبر" کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا' ورنہ ہم تو اسے قابو میں کرنے والے نہیں تھے۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے اور اس کی دوری کو ہمارے لیے لپیٹ دے (منزل قریب کر دے) اے اللہ! میں سفر کی صعوبت سے' حزین اور دلدوز منظر سے اور واپسی پر گھر' مال اور اولاد میں بری تبدیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پھر ان کلمات کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ بھی فرماتے: ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں' تیری طرف رجوع کرنے والے، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۳۴۲)۔

۹۷۳۔حضرت عبداللہ بن سرجسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی سختی، ناخوشگوار واپسی، کمال کے بعد زوال، مظلوم کی بددعا اور اہل وعیال اور مال میں برے منظر سے پناہ مانگتے تھے۔صحیح مسلم میں اسی طرح (الحور بعد الکون) نون کے ساتھ ہے۔ترمذی اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ راء کے ساتھ (الکور) بھی مروی ہے اس کا مفہوم (الکور) اور (الکون) دونوں صورتوں میں صحیح ہے۔

علماء بیان کرتے ہیں کہ کرتے ہیں کہ (الکون) اور (الکور) دونوں صورتوں میں ایک ہی معنی ہے، یعنی استقامت یا زیادت سے نقص اور کمی کی طرف لوٹنا (یعنی کمال سے زوال کی طرف) انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ''الکور'' راء کے ساتھ ''تکویر العمامۃ'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں پگڑی کو لپیٹنا اور جمع کرنا اور ''الکون'' نون کے ساتھ کان یکون کا مصدر ہے اس کے معنی وجود اور استقرار کے ہیں۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٣٤٣) وأما الرواية الثانية ،فأ خرجها الترمذى (٣٤٣٩) والنسائى فى ((ا تبى)) (٨/٢٧٢) و ((عمل اليوم و الليلة)) (٤٩٩) وابن ماجه (٣٨٨٨) وله شاهد صحيح من حديث أبى هريرة أخرجه أبو داود (٢٥٩٨) والنسائى فى ((عمل اليوم والليلة)) (٥٠٠) وأحمد (٢/٤٠١ و ٤٣٣)۔

۹۷۴۔حضرت علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالبؓ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا تا کہ آپ اس پر سواری کریں۔جب انھوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو ''بسم الله'' پڑھا جب اسکی پیٹھ پر اچھی طرح بیٹھ گئے تو ''الحمدلله'' کہا اور پھر یہ دعا پڑھی: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے مسخر کر دیا اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔پھر ''الحمد لله'' اور ''الله أكبر'' تین تین بار کہا پھر یہ دعا پڑھی

:اے اللہ! تو پاک ہے یقیناً میں نے اپنی جان ظلم کیا' پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔' پھر آپ ہنس دیئے' ان سے پوچھا گیا امیر المومنین! آپ کس وجہ سے ہنس دیے؟ انھوں نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے کیا' پھر آپ ہنس دیے تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارا رب اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے یا اللہ! میرے گناہ معاف کر دے' کیونکہ وہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں۔(ابوداؤد، ترمذی امام ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح ہے اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه أبوداود (۲۶۰۲) والترمذی (۳۴۴۶) وأحمد (۱/۹۷ و۱۱۵ و۱۲۸)والنسائی فی ((عمل اليوم والليلة)) (۵۰۲)ومن طريقه ابن السنی فی ((عمل اليوم والليلة))(۴۹۸) وابن حبان (۲۶۹۷و۲۶۹۸)والحاكم (۲/۹۹)والبيهقی (۵/۲۵۲)۔

اس حدیث کا دارومدار ابواسحاق پر ہے۔حافظ ابن حجرؒ نے کہا کہ اس میں ایک مخفی علت ہے جیسا کہ امام حاکم نے ''تاریخ نیسابور'' میں ذکر کیا ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابواسحاق مدلس ہے اور اس نے دو راویوں کو ساقط کیا ہے۔لیکن ابواسحاق نے سنن بیہقی (۵/۲۵۲) میں ''حدثنا'' کی وضاحت کی ہے اور اس کی ایک اور سند بھی ہے جسے امام حاکم (۲/۹۸) نے بیان کیا ہے۔لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۱۔باب: جب مسافر بلندی وغیرہ پر چڑھے تو ''اللہ اکبر'' کہے اور جب کسی گھاٹی یا وادی وغیرہ میں اترے تو ''سبحان اللہ'' کہے اور تکبیر و تسبیح وغیرہ زیادہ بلند آواز سے نہ کہے۔

۹۷۵۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم بلندی وغیرہ پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٦/١٣٥-فتح)۔

٩٧٦۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے لشکر جب پہاڑوں پر چڑھتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے اور جب نیچے اترتے تو ''سبحان اللہ'' پڑھتے تھے۔(ابوداود۔سند صحیح ہے۔)

توثیق الحدیث:صحيح لغيره۔أخرجه أبو داود(٢٥٩٩)

٩٧٧۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے اور جب آپ کسی پہاڑی یا زمین کے سخت بلند حصے پر چڑھتے تو تین بار ''اللہ اکبر'' کہتے پھر یہ دعا پڑھتے :''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ہم (عبادت حج کے بعد) لوٹ کر آنیوالے ہیں توبہ کرنے والے۔عبادت کرنے والے۔سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و تعریف کرنے والے ہیں

۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور کفار کے لشکروں کو اس اکیلے نے شکست دی''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب آپ بڑے لشکروں یا چھوٹے لشکروں یا حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے تو پھر مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (٦/١٣٥-فتح) ومسلم (١٣٤٤)

٩٧٨۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے وصیت فرمائیں۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر بلند جگہ (چڑھتے ہوئے) ''اللہ اکبر'' کہو۔جب وہ شخص مڑ کر چلا گیا تو آپ نے اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! اس کے بعد (مسافت، دوری) کو لپیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان کر دے۔(ترمذی۔

حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:حسن ۔أخرجه الترمذی (۳۴۴۵) وابن ماجه (۲۷۷۱) والحاکم (۲/۹۸)۔

۹۷۹۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی وادی پر چڑھتے تو"لا اله الا الله" اور"الله اکبر" پڑھتے اور ہماری آوازیں اونچی ہو جاتیں۔نبی ﷺ نے فرمایا:اے لوگو!اپنے آپ پر آسانی کرو(آوازیں پست رکھو)اس لیے کہ تم کسی بہری اور غائب ذات کو نہیں پکار رہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور وہ یقیناً سننے والا اور بہت قریب ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۶/۱۳۵۔فتح)ومسلم(۲۸۰۴)۔

۱۷۲۔باب:دوران سفر دعا کرنا مستحب ہے

۹۸۰۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تین دعائیں مقبول ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں مظلوم کی دعا،مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے خلاف بددعا۔

(ابوداؤد،ترمذی)ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے اور ابوداؤد کی روایت میں"علی ولده" کے الفاظ نہیں ہیں۔

توثيق الحديث: حسن لغيره ۔أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد))(۳۲ و۴۸۱)وأبوداود (۱۵۳۶)والترمذی (۱۹۰۵)وابن ماجه(۳۸۶۲)وأحمد (۲/۲۴۸،۲۵۸،۴۷۸،۵۱۷،۵۲۳)وابن حبان (۲۶۹۹)۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ابوجعفر راوی مقبول ہے۔لیکن عقبہ بن عامر الجہنی کی حدیث اسکی شاہد ہے جو مسند احمد(۴/۱۵۴)اور خطیب بغدادی کی تاریخ(۱۲/۳۸۰، ۳۸۱)میں موجود

ہے۔اس کی سند شواہد میں صحیح ہے۔اسکے سب راوی ثقہ ہیں سوائے عبداللہ بن ازرق کے۔ابن ابی حاتم نے ''الجرح والتعدیل (۵/۵۸) میں اس پر کوئی جرح وتعدیل نہیں کی جبکہ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ حدیث بالجملہ حسن لغیرہ ہے۔

۱۷۳۔باب: جب لوگوں کا خوف وخطرہ ہو تو کون سی دعا پڑھی جائے؟

۹۸۱۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی قوم سے خوف وخطرہ درپیش ہوتا تو آپ یہ دعا پڑھتے اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے اور مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (ابوداؤد، نسائی۔اسناد صحیح ہیں)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه أبو داود (۱۵۳۷) والنسائى فى ((عمل اليوم و الليلة)) (۶۰۱) وأحمد (۴/۴۱۴ـ۴۱۵) والحاكم (۲/۱۴۲) والبيهقى ((السنن الكبرى)) (۵/۲۵۳).

۱۷۴۔باب: جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالے تو کیا دعا پڑھے؟

۹۸۲۔حضرت خولہ بنت حکیمؓ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے پھر یہ دعا پڑھے: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو (چیز) اس نے پیدا فرمائی۔تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی حتیٰ کہ وہ اپنی اس جگہ سے کوچ کر جائے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۷۰۸).

۹۸۳۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں تیرے شر سے جو کچھ تیرے اندر ہے اس کے شر سے جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو کچھ تیرے اوپر چلتا ہے اسکے شر سے اللہ

تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے، بڑے سانپ سے، عام سانپ سے، بچھو سے، اس سرزمین کے رہنے والوں (انسانوں اور جنوں) سے، والد (ابلیس) سے اور اولاد (شیاطین، اولادِ ابلیس) سے۔ (ابوداؤد)

توثیق الحدیث: ضعیف ۔أخرجه أبوداود(٢٦٠٣)والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (٥٦٣)وأحمد (٢/١٣٢)والحاكم(٢/١٠٠)والبغوی فی ((شرح السنة))(١٣٤٧ـ٥/١٣٦)وابن خزيمة (٢٥٧٢) والمزی فی ((تهذيب الكمال)) (٩/٣٣٢)۔

امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے لیکن امام نسائی نے کہا : زبیر بن ولید شامی سے اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں۔جبکہ اس سے بیان کرنے والا شریح بن عبید راوی متفرد ہے اور وہ مجہول راوی ہے۔عجیب بات ہے کہ امام حاکم نے اسے صحیح کیسے کہہ دیا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کیسے کی اور حافظ ابن حجر نے اسے حسن کیسے کہہ دیا؟ بعض نے عمل الیوم واللیلتہ لابن السنی (٥٢٨) میں حدیث عائشہ کو اس کا شاہد ذکر کیا ہے لیکن وہ وہم ہے کیونکہ اس کا متن اور ہے اور اس کی سند عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

١٧٥۔باب: جب مسافر کا مقصد سفر پورا ہو جائے تو اس کا فوراً گھر والوں کے پاس آنا مستحب ہے

٩٨٤۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب (تکلیف) کا ایک حصہ ہے جو تمہارے کسی ایک کو (بہتر انداز سے کھانے پینے) اور سونے سے روک دیتا ہے۔پس جب تم میں سے کوئی اپنا مقصد سفر پورا کر لے تو پھر اسے اپنے اہل وعیال کے پاس آنے میں جلدی کرنی

چاہیے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۲۶۲۔فتح)ومسلم (۱۹۲۷)۔

۱۷۶۔باب: اپنے اہل وعیال کے پاس (سفر سے)دن کے وقت آنا مستحب اور بلاضرورت رات کے وقت آنا مکروہ ہے۔

۹۸۵۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی طویل مدت (گھر سے)غائب رہے تو وہ اپنے اہل وعیال کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے اہل خانہ کے پاس رات کے وقت آئے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۶۲۰۔فتح) ومسلم(۷۱۵)

۹۸۶۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت نہیں آتے تھے ٔ آپ ان کے پاس صبح آتے یا شام کے وقت تشریف لاتے تھے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۶۱۹۔فتح)ومسلم(۱۹۲۷)۔

۱۷۷۔باب: جب سفر سے لوٹے اور اپنے شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

اس میں حضرت ابن عمرؓ کی وہ حدیث ہے جو حدیث نمبر(۹۷۷) کے تحت ”باب تکبیر المسافر اذاصعد الثنایا“ میں گزر چکی ہے۔

۹۸۷۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر سے واپس آئے حتیٰ کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم سفر سے واپس آنے والے، توبہ کرنے والے ٔ عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد وتعریف کرنے والے ہیں۔آپ مسلسل یہ کہتے رہے حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٣٤٥)۔

۱۷۸۔باب: سفر سے واپس آنے والے کے لیے پہلے اپنی قریبی مسجد میں آ کر دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔

۹۸۸۔حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں آتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور کیلئے حدیث نمبر (۲۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۹۔باب عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے۔

۹۸۹۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہے، جائز نہیں کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٢/٥٦٦۔فتح)و مسلم (١٣٣٩)(٤٢١)

۹۹۰۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کی موجودگی کے بغیر خلوت اختیار نہ کرے اور عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی حج کے لئے روانہ ہو رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوے کیلئے لکھا جا چکا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٤/٧٢۔فتح)ومسلم (١٣٤١)۔

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

فضیلتوں کا بیان

۱۸۰۔باب: قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

۹۹۱۔حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھا کرو۔اس لیے کہ روز قیامت وہ اپنے ساتھیوں (پڑھنے والوں) کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۸۰۴)

۹۹۲۔حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو قیامت والے دن لایا جائے گا۔سورۂ بقرۃ اور سورۂ آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی اور وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۸۰۵)۔

۹۹۳۔حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۷۴۔ فتح)۔

۹۹۴۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور وہ اس میں ماہر بھی ہے تو وہ روز قیامت مکرم اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور وہ اٹکتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لیے دگنا اجر ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۸/۶۹۱۔ فتح) مسلم (۷۹۸)۔

۹۹۵۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے ترنج (لیموں، مالٹے) کی سی ہے، اس کی خوشبو بھی اچھی اور اس کا ذائقہ بھی اچھا اور

اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا، کھجور کی سی ہے اس کی خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے ریحانہ (خوشبودار پودے) کی سی ہے، اس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اندرائن (تمے) کی سی ہے جسکی خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٦/٦٥-٦٦-فتح) ومسلم (٧٩٧)

۹۹۶۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے کچھ لوگوں کو رفعتیں عطا فرمائے گا اور اسی کی وجہ سے دوسروں کو پستیوں میں دھکیل دے گا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٨١٧)

۹۹۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صرف دو آدمیوں کے بارے میں رشک کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرمایا اور وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے (یعنی اس پر عمل کرتا ہے) اور ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اسے رات اور دن کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور کے لیے حدیث نمبر (۵۷۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۹۹۸۔ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ہی ایک گھوڑا دو (۲) رسیوں سے بندھا ہوا تھا، پس ایک بادل نے اسے ڈھانپ لیا اور اس کے قریب ہونے لگا، جس سے اس کا گھوڑا اچھلنے کودنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو پورا واقعہ بتایا آپ نے فرمایا: یہ سکینت تھی جو قرآن مجید کی وجہ سے نازل ہوئی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۹/۵۷۔ فتح) و مسلم (۷۹۵)۔

۹۹۹۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قرآن مجید کا حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ (الم) ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے ''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے۔ (ترمذی ۔حدیث حسن صحیح ہے)

تویثق الحديث: أخرجه الترمذی (۲۹۱۰) باسناد صحیح ۔

۱۰۰۰۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ شخص کہ جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ نہ ہو وہ ویران اور خالی گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: ضعيف ۔أخرجه الترمذی (۲۹۱۳) والحاكم (۱/۵۵۴)۔

۱۰۰۱۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن سے روز قیامت کہا جائے گا۔ قرآن پڑھتا جا اور بلندی درجات پر چڑھتا جا اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ تلاوت کر جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتا تھا' یقیناً تیری منزل وہ ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ہوگی۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

ترثيق الحديث: أخرجه أبو داود (۱۴۶۴) والترمذی (۲۹۱۴) وابن ماجه (۳۷۸۰) وأحمد (۲/۱۹۲) اسناده حسن ۔

۱۸۱۔باب: قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا حکم اور اسے بھلا دینے کے انجام سے ڈرانا

۱۰۰۲۔حضرت ابوموسیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قرآن مجید کی حفاظت کرو، پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! یہ قرآن (سینوں سے) نکل جانے میں اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے جو اپنی رسی کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۹/۷۹۔ فتح)،و مسلم (۷۹۱)

۱۰۰۳۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب (حافظ) قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کی سی ہے اگر وہ اس اونٹ کی حفاظت اور نگرانی کرتا ہے تو اسے روک کر رکھتا ہے اور اگر اسے کھول دے تو وہ بھاگ جاتا ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۹/۷۹۔فتح)و مسلم (۷۸۹)۔

۱۸۲۔باب: قرآن مجید کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا' جس شخص کی آواز اچھی ہو اس سے قرآن پڑھنے کی درخواست کرنا اور اور اسے غور سے سننا مستحب ہے۔

۱۰۰۴۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کے لیے توجہ سے کان نہیں لگاتا جس طرح وہ اس نبی ﷺ کے لیے کان لگاتا ہے جو خوش آواز ہے اور غنا کے ساتھ اونچی آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۹/۶۸۔فتح)ومسلم (۷۹۲) (۲۳۳)۔

۱۰۰۵۔حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: (اے ابو موسیٰ)! تمہیں آل داؤدؑ کے ''مزامیر'' میں سے ایک مزمار (اچھی آواز) دی گئی ہے۔(متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اگر تمہیں معلوم ہو جاتا کہ گزشتہ رات میں تمہاری قراءت سن رہا تھا (تو یقیناً تمہارے لیے یہ خوشی کی بات ہوتی)۔

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۹/۹۲۔فتح) ومسلم (۷۹۳)(۲۳۶)۔

۱۰۰۶۔حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز عشاء میں سورۃ التین پڑھتے ہوئے سنا' میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز کسی کو نہیں سنا۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۲/۲۵۱۔فتح) و مسلم (۴۶۴)(۱۷۷)۔

۱۰۰۷۔حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص غنا کے ساتھ قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔(ابوداؤد۔سند جید ہے)

توثيق الحديث:صحيح ۔أخر جه أبوداود (۱۴۷۱) با سنا د صحيح۔

۱۰۰۸۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ وہ تو آپ پر اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں؟ پس میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء کی تلاوت کی حتیٰ کہ میں اس آیت تک پہنچ گیا، پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اوران سب پر آپ کو گواہ بنائیں گے؟ (النساء ۴۱) تو آپ نے فرمایا: اب تم بس کرو۔ میں نے جو آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۴۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۳۔باب: مخصوص سورتیں اور مخصوص آیتیں پڑھنے کی ترغیب۔

۱۰۰۹۔حضرت ابوسعید رافع بن معلیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے تمہیں قرآن مجید کی عظیم ترین سورت نہ سکھاؤں؟ پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں
قرآن مجید کی عظیم ترین سورت سکھاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: "الحمد لله رب العالمين" یہی "سبع مثانی" (سات آیتیں ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں) اور یہی قرآن مجید ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۵۷/۸۔فتح)۔

۱۰۱۰۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "قل ھو اللہ" کے بارے میں فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔"
ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن پڑھے؟" تو یہ بات ان پر گراں گزری انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "قل ھو اللہ أحد اللّٰہ الصمد" تہائی قرآن ہے۔"

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/ ۵۹۔فتح)

۱۰۱۱۔ حضرت ابو سعید خدریؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی دوسرے آدمی کو "قل ھو اللہ احد" پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ اسے بار بار دہرا رہا تھا، جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے اس شخص کا ذکر کیا، وہ آدمی اس عمل کو معمولی سمجھتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت تو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۵۸۔۵۹۔ فتح)

۱۰۱۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "قل ھو اللہ احد" کے بارے میں فرمایا: یہ تو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۸۱۲)۔

۱۰۱۳۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں سورت "قل ھو اللہ احد" سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بے شک اس کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے، بخاری تعلیقاً روایت کیا ہے)

توثیق الحدیث: حسن ۔أخرجه البخاری (۲/۲۵۵۔ فتح)تعلیقًا،ووصله الترمذی (۲۹۰۱)۔

۱۰۱۴۔حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس رات کچھ ایسی آیات نازل کی گئی ہیں جن کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی؟ وہ (آیات) ''قل أعوذ برب الفلق'' اور ''قل أعوذ برب الناس'' ہیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۸۱۴)۔

۱۰۱۵۔حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اپنے الفاظ میں) جنوں اور لوگوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے حتیٰ کہ معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) نازل ہوگئیں۔ پس جب یہ دونوں نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں اختیار کر لیا اور ان کے علاوہ جو کچھ تھا اسے ترک کر دیا۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث : أخرجه الترمذی (۲۰۵۸)وابن ماجه(۳۵۱۱) والنسائی (۸/۲۷۱)۔اسنادصحیح ۔

۱۰۱۶۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید میں تین آیات والی ایک سورت نے ایک آدمی کے بارے میں سفارش کی حتیٰ کہ اسے بخش دیا گیا اور وہ سورت ''تبارک الذی بیده الملک'' (یعنی سورۂ ملک) ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

ابوداؤد کی ایک روایت میں (تشفع) سفارش کرے گی'' کے الفاظ ہیں۔

توثیق الحدیث: صحیح لغیره۔أخرجه أبوداود (۱۴۰۰)(والترمذی (۲۸۹۱)وابن ماجه (۳۷۸۶)وأحمد (۲/۲۹۹ ، ۳۲۱) والحاکم (۱/۵۶۵ ، ۲/۴۹۷)۔اس کی سند حسن ہے اس کیلئے سیدنا ابن عباس اور سیدنا انسؓ کی احادیث شاہد ہیں لہٰذا بالجملہ

یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

۱۰۱۷۔حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں تو وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔(متفق علیہ)

بعض نے کہا یہ آیتیں اس رات کی ناپسندیدہ چیزوں کے شر سے اسے کافی ہو جائیں گی اور بعض نے کہا کہ یہ دو آیتیں اسے قیام اللیل سے کافی ہو جائیں گی۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۹/۵۵۔ فتح) ومسلم (۸۰۸)۔

۱۰۱۸۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بیشک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم)(۷۸۰)

۱۰۱۹۔حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو منذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ قرآن مجید کی کون سی سب سے بڑی آیت تمہارے پاس ہے؟ میں نے عرض کیا ”اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ” آپ نے پیار سے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ابو منذر! تمہیں علم مبارک ہو۔(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(۸۱۰)

۱۰۲۰۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ رمضان (فطرانے) کی حفاظت پر مجھے مامور فرمایا: پس ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کھانے کے (غلے میں سے) لپ بھرنے لگا، تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔اس نے کہا میں محتاج اور عیال دار ہوں اور مجھے سخت ضرورت ہے، پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض

کیا یارسول اللہ ! اس نے ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی، پس مجھے اس پر رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس مجھے یقین ہو گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ ضرور آئے گا' میں اس کی تاک میں تھا کہ وہ آیا اور کھانے کے (غلے میں سے) لپ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو۔ اس لیے کہ میں محتاج ہوں اور عیال دار بھی ہوں میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ پس مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ پس میں نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے حاجت مندی اور عیالداری کی شکایت کی' پس مجھے رحم آ گیا تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: اس نے تیرے ساتھ جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات بھی اس کی گھات میں بیٹھ گیا' وہ آیا اور کھانے کے (غلے میں سے) لپ بھرنے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا اور یہ تیسری مرتبہ ہے تو ہر بار یہی کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا لیکن پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو' میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو' پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبح تک تمہارے لیے ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آئے گا۔ پس میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ میں نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسنے یہ ضمانت دی کہ وہ مجھے چند کلمات سکھائے گا' جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے گا' پس میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا اس نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو شروع سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو“

اللہ لا اِلٰہ اِلٰہ ھو الحی القیوم'' اور اس نے مجھے مزید بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر محافظ مقرر رہے گا اور تمہارے قریب شیطان نہیں آئے گا حتیٰ کہ صبح ہو جائے گی۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ تو سچ بولا اور وہ خود بڑا جھوٹا ہے ابو ہریرہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم تین راتیں کس سے مخاطب رہے ہو؟ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں، میں نے کہا: ''نہیں'' (مجھے معلوم نہیں) آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۴۸۷۔فتح)، تعلیقاً

اسے امام بخاری نے معلق بیان کیا ہے جبکہ اسماعیلی نے اسے موصول بیان کیا ہے جیسا کہ ''ھدی الساری (۴۲) اور فتح الباری (۴/۴۸۸) میں ہے۔ اور ابن حجر نے بھی تعلیق التعلیق (۳/۲۰۶) میں اسے موصول بیان کیا۔

۱۰۲۱۔ حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیات یاد کر لیں' وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

ایک اور روایت میں ہے: (جو) سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں (یاد کرلے گا)۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۸۰۹)

۱۰۲۲۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیلؑ نبی ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ انھوں نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی تو انھوں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا اور فرمایا: یہ آسمان میں ایک دروازہ ہے جو آج ہی کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پس اس میں سے ایک فرشتہ اترا تو فرمایا: یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے یہ صرف آج ہی اترا ہے، پس اس نے سلام کیا اور کہا: آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو دیے گئے ہیں' وہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے: فاتحہ الکتاب (سورۂ فاتحہ) اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات' آپ ان میں سے جس حرف کی بھی تلاوت کریں

گے تو آپ کو (اس کی مناسبت سے) وہ چیز عطا کر دی جائے گی۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٨٠٦)۔

۱۸۴۔ باب: قرآن مجید پڑھنے کے لیے جمع ہونا مستحب ہے۔

۱۰۲۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٩٩)

۱۸۵۔ باب: وضو کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کر لو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تم پر تنگی کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔ (سورة المائدة:٦)

۱۰۲۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت کو قیامت والے دن اس حال میں پکارا جائے گا کہ ان کے اعضائے وضو آثارِ وضو کی وجہ سے چمکتے ہوں گے۔ پس جو شخص اپنی اس چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١/٢٣٥۔ فتح) ومسلم (٢٤٦) (٣٥)۔

۱۰۲۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کا

زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے گا۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٥٠)

١٠٢٦۔حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی اس کی خطائیں نکل جاتی ہیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٤٥)

١٠٢٧۔حضرت عثمان بن عفانؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کردیے جاتے ہیں جبکہ اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا فضل (ثواب کے لحاظ سے زائد) ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٢٩).

١٠٢٨۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان یا فرمایا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں نے پکڑے (کیے) تھے اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اسکے پاؤں چل کر گئے تھے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٤٢).

۱۰۲۹۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے تو فرمایا: ’’تم پر سلام ہو اے ایمان دار گھر والو! اور بے شک ہم بھی، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں‘‘۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میرے صحابی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ جو ابھی تک نہیں آئے آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر کسی آدمی کا سفید پیشانی اور سفید ٹانگوں والا گھوڑا خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہو تو کیا وہ آدمی اپنے گھوڑے کو نہیں پہچان لے گا؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ضرور پہچان لے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: پس وہ (میری امت کے بعد میں آنے والے لوگ) بھی روز قیامت اس حال میں آئیں گے کہ آثار وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے روشن ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا میر سامان (پہلے پہنچا ہوا) ہوں گا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۴۹).

۱۰۳۰۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ خطائیں اور گناہ معاف کر دیتا ہے اور درجات بلند فرما دیتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: مشقت اور ناگواری کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا ایک نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا‘ پس یہی ’’رباط‘‘ ہے یہی ’’رباط‘‘ ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۳۱۔حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ (مسلم)

یہ روایت پوری تفصیل کے ساتھ ''باب الصبر'' میں گزر چکی ہے۔ اس موضوع پر حضرت عمرو بن عبسہؓ کی حدیث بھی ہے جو ''باب الرجاء'' کے آخر پر حدیث نمبر (۴۳۸) کے تحت گزر چکی ہے اور یہ حدیث بہت عظیم ہے اور نیکی کے بہت سے کاموں پر مشتمل ہے۔

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۲۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۳۲۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' تو اسکے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ وہ جس میں چاہے داخل ہو جائے۔ (مسلم)

اور امام ترمذیؒ نے یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور خوب پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا۔

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۳۴) الترمذی (۵۵)۔

۱۸۶۔ باب: اذان کی فضیلت:

۱۰۳۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کتنی فضیلت ہے پھر وہ اس پر قرعہ اندازی کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں تو وہ اس پر ضرور قرعہ اندازی کریں اور اگر وہ جان لیں کہ (نماز کے لیے) اول وقت آنے میں کیا فضیلت ہے تو وہ ضرور اس کی طرف دوڑ کر آئیں اور اگر وہ جان لیں کہ نماز عشاء اور نماز فجر کی کتنی فضیلت ہے تو وہ ضرور ان میں شریک ہوں، اگرچہ انہیں سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۹۶۔فتح) ومسلم(۴۳۷)۔

۱۰۳۴۔ حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اذان دینے والے قیامت والے دن باقی تمام لوگوں سے لمبی گردن والے ہوں گے۔“ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم(۳۸۷)

۱۰۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ ابوسعید خدریؓ نے مجھے فرمایا: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل سے محبت کرتے ہو۔ پس جب تم اپنی بکریوں میں یا جنگل میں ہواور تم نماز کیلئے اذان دوتو پھراونچی اور بلند آواز سے اذان دو۔ اس لیے کہ جہاں تک مؤذن کی آواز کو جن، انسان اور کوئی اور چیز سنتی ہے تو وہ قیامت والے دن اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۸۷۔۸۸۔فتح)

۱۰۳۶۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا (پادتا) ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے (اتنی دور تک) کہ وہ اذان کی آواز نہیں سنتا' جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے حتیٰ کہ جب نماز کیلئے اقامت (تکبیر) کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے (اتنی دیر کیلئے) کہ جب اقامت ہو جاتی ہے تو پھر پلٹ آتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے نفس کے درمیان وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے فلاں چیز یاد کر' فلاں چیز یاد کر' یعنی ایسی چیزیں جو اسے پہلے یاد نہ تھیں۔ یہاں تک کہ آدمی کی یہ کفیت ہو جاتی ہے کہ اسے پتا نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۸۴۔۸۵۔فتح)

۱۰۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو تم اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو' اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔ وہ (وسیلہ) جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جس شخص نے میرے لیے ''وسیلے'' کا سوال کیا اس کیلئے میری شفاعت حلال (واجب) ہو جائے گی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۳۸۴)۔

۱۰۳۸۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تم اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۹۰۔فتح)۔و مسلم (۳۸۳)۔

۱۰۳۹۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ کہے: ''اے اللہ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمدؐ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے''۔ تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گی۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۹۴۔ فتح)

۱۰۴۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سن کر یہ کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں، تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٣٨٦)۔

۱۰۴۱۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی گئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے۔)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه أبوداود (٥٢١) والترمذى (٢١٢) وأحمد (٣/١٥٥ و٢٢٥)

۱۸۷۔باب: نمازوں کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ (سورۃ العنکبوت: ۴۵)

۱۰۴۲۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے بتاؤ اگر تمہارے کسی ایک کے دروازے پر نہر ہو، جس سے وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔آپ نے فرمایا: پس یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے خطائیں معاف فرما دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٢/١١۔فتح) مسلم (٦٦٧)۔

۱۰۴۳۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی ایک دروازے پر بہہ رہی ہو اور وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٦٨)۔

۱۰۴۴۔حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے بوس و کنار کیا' پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ کو بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

کرودن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کی گھڑیوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں‘‘۔
(ھود: ۱۱۴) اس آدمی نے کہا کیا یہ آیت میرے لیے (خاص) ہے؟ آپ نے فرمایا: (نہیں! یہ) میری تمام امت کے لیے ہے۔ (متفق علیہ)۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/۲۔فتح) ومسلم (۲۷۶۳)۔

۱۰۴۵۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے مابین ہونے والے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۳۳)۔

۱۰۴۶۔حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان شخص ایسا ہو کہ فرض نماز کا وقت آنے پر وہ اس نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرے خشوع وخضوع کا اہتمام کرے اور اچھی طرح رکوع کرے تو یہ نماز اس سے پہلے کیے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ گناہوں کی معافی کا سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۲۸)

۱۸۸۔باب: نماز صبح اور نماز عصر کی فضیلت

۱۰۴۷۔حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں ادا کیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵۲/۲۔فتح) ومسلم (۶۳۵)۔

۱۰۴۸۔حضرت زہیر عمار بن رویبہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو

شخص طلوع آفتاب سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ یعنی نماز فجر اور نماز عصر پڑھتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٣٤)

١٠٤٩۔ حضرت جندب بن سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز صبح پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہوتا ہے۔ پس اے ابن آدم! تو غور کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اپنی امان کے متعلق کسی قسم کی باز پرس نہ کرے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٢٣٢) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٥٠۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس رات اور دن کے وقت فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ نماز صبح اور نماز عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں پھر جو فرشتے تمہارے پاس رات کو ٹھہرے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٢/٣٣۔ فتح) ومسلم (٦٣٢).

١٠٥١۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے بدر (چودھویں رات) کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم اپنے رب کو ایسے ہی دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور تم اسے دیکھنے میں کوئی مشقت محسوس نہیں کر رہے۔ پس اگر تم استطاعت رکھو کہ تم نماز فجر اور نماز عصر کے بارے میں مغلوب نہ ہو تو تم ضرور ایسا کیا کرو۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: آپ نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھا۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٢/٣٣۔فتح)ومسلم(٢٣٣)والرواية الثانية عندالبخاري (٨/٥٩٧۔فتح)۔

١٠٥٢۔حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز عصر چھوڑ دی پس اس کے عمل تو برباد ہو گئے۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٢/٣١ و٦٦۔ فتح)۔

١٨٩۔باب: مساجد کی طرف چل کر جانے فضیلت

١٠٥٣۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے یا شام کے وقت تو وہ جب بھی صبح کے وقت جائے تو یا شام کے وقت جائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري(٢/١٤٨۔فتح)ومسلم(٦٦٩)۔

١٠٥٤۔حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح طہارت حاصل کرے(وضو وغیرہ کرے) پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) کی طرف جائے تا کہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضے (نماز) کو ادا کرے تو اس کے قدم اس طرح (شمار) ہوں گے کہ ان میں سے ایک قدم گناہ مٹائے گا اور دوسرا درجہ بلند کرے گا۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم(٦٦٦)۔

١٠٥٥۔حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی تھا' میں نہیں جنتا کہ کوئی آدمی اس کی نسبت مسجد سے زیادہ دور ہو(یعنی وہ مسجد سے بہت دور رہتا تھا) لیکن اس کی کوئی ایک نماز بھی نہیں چوکتی تھی۔اس سے کہا گیا اگر آپ ایک گدھا خرید لیں تا کہ اندھیرے اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر آجایا کریں؟ اس نے جواب دیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو' میں تو چاہتا ہوں کہ میرا مسجد

کی طرف چل کر آنا اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جاؤں تب میرا لوٹنا' یہ سب کچھ لکھا جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے یہ سب جمع فرما دیا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٦٣).

١٠٥٦۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ مسجد (نبوی) کے قریب کچھ جگہیں خالی ہوئیں تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے انہیں فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! ہم نے یقیناً اس کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: نبو سلمہ! اپنے گھروں میں رہو' تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں' تم اپنے گھروں میں رہو' تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا: اب ہمیں پسند نہیں کہ ہم (مسجد کے قریب) منتقل ہوں (مسلم) اور امام بخاریؒ نے بھی اس مفہوم کی روایت حضرت انسؓ سے بیان کی ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٦٥) وأما حديث أنس فعند البخاري (٢/١٣٩۔ فتح).

١٠٥٧۔ حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ اجر والا وہ شخص ہے جو اس کی طرف سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے' وہ اس شخص سے کہیں زیادہ اجر کا مستحق ہے جو اکیلے ہی نماز پڑھتا ہے اور سو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٢/١٣٧) ومسلم (٦٦٢).

١٠٥٨۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اندھیروں میں دور سے مسجد کی طرف

چل کر آنے والوں کو روز قیامت ملنے والے نور کامل کی بشارت دو۔ (ابوداؤد ترمذی)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه أبوداود (٥٦١) والترمذی (٢٢٣)

اسکی سند میں اگرچہ ضعف ہے لیکن اس کے کئی ایک شواہد ہیں، جیسے سیدنا انس بن مالکؓ اور سیدنا سہل بن سعدؓ وغیرہ ہم کی احادیث۔لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۵۹۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے جنت میں درجات بلند کرتا ہے ؟

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: تنگی و ناگواری کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا اور (ایک) نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا ،پس یہی ''رباط'' ہے یہی ''رباط'' (محاذ جنگ پر پڑاؤ) ہے۔(مسلم)

توثیق الحدیث و کیلئے حدیث نمبر (۱۳۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۶۰۔حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو بار بار مسجد کی طرف آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی (کیونکہ) دو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔(التوبہ۔۸)(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: ضعيف الا سناد۔أخرجه الترمذی (٢٦١٧و٣٠٩٣) وابن ماجه (٨٠٢) (وأحمد (٦٨/٣،٧٦) وابن حبان (١٧٢١) والحاكم (٢١٢/١ـ٢١٣،٣٣٢/٢)۔

یہ روایت سنداً ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں دراج راوی ہے اسکی ابوالہیثم سے روایات ضعیف ہیں۔

۹۰۔باب: نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

۱۰۶۱۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک حالت نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے کہ اسے اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانے میں نماز کے علاوہ کوئی چیز مانع نہ ہو۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۱۴۲۔فتح)' ومسلم (۶۴۹)(۲۷۶)۔

۱۰۶۲۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے تمہارے اس آدمی کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں جو باوضو اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے فرشتے کہتے ہیں۔اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۱۴۳فتح)۔

۱۰۶۳۔حضرت انس سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء کو نصف رات تک مؤخر کر دیا پھر آپ نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگوں نے نماز پڑھ لی اور وہ سو گئے لیکن تم جب سے نماز کے انتظار میں ہو برابر حالت نماز میں رہے ہو۔(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۵۱۔ فتح)

۱۹۱۔باب: باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۰۶۴۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنا، اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۱۳۱و۱۳۷۔فتح) ومسلم (۶۵۰)۔

۱۰۶۵۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی باجماعت نماز اس کی گھر اور بازار میں پڑھی گئی نماز سے پچیس گناہ زیادہ اجر رکھتی ہے۔وہ اس طرح کہ جب اس نے وضو کیا تو اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف روانہ ہوا یہ اس کا نکلنا صرف نماز کی خاطر ہو پھر وہ جو قدم اٹھاتا ہے

تو اس کی وجہ سے اسکا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے اور اسکے بعد باوضو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں وہ کہتے ہیں اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما اے اللہ اس پر رحم وکرم فرما۔ اور جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ حالت نماز میں رہتا ہے۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

توثیق الحدیث کیلئے حدیث (۱۰) ملاحظہ فرمائیں، لیکن اس جگہ الفاظ بخاری کے ہیں وہاں مسلم کے ہیں۔

۱۰۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کوئی قائد نہیں جو مجھے مسجد تک لے آیا کرے۔ پس اس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ اسے گھر ہی میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرما دیں۔ پس آپ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ جب وہ جانے کیلئے مڑا تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا: کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: پھر اس کا جواب دے (یعنی تعمیل کرو)۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٥٣).

۱۰۶۷۔ حضرت عبداللہ بعض کے نزدیک عمرو بن قیس المعروف ابن ام مکتوم مؤذنؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مدینے میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں (آپ مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں) رسول اللہؐ نے فرمایا: تم "حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح" سنتے ہو؟ (اگر سنتے ہو) تو پھر مسجد میں آؤ۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـ أخرجه أبوداود (٥٥٣) والنسائی (٢/١٠٩و ١١٠)

وابن ماجه (۷۹۲) با سناد صحیح ۔

۱۰۶۸۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے یقیناً ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں وہ اکٹھی ہوجائیں پھر میں نماز کا حکم دوں اور اس کیلئے اذان دی جائے' پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز پڑھنے نہیں آتے اور ان سمیت ان کے گھر و ں کو آگ لگا دوں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۱۲۰۔فتح) و مسلم (۶۵۱)۔

۱۰۶۹۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ کل اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ مسلمان ہو تو اسے ان نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے جب بھی ان کے لیے اذان دی جائے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کیلئے ہدایت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں اور یہ نمازیں بھی انہی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے جیسا کہ یہ نماز سے پیچھے رہ جانے والا شخص اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو پھر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور میں نے تو اپنے لوگوں کا یہ حال دیکھا ہے کہ نماز سے وہی منافق پیچھے رہتا جس کا نفاق معلوم ہوتا اور البتہ تحقیق (بعض مریض قسم کے) آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جاتا ہے اور اسے صف میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ہدایت کے طریقوں میں سے ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی جائے۔

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۶۵۴)(۲۵۷) والروایة الثانیة عند

مسلم (٦٥٤)۔

١٠٧٠۔حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس بستی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان میں باجماعت نماز کا اہتمام نہ ہوتا ہو تو ان پر یقیناً شیطان غالب آچکا ہے۔ پس تم جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ بھیڑیا صرف اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہے۔ (ابوداؤد ۔سند حسن ہے)

توثيق الحديث: أخرجه أبوداود (٥٤٧) والنسائي (١٠٦/٢-١٠٧) وأحمد (١٩٦/٥، ٤٤٦/٦) والحاكم (٢١١/١) ابن حبان (٢١٠١)

١٩٢۔باب: نماز فجر اور نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کی ترغیب

١٠٧١۔حضرت عثمان عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے نماز عشاء باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس شخص نے نماز فجر (بھی) باجماعت ادا کی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ (مسلم)

اور ترمذی کی روایت میں ہے: حضرت عثمان بن عفانؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز عشاء باجماعت ادا کی تو اس کے لیے آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس شخص نے نماز عشاء اور نماز فجر باجماعت ادا کی تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے۔ (امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٥٦) والرواية الثانية عند الترمذي (٢٢١).

١٠٧٢۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز عشاء اور نماز فجر میں کتنا ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ وہ سرین کے بل چل کر آئیں۔

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۳۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر نماز فجر اور نماز عشاء کے علاوہ کوئی نماز زیادہ بھاری نہیں، اگر وہ ان کی فضیلت جان لیں تو ضرور ان میں شریک ہوں خواہ انہیں سرین کے بل چل کر آنا پڑے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۱۴۱۔فتح) و مسلم (۴۳۷)

۱۹۳۔ باب: فرض نمازوں کی حفاظت کرنے کا حکم اور انہیں چھوڑنے کی سخت ممانعت اور شدید وعید کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص نماز وسطی (عصر) کی۔ (البقرۃ: ۲۳۸)

اور فرمایا: اگر وہ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دے دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ (التوبۃ: ۵)

۱۰۷۴۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ’’والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ میں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۳۱۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۷۵۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۴۹۔فتح) ومسلم (۱۶)

۱۰۷۶۔حضرت ابن عمرؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب وہ یہ کام کرلیں تو انھوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے بچا لیے مگر حق اسلام کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۳۹۰) ملاحظہ کریں۔

۱۰۷۷۔حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں پس تم انہیں اس چیز کی طرف دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر دن اور رات پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر صدقہ (زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو ان کے امیر لوگوں سے لیا جاتا ہے اور ان کے فقراء پر خرچ کیا جاتا ہے اگر وہ اس مسلئے میں بھی اطاعت کریں تو پھر تم ان کے اچھے اور عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بد دعا سے بھی بچنا' اس لئے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۲۰۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۷۸۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۸۲)

۱۰۷۹۔حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے وہ نماز ہے۔ جس شخص نے اسے ترک کردیا اس نے کفر کیا۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه الترمذى (۲۶۲۱) والنسائى

(۱/۲۳۱ـ۲۳۲) وابن ماجه (۱۰۷۹) وأحمد (۵/۳۴۶و۳۵۵)وابن
حبان(۱۴۵۴) والحاکم(۱/۷)۔

۱۰۸۰۔حضرت شقیق بن عبداللہ تابعیؒ جن کی بزرگی پر اتفاق ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب محمدﷺ نماز
کے علاوہ کسی بھی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔(ترمذی)

توثیق الحدیث: صحیح ـأخرجه الترمذی(۲۶۲۲)والحاکم (۱/۷) وابن
نصر فی ((تعظیم قدر الصلاة))(۹۴۸)وابن أبی شیبة فی ((المصنف
))(۱۱/۴۹)وهو صحیح ـ

۱۰۸۱۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت والے دن
بندے سے اس کے اعمال میں سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے۔اگر
وہ درست ہوئی تو وہ یقیناً کامیاب اور سرخرو ہو جائے گا اور اگر وہ درست نہ ہوئی تو وہ انسان ناکام
نامراد ہو جائے۔پس اگر اس کے فرائض میں سے کچھ کمی رہ گئی تو رب عزوجل فرمائے گا: ذرا دیکھو!
کیا میرے بندے کے (نامہ اعمال میں) کچھ نوافل ہیں؟ تاکہ ان کے ذریعے سے اس کے فرائض کی
کمی کو پورا کر دیا جائے۔پھر اس کے باقی اعمال کا حساب بھی اسی طریق پر ہو گا۔(ترمذی۔حدیث حسن
ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ـأخرجه أبو داود (۸۶۴) والترمذی(۴۱۳) وابن
ماجه (۱۴۲۵)۔

۱۹۴۔باب: پہلی صف کی فضیلت، پہلی صفوں کو مکمل کرنے صفوں کو برابر کرنے اور خوب مل کر کھڑے ہونے کا حکم

۱۰۸۲۔حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا:

تم اس طرح صفیں کیوں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس صفیں باندھتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے پاس کس طرح صفیں باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ پہلی صفوں کو پہلے مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٤٣٠).

۱۰۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کیا فضیلت ہے پھر وہ قرعہ اندازی کے بغیر اسے نہ پائیں تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۱۰۳۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۸۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر صف پہلی صف ہے اور ان کی سب سے بری صف آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر صف ان کی آخری صف ہے اور ان کی سب سے بری صف پہلی صف ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٤٤٠).

۱۰۸۵۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں (صفوں میں) پیچھے رہنا دیکھا تو آپ نے ان سے فرمایا: آگے بڑھو، میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اقتدا کریں۔ (سن لو) لوگ برابر پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کر دے گا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٤٣٨).

۱۰۸۶۔ حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز (کے شروع) میں (صفوں کی درستی

کیلئے) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''برابر ہو جاؤ ایک دوسرے سے اختلاف مت کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ تم میں سے میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو بالغ وعاقل اوراہل دانش ہوں پھر اس کے بعد جو (عقل ودانش میں) ان کے قریب اور پھر وہ جو ان سے قریب ہیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۴۳۲)۔

۱۰۸۷۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو اس لیے کہ صف کی درستی اور برابری کمال نماز میں سے ہے۔ (متفق علیہ)

اور بخاری کی روایت میں ہے۔ کیونکہ صفوں کو درست کرنا اقامت صلوۃ میں سے ہے۔

توثيق الحديث: اخرجه البخاری (۲/۲۰۹۔فتح) ومسلم (۴۳۳)۔

۱۰۸۸۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نماز کیلئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور باہم خوب مل کر کھڑے ہو جاؤ اس لیے کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری نے اپنے الفاظ کے ساتھ اور مسلم نے اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا اور اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پاؤں اس کے پاؤں سے خوب ملاتا تھا۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۲۰۷۔فتح) ومسلم (۴۳۴) والرواية الثانية للبخاری (۲/۲۱۱۔فتح)۔

۱۰۸۹۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم اپنی صفیں ضرور درست کر لو یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف پیدا فرما دے گا۔ (متفق

علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا کرتے تھے گویا آپ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا کر رہے ہیں حتیٰ کہ آپ نے سمجھ لیا کہ ہم نے (صفوں کو سیدھا کرنا) آپ سے سمجھ لیا ہے' پھر ایک روز آپ تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ قریب تھا کہ آپ تکبیر کہتے کہ آپ نے ایک آدمی کو اپنا سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندو! تم ضرور اپنی صفیں سیدھی کرو یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٢/٢٠٦۔٢٠٧۔فتح) مسلم (٤٣٦) والرواية الثانية لمسلم (٤٣٦)(١٢٨)۔

١٠٩٠۔ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صف کے درمیان ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے آپ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: تم اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه أبوداود (٦٦٤) والنسائی (٢/٨٩۔٩٠) وابن ماجه (٩٩٧)۔

١٠٩١۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو سیدھا کرو، کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں (مقابلے) میں نرم ہو جاؤ' شیطان کے لئے (صفوں میں) شگاف نہ چھوڑو۔ جو شخص صف کو ملائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو شخص صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے گا (توڑے گا)۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح أخرجه أبو داود (٦٦٦) باسناد صحيح ۔

۱۰۹۲ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو خوب ملاؤ انہیں باہم قریب رکھو اور گردنوں کو برابر کرو، پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں شیطان کو صفوں کے شگاف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ چھوٹی سی سیاہ بکری ہے۔ (حدیث صحیح ہے،

ابوداؤد نے اسے شرط مسلم کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه أبوداود (٦٦٧) والنسائى (٢/٩٢) وأحمد (٢٨٣،٣/٢٦٠) وابن حبان (٢١٦٦)۔

۱۰۹۳۔ حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (پہلے) اگلی صف مکمل کرو پھر اس (صف) کو جو اس کیساتھ والی ہے۔ پس اگر کوئی نقص یا کمی ہو تو وہ سب سے آخری صف میں ہونی چاہیے۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه أبو داود (٦٧١) والنسائى (٢/٩٣) وأحمد (٢٣٣،٢١٥،٣/١٣٢)

۱۰۹۴۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں حصوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد نے اسے شرط مسلم کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کی توثیق میں محدثین کا اختلاف ہے)۔

توثيق الحديث: شاذـأخرجه أبوداود (٦٧٦) وابن ماجه (١٠٠٥) وابن حبان (٢١٦٠)۔

اس حدیث کی سند حسن ہے مگر اس کا متن شاذ ہے۔ اس لیے کہ معاویہ بن ہشام اس کو روایت کرنے میں شاذ ہے اس نے ثقہ راویوں کی مخالفت کی ہے امام بیہقیؒ نے سنن الکبری (۳/۱۰۳) میں بیان کیا ہے کہ

معاویہ بن ہشام اس متن کے روایت کرنے میں منفرد ہے اور اس کی یہ روایت اس متن کے ساتھ محفوظ نہیں۔ اور اس سند کے ساتھ جو متن محفوظ ہے اس کے الفاظ یہ ہیں (ان اللہ وملائكة يصلون على الذين يصلون الصفوف) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اسے ابن خزیمہ (۱۵۵۰) ابن حبان (۲۱۶۳) حاکم (۱/۲۱۴) اور بیہقی (۱/۱۰۱) نے عبداللہ بن وہب کے طریقے سے اسامہ بن زید عثمان بن عروۃ بن الزبیر عن ابیہ کی مذکورہ سند سے روایت کیا ہے۔

۱۰۹۵۔ حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم پسند کرتے کہ ہم آپ کی دائیں جانب کھڑے ہوں تاکہ آپ (دائیں طرف سے) اپنے چہرے مبارک کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوں۔ پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے گا یا فرمایا: (تو حساب کے لیے) اپنے بندوں کو جمع فرمائیگا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۷۰۹)

۱۰۹۶ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو درمیان میں رکھو اور (صفوں کے درمیان) خلا اور شگاف کو بند کرو۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث: ضعيف بهذاالتمام ـأخرجه أبوداود (۶۸۱) با سنا ضعيف

یہ حدیث یحییٰ بن بشیر بن خلاد اور اس کی والدہ کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن "سدوا الخلل" کے الفاظ اپنے شاہد حضرت ابن عمرؓ کی حدیث (۱۰۹۱) کی وجہ سے صحیح ہیں۔

۱۹۵۔ باب: فرض نمازوں کے ساتھ مؤکدہ سنتوں کی فضیلت اور ان کی کم سے کم، اکمل اور ان کی

درمیانی صورت کی تعداد

۱۰۹۷۔ام المومنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیانؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ مسلم ہر روز فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔ یا فرمایا: اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۷۲۸)(۱۰۳)

۱۰۹۸۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت نماز ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد دو رکعت جمعہ کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد پڑھیں۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۳/۳۸۔فتح) و مسلم (۷۲۹)۔

۱۰۹۹۔حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے اور تیسری مرتبہ فرمایا: ''جو پڑھنا چاہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۲/۱۰۶و۱۱۰۔فتح) و مسلم (۸۳۸)۔

۱۹۶۔باب: صبح کی دو سنتوں کی تاکید

۱۱۰۰۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں (پڑھنا) نہیں چھوڑتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۳/۵۸۔فتح)

۱۱۰۱۔حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نفل نماز میں نماز فجر کی دو رکعتوں کا سب سے زیادہ

خیال رکھتے تھے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳/۴۵۔فتح)و مسلم (۷۲۴)(۹۴)

۱۱۰۲۔حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔(مسلم)

ایک روایت میں ہے: وہ (دو رکعتیں) مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۷۲۵) والروية الثانيةعنده (۷۲۵)(۹۷)

۱۱۰۳۔حضرت ابوعبداللہ بلال بن رباحؓ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپ کو نماز صبح کی اطلاع دیں۔پس حضرت عائشہؓ نے حضرت بلالؓ کو کسی کام میں مشغول کر دیا۔جس کی بابت وہ حضرت بلالؓ سے پوچھنا چاہتی تھیں حتیٰ کہ صبح اچھی طرح ہوگئی۔حضرت بلالؓ کھڑے ہوئے اور آپ کو نماز کے بارے میں اطلاع دی لیکن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے پس جب آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھالی تو حضرت بلالؓ نے آپ کو بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے انہیں کسی کام میں مشغول کر دیا تھا جس کی بابت انھوں نے ان سے پوچھا تھا حتیٰ کہ صبح خوب روشن ہوگئی اور آپ نے بھی باہر تشریف لانے میں تاخیر کردی۔نبی ﷺ نے فرمایا: میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا حضرت بلالؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو بہت زیادہ صبح کر دی تھی۔آپ نے فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ صبح ہو جاتی تب بھی میں یہ سنتیں اچھے اور بہترین طریقے سے پڑھتا۔ (ابوداؤد۔سند حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه أبوداود (۱۲۵۷)باسناد صحيح رجاله ثقات۔

۱۹۷۔باب: فجر کی دو رکعتیں ہلکی پڑھنی چاہییں نیز ان میں کیا پڑھا جائے اور ان کا وقت کیا ہے؟

۱۱۰۴۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔(متفق علیہ)

اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ جب آپ اذان سنتے تو فجر کی دو مختصر رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ میں کہتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے!

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب آپ اذان سنتے تو فجر کی دو رکعتیں پڑھتے اور انہیں مختصر پڑھتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب فجر طلوع ہو جاتی۔

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۲/۱۰۱۔فتح) ومسلم (۷۲۴)(۹۱) والرواية الثانيه عند البخارى (۳/۴۶۔فتح)۔ ومسلم (۷۲۴)(۹۲) والثانية عند مسلم (۷۲۴) والرابعة عنده (۷۲۴)(۹۳)۔

۱۱۰۵۔حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ جب مؤذن نماز صبح کے لیے اذان دیتا اور صبح واضح ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو مختصر رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔(متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ صرف مختصر سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۲/۱۰۱۔فتح) ومسلم (۷۲۳)(والرواية الثانية عند مسلم (۷۲۳)(۸۸)

۱۱۰۶۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعتیں کر کے

پڑھا کرتے تھے اور رات کے آخری وقت پر ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں (اس تیزی سے) پڑھتے تھے کہ گویا (اقامت) آپ کے کانوں میں ہو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۴۷۷۔فتح (ومسلم (۷۴۹)۔

۱۱۰۷۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی آیت (۱۳۲): {قولوا آمنا بالله وما أنزل الينا} اور دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران آیت (۵۲): {آمنا بالله واشهد بأنا مسلمون} تلاوت فرماتے تھے۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ دوسری رکعت میں آل عمران کی آیت (۶۴): {تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم} تلاوت فرماتے تھے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۲۷) والرواية الثانية عنده (۷۲۷)(۱۰۰)۔

۱۱۰۸۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو سنتوں میں "قل يا ايها الكافرون" اور قل هو الله احد" کی تلاوت فرمائی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۲۶)۔

۱۱۰۹۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مہینہ بھر دیکھا آپ فجر سے پہلے دو رکعتوں میں "قل يا ايها الكافرون" اور "قل هو الله أحد" پڑھتے تھے۔

(ترمذی حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: أخرجه الترمذی (۴۱۷) والنسائی (۲/۱۷۰) ابن ماجه (۱۱۴۹) وأحمد (۲/۲۴، ۵۸، ۳۵، ۹۴، ۹۵، ۹۹)۔

یہ روایت صحیح ہے اس میں کوئی ضعیف نہیں کیونکہ سفیان ثوری اور اسرائیل نے سبعی سے اختلاط سے پہلے

سنا ہے۔

۱۹۸۔باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں پہلو پر لیٹنا مستحب ہے اور اس کی ترغیب خواہ اس نے نماز تہجد پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو

۱۱۱۰۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہے کہ جب نبی ﷺ فجر کی سنتیں پڑھتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۴۳۔فتح)

۱۱۱۱۔حضرت عائشہ ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہونے سے لے کر نماز فجر تک (کے درمیانی وقفے میں) گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور آخر پر ایک وتر پڑھتے تھے۔جب مؤذن نماز فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا ہے اور فجر واضح ہو جاتی اور مؤذن آپ کے پاس آتا تو آپ کھڑے ہوتے اور مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے تھے حتیٰ کہ مؤذن آپ کے پاس اقامت نماز کی اطلاع دینے کیلئے آتا۔(مسلم)

(یسلم بین کل رکعتین) مسلم میں الفاظ اسی طرح ہیں اس کے معنی ہیں کہ ہر دو رکعت کے بعد اسلام پھیرتے۔

توثیق الحدیث کے لیے (۸۱۶) ملاحظہ فرمائیں لیکن وہاں بخاری اور مسلم کے حوالے سے ہے۔

۱۱۱۲۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک فجر کی دو سنتیں پڑھے تو اپنی دائیں جانب لیٹ جائے۔(ابوداؤد و ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)۔

توثیق الحدیث: صحیح۔أخرجه أبوداود (۱۲۶۱) والترمذی (۴۲۰)

۱۹۹۔باب: ظہر کی سنتیں

۱۱۱۳۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے

پڑھیں اس کے بعد۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۰۹۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۱۴۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۱۰۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۱۵۔ حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے اور آپ لوگوں کو نماز مغرب پڑھاتے پھر گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھاتے اور میرے گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۳۰)۔

۱۱۱۶۔ حضرت ام حبیبہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی محافظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: أخرجه أبود اود (۱۲۶۹) والترمذی (۴۲۸،۴۲۷) والنسائی (۳/۲۶۵)۔

۱۱۱۷۔ حضرت عبداللہ بن سائبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا یہ وہ گھڑی جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرے نیک اعمال اس گھڑی میں اوپر چڑھیں۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه الترمذی (۴۲۸)وأحمد (۳/۴۱۱)

۱۱۱۸۔حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو آپ انہیں اس (ظہر) کے بعد پڑھتے تھے۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه الترمذی (۴۲۶)باسناد صحيح۔

۲۰۰۔باب:عصر کی سنتیں

۱۱۱۹۔حضرت علی ابن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺعصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے آپ ان کے درمیان مقرب فرشتوں،ان کی اتباع کرنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر سلام پھیرنے کیساتھ فرق (فصل،جدائی) کرتے تھے۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن۔أخرجه الترمذی (۴۲۹)وابن ماجه (۱۱۶۱)وأحمد (۱/۸۵)۔

۱۱۲۰۔حضرت ابن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے۔(ابوداؤد،ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن۔أخرجه أبوداود(۱۲۷۱)والترمذی(۴۳۰)وأحمد (۲/۱۱۷)وغير هم۔

اس حدیث کی سند محمد بن مہران کے صدوق ہونے کی وجہ سے حسن ہے۔ابن معین اور دار قطنیؒ نے کہا کہ اس راوی میں کوئی حرج نہیں اور اسکے دادا مسلم بن مثنیٰ کو ابوزرعہ نے ثقہ کہا ہے۔

۱۱۲۱۔حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺعصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: شاذ۔أخرجه أبوداود (۱۲۷۲)۔یہ حدیث بظاہر حسن ہے کیونکہ عاصم

بن حمزہ صدوق ہے لیکن ان الفاظ کے ساتھ شاذ ہے اسلئے کہ جو روایت محفوظ ہے اس میں چار رکعتوں کا ذکر ہے جو کہ آپ کے قول و فعل سے ثابت ہے۔

۲۰۱۔ باب: مغرب سے پہلے اور بعد کی سنتیں

گزشتہ ابواب میں حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ ؓ کی صحیح حدیثیں گزر چکی ہیں کہ نبی ﷺ نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۰۹۸) اور (۱۱۱۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۲۲۔ حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو''۔ تیسری مرتبہ فرمایا: ''جو چاہے''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاري (۳/۵۹۔فتح)

۱۱۲۳۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کبار صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت مسجد کے ستونوں کی طرف جلدی کرتے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاري (۱/۵۵۷۔فتح)۔

۱۱۲۴۔ حضرت انس ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں غروب آفتاب کے بعد اور نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے' ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ دو رکعتیں پڑھیں؟ حضرت انس ؓ نے بتایا آپ ہمیں ان کو پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے آپ نے نہ ہمیں حکم دیا نہ منع ہی فرمایا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۸۳۶)۔

۱۱۲۵۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینے میں تھے کہ مؤذن نے نماز مغرب کیلئے اذان دی تو لوگوں نے ستونوں کی طرف جلدی کی۔ انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں (یہ ان کا قدر معمول تھا) حتیٰ کہ اگر

کوئی اجنبی شخص مسجد میں آتا تو وہ اکثر آدمیوں کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر گمان کرتا کہ شاید فرض ہو چکی ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٨٣٧)

۲۰۲۔ باب: نماز عشاء سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں

اس باب میں حضرت عمرؓ کی سابقہ حدیث ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کی حدیث: ''ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے'' جیسا کہ پہلے گزرا۔

حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۹۸) اور حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کی حدیث کیلئے حدیث نمبر (۱۰۹۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۳۔ باب: جمعہ کی سنتیں

اس بارے میں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث سابق ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کیساتھ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ ملاحظہ فرمائیں حدیث نمبر (۱۰۹۸)۔

۱۱۲۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز جمعہ پڑھے تو وہ اس کے چار رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٨٨١)

۱۱۲۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ آپ وہاں سے واپس آتے اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٨٨٢)(٧١)

۲۰۴۔ باب: نوافل کا گھر میں ادا کرنا مستحب ہے، خواہ وہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ، نیز نفل پڑھنے کیلئے

فرض والی جگہ سے ہٹنے یا فرض ونفل کے درمیان گفتگو وغیرہ سے فصل (فرق، جدائی) کرنیکا حکم

۱۱۲۸۔حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگو! اپنے گھروں میں نفل نماز پڑھا کرو؛ اس لیے کہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۲۱۴۔فتح) ومسلم (۷۸۱)

۱۱۲۹۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی نمازوں میں سے کچھ حصہ اپنے گھروں کے لیے بھی مقرر کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۵۲۸۔۵۲۹۔فتح)، ومسلم (۷۷۷)

۱۱۳۰۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز اپنی مسجد میں ادا کرے تو اسے اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کیلئے بھی مقرر کرنا چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر وبرکت عطا فرمائے گا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۷۸)۔

۱۱۳۱۔حضرت عمر بن عطاء سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب ابن اخت نمر کی طرف وہ چیز پوچھنے کیلئے بھیجا جو حضرت معاویہؓ نے ان سے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ انھوں نے کہا: ہاں! میں نے حضرت معاویہؓ کے ساتھ مقصورہ (حجرہ) میں نماز جمعہ ادا کی؛ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ جب حضرت معاویہؓ گھر تشریف لے گئے تو انھوں نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا: تم نے جو کیا ہے دوبارہ ایسے نہ کرنا؛ جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو پھر اس کیساتھ کسی اور نماز کو نہ ملاؤ (متصل نہ پڑھو) حتیٰ کہ تم کوئی بات وغیرہ کر لو یا تم وہاں سے کہیں چلے جاؤ۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہی حکم دیا تھا کہ ہم ایک نماز کے ساتھ کوئی دوسری نماز نہ ملائیں حتیٰ کہ ہم کوئی بات

کرلیں یا ہم وہاں سے نکل جائیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۸۸۳)

۲۰۵۔ باب نماز وتر کی ترغیب اور یہ بیان کہ وہ سنت مؤکدہ ہے اور اس کے وقت کا بیان

۱۱۳۲۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح حتمی اور لازمی نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے مقرر اور جاری فرمایا۔ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے، وتر کو پسند کرتا ہے لہٰذا اے اہل قرآن! تم وتر پڑھا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح بشواهد ـ أخرجه أبوداود (۱۴۱۶) والترمذی (۴۵۳) والنسائی (۳/۲۲۸ـ۲۲۹) وابن ماجه (۱۱۶۹)۔

اس کی سند عاصم بن ضمرہ کے صدوق ہونے کی وجہ سے حسن ہے۔ ابن مسعود وغیرہ کی احادیث اس کے لیے شاہد ہیں۔

۱۱۳۳۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں، رات کے ابتدائی حصے میں، اس کے درمیانی حصہ میں، اور اس کے آخری حصے میں اور آپ کی نماز وتر سحر (صبح) تک پہنچی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۴۸۶ـ فتح) ومسلم (۷۴۵) (۱۳۷)

۱۱۳۴۔ حضرت ابن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: تم اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۴۸۸ـ فتح) ومسلم (۷۵۱) (۱۵۱)۔

۱۱۳۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صبح کرنے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۷۵۴)

۱۱۳۶۔حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی نماز تہجد پڑھتے تھے اور وہ آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں' جب آپ کے وتر باقی رہ جاتے تو آپ انہیں جگا دیتے' پس وہ وتر پڑھ لیتیں۔(مسلم)

اور مسلم ہی کی روایت میں ہے جب وتر باقی رہ جاتے تو آپ فرماتے عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھو۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۷۴۴) (۱۳۵) والرواية الثانية عنده (۷۴۴)۔

۱۱۳۷۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔(ابوداؤد' ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح أخرجه أبوداود (۱۴۳۶) والترمذی (۴۶۷)

یہ حدیث مسلم میں بھی موجود ہے لیکن امام نووی مسلم کا حوالہ نقل کرنا بھول گئے ہیں (مسلم ۷۵۰)

۱۱۳۸۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو اندیشہ ہو کر وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لے اور جس شخص کو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو تو اسے چاہیے کہ وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے۔ کیونکہ آخری رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی (وقت) افضل ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۷۵۵)۔

۲۰۶۔باب: نماز چاشت کی فضیلت' اس کی کم از کم' زیادہ سے زیادہ اور درمیانی تعداد کا بیان اور اس پر محافظت کی ترغیب

۱۱۳۹۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر کی وصیت فرمائی۔ (متفق علیہ)

سونے سے پہلے وتر پڑھنا اس شخص کیلئے مستحب ہے جسے رات کے آخری حصے میں اٹھنے امید واثق نہ ہو

اور اگر کسی شخص کو اٹھنے کی امید قوی ہو تو پھر رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنا افضل ہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۵۶۔فتح) و مسلم (۷۲۱)

۱۱۴۰۔حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کیہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے۔پس ہر بار (سبحان اللہ) کہنا صدقہ ہے ہر بار "الحمد للہ" کہنا صدقہ ہے ہر بار (لاالہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے، ہر بار (اللہ اکبر) کہنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے ان کے مقابلے میں چاشت کی وہ دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں جنہیں وہ ادا کرتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث اور کے لیے حدیث نمبر ۱۱۸ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۴۱۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز چاشت چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی پڑھ لیتے تھے۔(مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۱۹)(۷۹)

۱۱۴۲۔حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالبؓ بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا، جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اور یہ چاشت کا وقت تھا۔ (متفق علیہ)

اور یہ مسلم کی روایات میں سے ایک مختصر روایت کے الفاظ ہیں۔

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۸۶۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۷۔باب: نماز چاشت سورج کے بلند ہونے سے سورج ڈھلنے تک پڑھنا جائز ہے اور افضل یہ ہے کہ گرمی کی شدت اور سورج کے خوب چڑھ جانے پر پڑھی جائے

۱۱۴۳۔حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا

تو فرمایا: سن لو! ان لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ اس نماز کو اس وقت کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أوبین (رجوع، توبہ کرنے والوں) کی نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۴۸)۔

۲۰۸۔ باب: تحیۃ المسجد کی ترغیب، تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھنے کی کراہت خواہ وہ کسی وقت بھی داخل ہو۔ نیز یہ سب برابر ہے کہ وہ آنے والا یہ دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھنے یا فرض نماز کی نیت سے یا سنت راتبہ یا غیر راتبہ کی نیت سے پڑھے۔

۱۱۴۴۔ حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۵۳۷۔ فتح) ومسلم (۷۱۴)

۱۱۴۵۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: دو رکعتیں پڑھو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۵۳۸۔ فتح) ومسلم (۷۱۵)۔

۲۰۹۔ باب: وضو کے بعد دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے

۱۱۴۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا: اے بلال! مجھے اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید والا کیا ہو؟ اس لیے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے" حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ میں نے کوئی عمل اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید والا نہیں کیا کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی وضو کیا تو اس کے ساتھ جتنی نماز میرے مقدر میں تھی میں نے ضرور پڑھی۔ (متفق علیہ) اور یہ الفاظ

بخاری کے ہیں

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۳۴۔فتح) ومسلم (۲۴۵۸)۔

۲۱۰۔باب: جمعہ کے دن کی فضیلت، نماز جمعہ کے وجوب، اس کے لیے غسل کرنے، خوشبو لگانے، اس کے لئے جلدی جانے، جمعہ کے دن دعا کرنے، اس روز نبی ﷺ پر درود بھیجنے اور اس گھڑی کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے اور جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب نماز جمعہ پوری ہوئے جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔ (الجمعة: ۱۰)

۱۱۴۷۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دن ٗ جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے ٗ اسی میں حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا ٗ اسی روز وہ جنت میں داخل کیے گئے اور اسی روز اس جنت سے نکالے گئے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۸۵۴)

۱۱۴۸۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز جمعہ کے لیے آیا اور خوب کان لگا کر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریوں چھوا (بھی) تو اس نے لغو کام کیا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۸۵۷) (۲۷)۔

۱۱۴۹۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں ٗ ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں بشرطیکہ بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ (مسلم)

۱۱۵۰۔حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر کے تختوں پر فرماتے ہوئے سنا۔لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں یا پھر اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہوجائیں گے۔(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(۸٦۵)۔

۱۱۵۱۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۲/۳۵٦۔فتح)ومسلم(۸۵۵)۔

۱۱۵۲۔حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔ (متفق علیہ)

(محتلم) سے مراد بالغ اور وجوب سے مراد اختیار ہے جیسے آدمی اپنے ساتھی سے کہے تمہارا حق مجھ پر واجب ہے(اللہ اعلم!)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۲/۳۵٦۔فتح)ومسلم(۸۴٦)۔

۱۱۵۳۔حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس نے اچھا اور بہتر کیا اور جس نے غسل نے کیا تو غسل افضل ہے۔(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:حسن بشواهد۔أخرجه

أبوداود(۳۵۴)والترمذی(۴۹۷)والنسائی (۳/۹۴)

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ حسن نے سمرہ سے صرف عقیقہ والی حدیث سنی ہے اور وہ مدلس ہے ،اس نے سماع کی وضاحت نہیں کی۔لیکن ''نصب الرایۃ'' (۸۸/۱، ۹۰۔۹۳) میں اس کے شاہد موجود

ہیں۔

۱۱۵۴۔حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور مقدور بھر طہارت حاصل کرے، تیل لگائے یا اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے آئے اور (مسجد میں بیٹھے ہوئے نمازیوں میں سے) دو آدمیوں کے درمیان گھس کر تفریق نہ کرے پھر جو اس کے مقدر میں ہے (نفل) نماز پڑھے' پھر جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموشی اختیا کرے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے درمیانی وقفے کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔(بخاری)

توثیق الحدیث وکیلئے حدیث نمبر (۸۲۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۵۵۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح (خوب اہتمام سے) غسل کیا پھر پہلی گھڑی میں (جمعہ کیلئے) گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ قربان کیا' جو شخص دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے گائے قربان کی' جو شخص تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا' جو شخص چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے مرغی قربان کی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک انڈا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی۔پس جب امام خطبے کے لیے تشریف لے آئے تو فرشتے (مسجد کے اندر)

حاضر ہو جاتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲/۳۶۶۔فتح) ومسلم (۸۵۰)

۱۱۵۶۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا: اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ وہ جس مسلمان بندے کو میسر آجائے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے۔اور آپ نے اپنے ہاتھ

سے اس گھڑی کے مختصر ہونے کا اشارہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲/۴۱۵۔فتح) ومسلم (۸۵۲)۔

۱۱۵۷۔حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد کو جمعہ کی اس گھڑی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا میں نے کہا: ہاں! میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ‘آپ نے فرمایا: وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر جمعہ کے ختم ہونے تک ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۸۵۳)۔

۱۱۵۸۔حضرت اوس بن اوسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے زیادہ افضل ہے‘ اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد۔اس کی سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث:أخرجه أبوداود (۱۰۴۷۔۱۵۳۱) والنسائی (۳/۹۱۔۹۲) وابن ماجه (۱۰۸۵۔۱۶۰۶) وأحمد (۴/۸) والحاكم (۱/۲۷۸)

۲۱۱۔باب: کسی ظاہری نعمت کے حاصل ہونے یا کسی ظاہری مصیبت کے ٹل جانے پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے

۱۱۵۹۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جانے کی نیت سے روانہ ہوئے جب ہم ”عزوراء“ مقام کے قریب پہنچے تو آپ سواری سے نیچے اترے پھر دونوں ہاتھ بلند کیے اور کچھ دیر اللہ سے دعا کی‘ پھر سجدے میں گر گئے اور دیر تک حالت سجدہ میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور کچھ دیر کیلئے ہاتھ بلند کیے پھر سجدے میں گر گئے۔آپ نے تین بار ایسے کیا اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کے لیے شفاعت کی تو اس نے مجھے میری

امت کا ایک تہائی عطا فرمایا تو میں اپنے رب کا شکرادا کرنے کیلئے سجدہ ریز ہو گیا' پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا تو اس نے میری امت کا ایک تہائی اور عطا فرما دیا۔ پس میں شکرادا کرنے کے لیے اپنے رب کے سامنے سجدے میں گر گیا' پھر میں نے اپنا سر اُٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے آخری ثلث بھی عطا فرما دیا۔ پس میں شکرادا کرنے کے لیے اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث:ضعيف۔أخرجه أبوداود(٢٧٧٥)باسناد ضعيف فيه۔

اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن یعقوب الزمعی ''سيء الحفظ'' ہے اور اس کا استاد یحییٰ بن الحسن بن عثمان مجہول ہے اور ابن عثمان کا استاد اشعث بن اسحاق بھی مجہول الحال ہے' اسے صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

۲۱۲۔باب: رات کی نماز کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد ادا کریں' یہ آپ کے لیے ایک زائد عمل ہے' امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا''۔ اور فرمایا: ''ان (اہل ایمان) کے پہلو ان کے بستروں سے دور رہتے ہیں''۔ (السجدۃ:١٦)

نیز فرمایا: ''وہ (اہل ایمان وتقویٰ) رات کو کم ہی سویا کرتے تھے''۔ (الذاریات:١٧)

١١٦٠۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کو (اس قدر طویل) قیام کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے، میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس طرح کیوں تکلیف برداشت کرتے ہیں' جب کہ آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تو کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (متفق علیہ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی اسی طرح کی حدیث بخاری ومسلم میں مروی ہے۔

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۹۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۶۱۔حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت ان کے اور حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: کیا تم دونوں نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (۳/۱۰۔فتح) ومسلم (۷۷۵)۔

۱۱۶۲۔حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطابؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر وہ نماز تہجد پڑھتا۔سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ اسکے بعد رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (۳/۶۔فتح) مسلم (۲۴۷۹)

۱۱۶۳۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہونا' وہ نماز تہجد پڑھا کرتا تھا' پس اب اس نے تہجد پڑھنا ترک کر دیا ہے۔''
(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۶۴۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات کو صبح ہونے تک سویا رہا' آپ نے فرمایا: یہ وہ آدمی ہے جس کے دونوں کانوں میں (یا فرمایا ایک کان میں) شیطان نے پیشاب کر دیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (۳/۲۸۔فتح) ومسلم (۷۷۴)

۱۱۶۵۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سویا ہوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور وہ ہر گرہ پر (تاکید کے لئے) ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے: تیرے لیے رات بہت لمبی ہے' پس ابھی سوئے رہو۔ اگر وہ جاگ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا

ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز پڑھ لے تو پھر تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش اور طیب النفس ہوتا ہے ورنہ وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ خبیث النفس اور سست ہوتا ہے (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/۲۴۔فتح)ومسلم(۷۷۶)۔

۱۱۶۶۔حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو (اللہ کی رحمت سے) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر ۸۴۹ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۶۷۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے، محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم(۱۱۶۳)

۱۱۶۸۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پس جب تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پھر آخر پر ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۵۶۱۔۵۶۲۔فتح)و مسلم(۷۴۹)۔

۱۱۶۹۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعت کر کے پڑھا کرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور کیلئے حدیث نمبر (۱۱۰۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۷۰۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں تو اس طرح روزے رکھنا

چھوڑ دیتے تھے کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینے میں اس قدر روزے رکھتے کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور آپ ﷺ قیام اللیل اس انداز سے کرتے تھے کہ اگر کوئی آپ ﷺ کو رات کے کسی بھی حصہ میں نماز پڑھتا دیکھنا چاہے تو وہ دیکھ سکتا تھا اور اسی طرح اگر وہ آپ کو سویا ہوا دیکھنا چاہے تو سویا ہوا دیکھ سکتا تھا (یعنی آپ نے رات کا کوئی حصہ قیام کیلئے مخصوص نہیں کیا تھا باری باری ہر حصے میں قیام کرتے تھے۔) (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٣/٢٢۔فتح) بتمامه

اس حدیث کا پہلا حصہ صحیح مسلم (١١٥٨) میں بھی ہے۔

١١٧١۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے' آپ اس قدر لمبا سجدہ کرتے کہ آپ کے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا۔ آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے حتیٰ کہ نماز کی اطلاع کرنے والا آپ کے پاس آتا۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٣/٧۔فتح).

١١٧٢۔ حضرت عائشہ ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں نماز تہجد گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے' پس آپ ان کے طول وحسن کے بارے میں نہ پوچھیں! پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے' پس تم یہ نہ پوچھو کہ وہ کتنی حسین اور کتنی طویل ہوتی تھیں! پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ یقیناً میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٣/٣٣۔فتح) ومسلم (٧٣٨)

١١٧٣۔ حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے تھے اور رات

کے آخری حصے میں تہجد پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۳۲۔فتح) و مسلم (۷۳۹)۔

۱۱۷۴۔ حضرت مسعودؓ بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ برابر حالت قیام میں رہے حتیٰ کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کرلیا۔ حضرت ابن مسعود ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انھوں نے بتایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو (حالت قیام) کی حالت میں چھوڑ دوں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر ۱۰۳ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۷۵۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی تو میں نے سوچا آپ سو آیات پر رکوع کریں گے مگر آپ پڑھتے گئے، میں نے سوچا یہ سورت پوری نماز میں (دو رکعتوں) پڑھیں گے مگر آپ پڑھتے گئے میں نے سوچا کہ اس کے ختم ہونے پر آپ رکوع کریں گے لیکن آپ نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کردی' اسے مکمل پڑھا پھر آل عمران شروع کی اور اس کی تلاوت کی۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے' جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو آپ تسبیح کرتے اور کسی سوال والی آیت سے گزرتے تو اس کے بارے میں سوال کرتے 'جب پناہ مانگنے والی کسی آیت کے پاس سے گزرتے تو اللہ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور اس میں "سبحان ربی العظیم" پڑھنا شروع کردیا' آپ کا رکوع بھی (تقریباً) آپ کے قیام کے برابر تھا، پھر آپ نے فرمایا (سمع الله لمن حمده، ربنا لك الحمد) پھر آپ نے رکوع کے برابر طویل قیام کیا' پھر سجدہ کیا تو فرمایا (سبحان ربی الأعلى) اور آپ کے سجود بھی تقریباً قیام کے برابر تھے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث اور کے لئے حدیث نمبر (۱۰۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۷۶۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: لمبے قیام والی۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٥٦).

۱۱۷۷۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤدؑ کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ حضرت داؤدؑ کا روزہ ہے۔ حضرت داؤدؑ آدھی رات سوتے تھے اور اس کا تیسرا حصہ نماز پڑھتے تھے۔ پھر اسکا چھٹا حصہ سوتے تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٣/١٦۔فتح) ومسلم (١١٥٩) (١٨٩).

۱۱۷۸۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس مسلمان کو میسر آجائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں کوئی چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے اور گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٥٧).

۱۱۷۹۔حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک رات کو (تہجد کے لیے) کھڑا ہو تو وہ اپنی نماز کا آغاز دو مختصر رکعتوں سے کرے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٦٨)

۱۱۸۰۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو (تہجد کیلئے) بیدار ہوتے تو اپنی نماز کا آغاز دو مختصر رکعتوں سے فرماتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٦٧).

۱۱۸۱۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب کسی تکلیف وغیرہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی نمازتہجد چھوٹ جاتی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعتیں ادافرماتے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٤٦)(١٤٠)

۱۱۸۲۔حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے مقررہ وظیفے یا اس کے کچھ حصے کو پڑھے بغیر سو جائے اور پھر اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کے لیے (اتنا ہی اجر) لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے اسے رات ہی کے وقت پڑھا ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٤٧).

۱۱۸۳۔حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے نماز تہجد پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے اگر بیوی اٹھنے سے انکار کرے تو یہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔(اسی طرح) اللہ تعالی اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی اٹھائے اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو یہ اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ (ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: حسن.أخرجه أبو داود (١٣٠٨، ١٤٥٠) والنسائى (٣/٢٠٥) وابن ماجه (١٣٣٩) وأحمد (٢/٢٥٠، ٤٣٦) وغيرهم

اس کی سند حسن ہے کیونکہ اس محمد بن عجلان صدوق راوی ہے۔

۱۱۸۴۔حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی رات کے وقت اپنے گھر والوں کو جگائے اور وہ دونوں نماز پڑھے یا دو رکعتیں اکٹھی پڑھیں تو وہ دونوں ”ذاکرین“ اور ”ذاکرات“ میں لکھ دیے جاتے ہیں۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح.أخرجه أبوداؤد (١٣٠٩، ١٤٥١) وابن ماجه

(١٣٣٥)ابن حبان (٢٥٦٨ و ٢٥٦٩)۔

اس کی سند صحیح ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

١١٨٥۔حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند ختم ہو جائے۔اس لیے کہ تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے وہ مغفرت طلب کرنے کی بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث (١٤٧) ملاحظہ فرمائیں۔

١١٨٦۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو عبادت کیلئے بیدار ہو اور غلبہ نیند کی وجہ سے قرآن پڑھنا اس کے لئے مشکل ہو رہا ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے (تھوڑی دیر سو جائے اور بعد میں نماز پڑھ لے)۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٨٧)۔

٢١٣۔باب: قیام رمضان یعنی تراویح کے مستحب ہونے کا بیان

١١٨٧۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٤/٢٥٠۔فتح) ومسلم (٧٥٩)۔

١١٨٨۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان کو لازمی قرار دیے بغیر اس کے بارے میں ترغیب دلایا کرتے تھے۔پس آپ یوں فرماتے: ”جس شخص نے ایمان کی حالت

میں ثواب کی امید سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۵۹)(۱۷۴)۔

۲۱۴۔باب: شب قدر کے قیام کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ ان راتوں میں سے کون سی رات زیادہ امید والی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً ہم نے اس (قرآن مجید) کو شب قدر میں نازل کیا۔۔۔۔آخر سورت تک۔ (سورۃ القدر:۱)

اور فرمایا: ''ہم نے اس قرآن مجید کو بابرکت رات میں نازل کیا''۔(الدخان:۳)

۱۱۸۹۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان واحتساب کے ساتھ شب قدر میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاري (۴/۱۱۵و۲۵۵۔فتح) ومسلم (۷۶۰)۔

۱۱۹۰۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے چند آدمیوں کو خواب میں آخری سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں کے بارے میں موافقت ومماثلت رکھتے ہیں، پس جو شخص شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاري (۴/۲۵۶۔فتح) ومسلم (۱۱۶۵)۔

۱۱۹۱۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔رمضان کے آخری دس دنوں میں شب قدر کو تلاش کرو۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاري (۴/۲۵۹۔فتح)۔و مسلم (۱۱۶۹)۔

۱۱۹۲۔حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری

عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۴/۲۵۹)۔

۱۱۹۳۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ رات کو بیدار رہتے' اپنے گھر والوں کو جگاتے ،خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے (یعنی عبادت الٰہی میں مصروف ہو جاتے)۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۴/۲۶۹۔فتح) ومسلم (۱۱۷۴)۔

۱۱۹۴۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں جس قدر محنت وکوشش کرتے تھے،اس قدر غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے اور جو محنت وکوشش رمضان کے آخری عشرے میں کرتے تھے وہ اس کے دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۱۷۵)

۱۱۹۵۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں اگر مجھے پتا چل جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں (کیا دعا کروں)؟ آپ نے فرمایا: تم کہو اے اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف فرمادے۔(ترمذی حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه الترمذي (۳۵۱۳)باسناد صحيح ـ

۲۱۵۔باب: مسواک کی فضیلت اور فطری چیزیں

۱۱۹۶۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر (یا لوگوں پر) مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۳۷۴۔فتح)ومسلم(۲۵۲)۔

۱۱۹۷۔حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو آپ مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱/۳۵۶۔فتح)ومسلم(۲۵۵)۔

۱۱۹۸۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار کرتے تھے۔پس جب اللہ کو منظور ہوتا وہ آپ کو بیدار کرتا۔پس آپ مسواک کرتے' وضو کرتے اور نماز پڑھتے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم(۷۴۶)

۱۱۹۹۔حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں مسواک کے بارے میں بہت تاکید کی ہے۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۳۷۴۔فتح)

۱۲۰۰۔حضرت شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا جب نبی ﷺ گھر تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہؓ نے بتایا: مسواک کرتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم(۲۵۳)۔

۱۲۰۱۔حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت مسواک کا کنارہ آپ کی زبان مبارک پر تھا (یعنی آپ مسواک کر رہے تھے)۔ (متفق علیہ۔یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱/۳۵۵۔فتح)ومسلم(۲۵۴)۔

۱۲۰۲۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضا کا ذریعہ ہے۔(اسے نسائی اور ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه النسائى (۱/۱۰)وابن خزيمة (۱۳۵)وغير همْ

اس کی سند صحیح ہے اور بخاری نے اسے تعلیقا روایت کیا ہے۔

۱۲۰۳۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فطری چیزیں پانچ ہیں یا فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، اور مونچھیں کٹوانا۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۱۰/۳۳۴ ۔فتح)ومسلم(۲۵۷)۔

تنبیہ ''خمس من الفطرة'' والی روایت ''الفطرة خمس'' روایت حصر سے زیادہ واضح ہے اس کے لیے کہ دوسری احادیث میں فطرت کے بارے پانچ سے زائد چیزیں بیان کی گئی ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں حصر مراد نہیں۔

۱۲۰۴۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطری ہیں۔ مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا (داخل کرنا)، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیرناف بال مونڈنا اور استنجا کرنا، راوی نے بیان کیا کہ میں دسویں چیز بھول گیا ہوں، شاید وہ کلی کرنا ہو۔

وکیعؒ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیںؒ بیان کرتے ہیں کہ ''انتقاص الماء'' سے مراد ہے استنجا کرنا۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۶۱)

۱۲۰۵۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۴۹۔فتح) و مسلم (۲۵۸)۔

۲۱۶۔باب وجوب زکوٰۃ کی تاکید اس کی فضیلت اور اس سے متعلقہ احکام

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو''۔ (سورۃ البقرۃ: ۴۳)

اور فرمایا: ''انہیں اسی بات کا حکم دیا گیا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اس کیلئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی ہے سیدھا دین''۔ (البینۃ: ۵)

اور فرمایا: ''ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کریں' انہیں پاک کریں اور اس کے ذریعے سے ان کا تزکیہ کریں''۔ (التوبۃ: ۱۰۳)

۱۲۰۶۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۷۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۰۷۔حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجد میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ہم اس کی گنگناہٹ سن رہے تھے لیکن ہمیں اس کی گفتگو سمجھ نہیں آ رہی تھی حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا' پس وہ آپ سے اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔اس نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے نفل

پڑھو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم خوشی سے نفل روزے رکھو۔ حضرت طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا تو اس آدمی نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو خوشی سے کوئی صدقہ کرے۔ جب وہ آدمی واپس لوٹا: تو اس نے کہا اللہ کی قسم! میں اس پر نہ کوئی زیادتی کروں گا اور نہ اس میں کوئی کمی کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی کامیاب ہو گیا اگر یہ (اپنی بات میں) سچا ہے۔
(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (١٠٦/١۔فتح) ومسلم (١١)۔

١٢٠٨۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف عامل (گورنر بنا کر) بھیجا تو فرمایا: انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کی جائے گی اور ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے گی۔
(متفق علیہ)

١٢٠٩۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ' وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں پس جب وہ یہ کام کریں تو انھوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لئے۔ بجز حق اسلام کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ (متفق علیہ)
توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (٣٩٠) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۰۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور حضرت ابو بکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے بعض قبیلے کافر ہو گئے (اور حضرت ابو بکرؓ نے ان سے قتال کرنا چاہا) تو حضرت عمرؓ نے (حضرت ابو بکرؓ سے) کہا: آپ لوگوں سے قتال کیسے کریں گے؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں، پس جس شخص نے اس کا اقرار کرلیا اس نے اپنا مال و جان مجھ سے محفوظ کرلیا بجز حق اسلام کے اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے''؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز و زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انہوں نے وہ رسی جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے، مجھے دینے سے روک لی تو میں اسکے روکنے پر بھی ان سے قتال کروں گا''۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تھوڑی دیر بعد ہی مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ نے جہاد کے لیے حضرت ابو بکرؓ کا سینہ کھول دیا ہے پس میں نے یہ جان لیا کہ یہی حق ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳/۲۶۲۔فتح) ومسلم (۲۰)

۱۲۱۱۔حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۳۳۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۲۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا، نماز قائم کر، فرض

زکوۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ‘‘۔اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پس جب وہ شخص واپس مڑا تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ کسی جنتی شخص کو دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۲۶۱۔فتح) ومسلم (۱۴)۔

۱۲۱۳۔حضرت جریر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۲۶۷۔فتح) ومسلم (۵۶)۔

۱۲۱۴۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص کے پاس (بقدر نصاب) سونا اور چاندی ہے لیکن وہ ان کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اس کیلئے (اس سونے چاندی سے) آگ کے تختے بنائے جائیں گے انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر انکے ساتھ اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ جب بھی وہ تختیاں ٹھنڈی ہوں گی تو (اسے داغنے کے لیے) انہیں دوبارہ گرم کیا جائے گا، یہ عمل اس روز مسلسل جاری رہے گا جو پچاس ہزار سال کا دن ہے حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! اونٹوں کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اونٹوں کا مالک جو ان کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرے گا اور ان کا حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کی باری کے دن ان کا دودھ ضرورت مندوں کیلئے دوہا جائے (یعنی ان میں تقسیم کیا جائے) پس جب قیامت کا دن ہو گا تو ان کے مالک کو ایک چٹیل میدان میں ان اونٹوں کے سامنے منہ یا پیٹ کے بل گرا دیا جائے گا۔ یہ اونٹ اس وقت اتنے موٹے ہوں گے جو وہ زیادہ سے زیادہ دنیا میں موٹے رہے تھے۔ وہ ان میں سے ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا۔ وہ اپنے سموں سے اسے روندیں گے اور اپنے موہنوں سے اسے کاٹیں گے۔ جب ان کا پہلا

اونٹ گزر جائے گا تو اس پر پھر ان کا آخری اونٹ دوبارہ لوٹا دیا جائے گا۔اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگئی حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دکھا دیا جائے گا۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! گائے اور بکریوں کا کیا مسئلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: جو گائے اور بکریوں کا مالک ہے اگر وہ ان میں سے ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو واس شخص کو ان کیلئے ایک بہت بڑے میدان میں منہ یا پیٹھ کے بل گرا دیا جائے گا اور وہ ان میں سے کسی کو گم نہیں پائے گا۔ان میں کوئی (بکری یا گائے) مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی نہ بغیر سینگ کے اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی یہ اس شخص کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی جب اس پر ان کی پہلی بکری یا گائے گزر جائے گی تو اس پر ان کی آخری (گائے یا بکری) لوٹا دی جائے گی' اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا (تب تک یہ عمل جاری رہیگا) پس اسے اس کا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دکھا دیا جائے گا۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! گھوڑوں کا کیا مسئلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں' ایک وہ جو آدمی کے لئے بوجھ ہے' ایک وہ جو آدمی کے لئے فقر و فاقہ سے پردہ ہے اور ایک وہ جو آدمی کیلئے اجر ہے۔وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہے' پس وہ آدمی جس نے گھوڑے کو ریاء فخر اور اہل اسلام کو نقصان پہچانے کیلئے باندھ رکھا ہے پس یہ گھوڑا اسکے لئے (گناہ کا) بوجھ ہے اور رہے وہ گھوڑے جو اس (مالک) کے لیے (فقرہ و فاقہ اور ضرورت کے وقت) پردہ (اس) آدمی (کا گھوڑا ہے) جس نے انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں باندھا (پالا) پھر وہ ان کی پیٹھوں اور ان کی گردنوں میں

اللہ تعالیٰ کے حقوق کو فراموش نہیں کرتا (یعنی ضرورت مند کو مانگنے پر عاریتاً دے دیتا ہے)۔رہے وہ گھوڑے جو اس کیلئے موجب ثواب ہیں' وہ ہیں جن کو آدمی نے اہل اسلام کے فائدے کے لئے اللہ کی

راہ میں کسی سرسبز چراگاہ یا کسی باغ میں باندھ رکھا ہے وہ اس چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ کھائیں گے تو اس کے لئے ان کی کھائی ہوئی چیزوں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر کوئی گھوڑا اپنی رسی تڑوا کر ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر چڑھتا اور کودتا ہے تو اس دوران وہ جتنے قدم چلتا اور لید وغیرہ کرتا ہے تو ان کی تعداد کے برابر بھی اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے نیکیاں لکھ دیتا ہے' اگر مالک اسے لے کر کسی نہر پر سے گزرے اور وہ اس میں سے پانی پی لے حالانکہ وہ مالک اسے پانی پلانے کا ارادہ نہ بھی کرے تو اللہ اس کے پیے ہوئے پانی کے برابر بھی نیکیاں عطا فرمائے گا۔''

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! گدھوں کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا کچھ نازل نہیں کیا گیا: ''جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا تو (قیامت والے دن) وہ اسے بھی دیکھ لے گا''۔

(متفق علیہ) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲۶۷۳/۶۔فتح) ومسلم (۹۸۷)۔

۲۱۷۔باب: رمضان کے روزوں کا وجوب' ان کی فضیلت اور ان سے متعلقہ احکام

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا' یہ لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے اور ہدایت اور حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والے دلائل ہیں' پس جو شخص اس مہینے کو پالے اس کو چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہے۔ (البقرۃ: ۱۸۳۔۱۸۵)

اس سے متعلقہ احادیث اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔

۱۲۱۵۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: ''ابن

آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا ۔روزہ ڈھال ہے پس جس روز تم میں سے کوئی شخص روزے سے ہو تو وہ فحش کلام کرے نہ شور غل' اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑائی جھگڑا کرے تو یہ کہہ دے میں تو روزے دار ہوں' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہے روزے دار کیلئے خوشی کے دو مواقع ہیں جن میں وہ خوش ہوتا ہے' جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اپنے روزہ افطار کرنے (عیدالفطر) سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے (کے اجر) سے خوش ہو گا۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ بخاری کی روایت کے ہیں اور بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے: ''یہ شخص اپنا کھانا پینا اور اپنی جنسی خواہش میرے لئے چھوڑتا ہے' روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور (عام ہر) نیکی کا بدلہ دس گنا ہے''۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ابن آدم کے تمام نیک اعمال کو بڑھایا جاتا ہے نیکی کو دس گنا سے سات سو گناہ تک بڑھایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''سوائے روزے کے (اس کے اجر کا معاملہ مختلف ہے ہے) پس وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' روزہ دار اپنی جنسی خواہش اور اپنا کھانا میری ہی وجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزے دار کیلئے خوشی کے دو مواقع ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت اور اس کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہے۔

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/۱۱۷۔فتح) ومسلم (۱۱۵۱) (۱۶۳) والروایة الثانیة عند البخاری (۴/۱۰۳۔فتح) والروایة الثانیةعند مسلم (۱۱۵۱) (۱۶۴)

۱۲۱۶۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت میں کے دروازوں سے پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) بہتر ہے، پس جو شخص اہل صلوٰۃ میں سے ہوگا اسے ''باب الصلوٰۃ'' سے پکارا جائے گا اور جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا اسے ''باب الجہاد'' سے آواز دی جائے گی جو اہل صیام میں سے ہوگا اسے ''باب الریان'' سے پکارا جائے گا اور جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے ''باب الصدقۃ'' سے آواز دی جائے گی، حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، جس شخص کو ان دروازوں میں سے کسی دروازے سے پکارا جائے گا اس کے لیے بھی نقصان دہ بات نہیں (یعنی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا) کیا بھلا کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہی میں سے ہو گے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/۱۱۱۔فتح) ومسلم (۱۰۲۷)

۱۲۱۷۔حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہا جاتا ہے قیامت والے دن روزہ دار اس میں سے داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس وہ کھڑے ہوں گے (اور داخل ہو جائیں اور) ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اور اس میں داخل نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/۱۱۱۔فتح) و مسلم (۱۱۵۲)۔

۱۲۱۸۔حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس ایک دن کے روزے کی وجہ سے اس شخص کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (٧/٤/٦ـفتح)ومسلم(١١٥٣)۔

١٢١٩۔حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''جس شخص نے ایمان کیساتھ ثواب کی نیت سے روزہ رکھا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (٤/١١٥ـفتح)ومسلم(٧٦٠)۔

١٢٢٠۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان (کامہینہ) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه (٤/١١٢ـفتح)ومسلم (١٠٧٩)۔

١٢٢١۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(رمضان کا)چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور(شوال کا)چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر بادل چھاجائیں اور چاند نظر نہ آئے تو پھر تم شعبان کے تیس دن کی گنتی پوری کرو۔(متفق علیہ۔یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

اور مسلم کی روایت میں ہے اگر تم پر بادل چھائے تو پھر تم تیس دنوں کے روزے رکھو۔

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (٤/١١٣ـفتح)ومسلم(١٠٨١)(١٨)

٢١٨۔باب: ماہ رمضان میں سخاوت، نیک عمل اور زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کرنا اور آخری عشرے میں اس سے بھی زیادہ اہتمام کرنا

١٢٢٢۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ رمضان میں، جب جبرائیلؑ آپ سے ملاقات کرتے تو، بہت زیادہ سخی ہوجاتے تھے۔حضرت جبرائیلؑ رمضان کی ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔پس رسول اللہ ﷺ، جب جبرائیلؑ ان سے ملاقات کرتے تو بھلائی (کے کاموں) میں تیز ہوئی اسے بھی زیادہ

سخاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/۳۰،فتح) و مسلم (۲۳۰۷)۔

۱۲۲۳۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ شب بیداری فرماتے اپنے گھر والوں کو جگاتے اور (عبادت کیلئے) کمر کس لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۱۹۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۹۔باب: نصف شعبان کے بعد استقبال رمضان کیلئے روزہ رکھنا منع ہے سوائے اس شخص کے جس کا اس کو ماہ قبل سے ملانے یا پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنے کا معمول ہو اور یہ دن اتفاقاً اسکے موافق جائے

۱۲۲۴۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے' سوائے اس شخص کے جو پہلے سے ان دنوں کا روزہ رکھتا ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/۱۲۷۔فتح) و مسلم (۱۰۸۲)۔

۱۲۲۵۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو۔ اگر چاند اور رؤیت کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث:حسن۔أخرجه أبوداود

(۲۳۲۷) والترمذی (۶۸۸) والنسائی (۴/۱۵۳۔۱۵۴)۔

۱۲۲۶۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو پھر (نفل) روزے نہ رکھو۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:صحیح۔أخرجه أبوداود (۲۳۳۷) والترمذی (۷۳۸) وابن

ماجه (۱٦٥١)۔

۱۲۲۷۔حضرت ابو یقظان عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا تو اس نے یقیناً ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:حسن بشواهده ۔علقه البخاری (۴/۱۱۹)ووصله أبوداود(۲۳۳۴)والترمذی(٦۸٦)وابن ماجه (۱٦٤٥)والنسائی (۴/۱۵۳)۔

اس کی سند میں ابو اسحاق سبیعی مدلسی راوی ہے جو عن سے بیان کرتا ہے اور اس کو اختلاط بھی ہو گیا تھا لیکن اس حدیث کے شواہد موجود ہیں جنہیں ابن حجرؒ نے ''تغلیق التعلیق (۳/۱۴۱، ۱۴۲)'' میں بیان کیا ہے لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۰۔باب: رؤیت ہلال کے وقت کون سی دعا پڑھی جائے

۱۲۲۸۔حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:''اے اللہ!اس چاند کو ہم پر امن و ایمان اور سلامتی اوا اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔اے چاند!میرا اور

تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔اے اللہ!یہ چاند رشد و بھلائی والا ہو''۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:حسن لغیره دون قوله :((هلال رشد وخیر))أخرجه الترمذی(۳۴۵۱)وأحمد (۱/۱٦۲)والحاکم (۴/۲۸۵)۔

یہ روایت شواہد کی بنا پر حسن ہے کیونکہ سلیمان بن سفیان اور اس کا استاد دونوں ضعیف ہیں لیکن ابن عمرؓ کی حدیث اس کی شاہد موجود ہے جو دارمی (۲/۳، ۴)اور طبرانی کبیر (۱۳۳۳۰) میں موجود ہے۔ابن عمرؓ والی روایت کی سند میں بھی عبد الرحمٰن اور اس کا باپ دونوں ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث بالجملہ حسن درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔واللہ اعلم!

(ھلال رشد و خیر) کے الفاظ کے علاوہ حدیث حسن لغیرہ ہے نیز یہ الفاظ ترمذی میں نہیں بلکہ ابوداؤد (۵۰۹۲) میں مرسل ہیں اور یہ الفاظ ضعیف ہیں۔

۲۲۱۔باب: سحری کھانے اور اس میں تاخیر کرنے کی فضیلت جبکہ طلوع فجر کا اندیشہ نہ ہو۔

۱۲۲۹۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/۱۳۹۔فتح) ومسلم (۱۰۹۵)۔

۱۲۳۰۔حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ان سے پوچھا گیا ان دونوں (سحری کھانے کے خاتمے اور نماز) کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ تو انھوں نے فرمایا: پچاس آیات (کی تلاوت) کے برابر۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/۱۳۸۔فتح) ومسلم (۱۰۹۷)

۱۲۳۱۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتومؓ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلالؓ رات (صبح کاذب) کو اذان دیتے ہیں لہٰذا تم اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتومؓ اذان نہ دیں۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں ان دونوں اذانوں کے درمیان بس اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ (سیدنا بلال) اذان دے کر نیچے اترتے اور (حضرت ابن مکتوم)

اذان دینے کیلئے چڑھتے تھے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲/۹۹فتح) ومسلم (۱۰۹۲)(۳۸)۔

۱۲۳۲۔حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کا کھانا ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(۱۰۹۶)

۲۲۲۔باب: افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت اور جس چیز سے افطار کیا جائے اور افطار کے بعد پڑھی جانے والی دعا کا بیان

۱۲۳۳۔حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۴/۱۹۸۔فتح) ومسلم (۱۰۹۸)

۱۲۳۴۔حضرت ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے پاس گئے تو مسروق نے ان سے کہا محمد ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں اور وہ دونوں خیر و بھلائی کے کاموں میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک تو نماز مغرب پڑھنے اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا نماز مغرب پڑھنے اور روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتا ہے۔حضرت عائشہ نے پوچھا: نماز مغرب پڑھنے اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کون کرتا ہے؟ مسروق نے جواب دیا: حضرت عبداللہ یعنی ابن مسعودؓ۔ پس حضرت عائشہ نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۱۰۹۹)۔

۱۲۳۵۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: مجھے میرے بندوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہیں جو ان میں میں سے افطار میں جلدی کرنے والے ہیں۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: ضعيف الترمذی (۷۰۰، ۷۰۱)وأحمد (۲/۳۲۹) وابن حبان (۳۵۰۷)۔

اس کی سند ضعیف ہے، اس لیے کہ قرۃ بن عبدالرحمٰن کو صرف ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ جمہور اہل

جرح وتعدیل نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔پس درست بات تو جمہور ہی کی ہے۔لیکن یہ متابعات وشاہد کے لیے ٹھیک ہے۔لہٰذا امام ترمذی نے جو اسے حسن قرار دیا ہے وہ صحیح نہیں۔

۱۲۳۶۔حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات ادھر (مشرق) کی طرف سے آ جائے اور دن ادھر (مغرب) کی طرف چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یقیناً روزے دار نے روزہ افطار کر لیا۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۱۹۶۔فتح) ومسلم (۱۱۰۰)

۱۲۳۷۔حضرت ابو ابراہیم عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں ہم کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے اور آپ اس وقت روزے سے تھے۔پس جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنے کسی رفیق سفر سے فرمایا: اے فلاں! سواری سے اتر اور ہمارے لیے پانی میں ستو گھول۔اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ شام ہونے دیں؟ آپ نے فرمایا: ''تو سواری سے اتر اور ہمارے لیے ستو گھول''۔اس نے پھر عرض کیا: ابھی تو دن باقی ہے۔آپ نے فرمایا: ''اتر اور ہمارے لیے ستو گھول''۔راوی بیان کرتا ہے کہ وہ آدمی سواری سے اترا اور ان کے لیے ستو گھولے۔پس رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمائے اور فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ ادھر (مشرق) سے آ گئی ہے تو یقیناً روزے دار نے افطار کر لیا۔اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۱۹۸۔فتح) ومسلم (۱۱۰۱)

۱۲۳۸۔حضرت سلمان بن عامر ضبی صحابیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے، اگر وہ کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے، اس لیے کہ وہ خوب پاک ہے۔(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۹۳۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۳۹۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے، اگر تازہ کھجوریں مہیا نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی میسر نہ ہوتیں تو آپ چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صح من فعله ﷺ وقد تقدم تخريجه برقم (۳۳۲) باب بر الوالدين وصلة الأرحام.

۲۲۳۔باب: روزہ دار اپنی زبان اور دوسرے اعضا کو شرعی امور کی مخالفت اور گالی گلوچ وغیرہ سے محفوظ رکھے

۱۲۴۰۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش کلام کرے نہ شور و غل مچائے، اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو یہ کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۲۱۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۴۱۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱۱٦/۴، فتح).

۲۲۴۔باب: روزہ کے مسائل

۱۲۴۲۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے اس لیے کہ اللہ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱۵۰/۴، فتح) ومسلم (۱۱۵۵)

۱۲۴۳۔حضرت لقیط بن صبرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وضو کے بارے

میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں خوب اہتمام کے ساتھ پانی ڈالو لیکن روزہ کی حالت میں نہیں۔ (ابوداؤد ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح أخرجه أبوداود (۱۴۲ و۲۳۶۶) والترمذی (۷۸۸)، وابن ماجه (۴۰۸) وغیرهم۔

۱۲۴۴۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس طرح فجر ہوتی کہ آپ اپنی اہلیہ سے (جماع کی وجہ سے) جنبی ہوتے پھر آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۱۴۳ و۱۵۳۔ فتح) ومسلم (۱۱۰۹) (۷۶)۔

۱۲۴۵۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی احتلام کے علاوہ (یعنی بیوی سے صحبت کی وجہ سے) حالت جنابت میں صبح کرتے روزہ رکھ لیتے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۴۳/۴ و۱۵۳۔ فتح) ومسلم (۱۱۰۹) (۷۵)

۲۲۵۔ باب: محرم، شعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزوں کی فضیلت

۱۲۴۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے (یعنی) محرم کا ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۱۱۶۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۴۷۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ شعبان کے علاوہ کسی اور مہینے میں اتنے زیادہ (نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے آپ شعبان کا (تقریباً) پورا مہینہ روزے رکھتے تھے اور ایک روایت میں ہے :

آپ چند دنوں کے علاوہ شعبان کے باقی پورے روزے رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۲۱۳۔فتح) ومسلم (۱۱۵۶) (۱۷۶)۔

۱۲۴۸۔حضرت مجیبہ باہلیہ اپنے باپ سے یا اپنے چچا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر چلے گئے اور ایک سال بعد پھر آئے تو ان کی حالت و ہیئت بدل چکی تھی۔ انھوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ آپ نے فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں باہلی ہوں جو پچھلے سال آپ کے پاس آیا تھا آپ نے فرمایا: تم میں یہ تبدیلی کیسے آ گئی تم تو اچھی حالت و ہیئت والے تھے؟ انھوں نے عرض کیا جب سے آپ سے جدا ہوا ہوں میں نے صرف رات کو کھانا کھایا ہے (یعنی مسلسل روزے رکھے ہیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم نے تو اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کیا۔ پھر فرمایا: "ماہ صبر (رمضان کے روزے) اور ہر مہینے میں ایک روزہ رکھو۔ انھوں نے کہا: میرے لیے اضافہ فرمائیں' اس لیے کہ مجھ میں قوت ہے۔ آپ نے فرمایا: (ہر ماہ) دو روزے رکھو ۔انھوں نے کہا: میرے لیے اور اضافہ فرمائیں، کیونکہ مجھ میں قوت ہے۔ آپ نے فرمایا: ہر ماہ تین روزے رکھو۔ انھوں نے عرض کیا: میرے لیے اور اضافہ فرمائیں' آپ نے فرمایا: حرمت والے مہینوں میں (زیادہ) روزے رکھو اور چھوڑ دو (یعنی مزید کا مطالبہ نہ کرو) حرمت والے مہنیوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو' حرمت والے مہنیوں کا روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔ آپ نے اپنی تین انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا: انہیں ملایا اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد)

توثیق الحدیث: ضعیف ۔أخرجه أبو داود (۲۴۲۸)

۲۲۶۔باب: ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزے اور دیگر اعمال خیر کی فضیلت

۱۲۴۹۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دنوں یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے مقابلے میں دوسرا کوئی دن ایسا نہیں جس میں نیک اعمال اللہ کو ان دنوں سے زیادہ

محبوب ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (دیگر ایام میں) جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر جہاد کیلئے گیا اور پھر کسی چیز کیساتھ واپس نہیں آیا (یعنی خود شہید ہو گیا اور خرچ ہو گیا)۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٢/٤٥٧، فتح)

٢٢٧۔ باب: یوم عرفہ، عاشورہ اور نویں محرم کو روزہ رکھنے کی فضیلت

١٢٥٠۔ حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (٩ ذوالحجہ) کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١١٦٢)۔

١٢٥١۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورا کا روزہ رکھا اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٤/٢٤٤۔ فتح) ومسلم (١١٣٠)(١٢٨)

١٢٥٢۔ حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے یوم عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ گزشتہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١١٦٢)(١٩٧)

١٢٥٣۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں ضرور ٩ محرم کا روزہ رکھوں گا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١١٣٤)(١٣٤)۔

٢٢٨۔ باب: شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے

١٢٥٤۔ حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے

روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے گویا زمانے بھر کے روزے رکھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١١٦٤)

٢٢٩۔باب: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا مستحب ہے

١٢٥٥۔حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور اسی دن میری بعثت ہوئی یا اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١١٦٢)(١٩٧)۔

١٢٥٦۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔(ترمذی، حدیث حسن ہے۔مسلم نے اسے روزے کے ذکر کے بغیر روایت کیا ہے)

توثيق الحديث: صحيح بشواهده۔أخرجه الترمذی (٧٤٧))باسناد ضعيف۔

ترمذی کی اس سند میں محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ راوی مجہول ہے۔یہی روایت صحیح مسلم (٢٥٦٥)(٣٦) میں بھی ہے لیکن اسمیں آخری جملہ جس میں روزے کا ذکر ہے وہ نہیں ہے ۔لیکن یہ روایت شواہد کی بنا پر صحیح ہے کیونکہ اس باب کے متعلق اسامہ بن زید سے ابوداؤد (٢٤٣٢) اور نسائی (٤/٢٠١، ٢٠٢) وغیرہ میں حدیث موجود ہے اسی طرح حضرت حفصہ سے بھی نسائی (٤/٢٠٣، ٢٠٤) میں حدیث موجود ہے۔صحیح مسلم کی روایت آگے "باب النهی عن التبا

غض والتقاطع و التدابر "رقم (۱۵٦۸) کے تحت آئے گی۔

۱۲۵۷۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔(ترمذی حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ـأخرجه الترمذی (۷۴۵) والنسائی (۴/۲۰۲) وابن ماجه (۱۷۳۹)

۲۳۰۔باب: ہر مہینے تین روزے رکھنا مستحب ہے

امام نوویؒ فرماتے ہیں افضل یہ ہے "ایام بیض" کے روزے رکھے جائیں اور یہ چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ ہے اور بعض کے نزدیک ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ تاریخ ہے صحیح اور مشہور بات پہلی ہے۔

ان ایام کو "ایام بیض" اس لیے کہتے ہیں کہ ان تاریخوں کو چاند مکمل ہو کر "بدر" بن جاتا ہے اور یہ ایام دن کے وقت سورج کی وجہ سے اور رات کے وقت نور قمر کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوتے ہیں۔ محققین کے نزدیک یہ چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ ہے جبکہ ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ تاریخ والا قول غریب ہے۔

۱۲۵۸۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہر مہینے تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کروں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۱۱۳۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۵۹۔حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں زندگی بھر انہیں نہیں چھوڑوں گا (۱) ہر ماہ تین روزے رکھنے (۲) نماز چاشت پڑھنے (۳) اور یہ کہ میں وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوؤں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۲۲)۔

۱۲۶۰۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا زمانہ (سال) بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/۲۲۴۔فتح)ومسلم(۱۱۵۹)۔

۱۲۶۱۔حضرت معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ہاں حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے پوچھا آپ مہینے کے کس دن کا روزہ رکھتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آپ اس بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ آپ مہینے کے کس کس دن کا روزہ رکھ رہے ہیں۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم(۱۱۶۰)

۱۲۶۲۔حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مہینے میں تین روزے رکھنا چاہو تو تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح لغيره ۔أخرجه الترمذی (۷۶۱)والنسائی (۴/۲۲۲۔۲۲۳)وغيرهما

۱۲۶۳۔حضرت قتادہ بن ملحانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ایام بیض ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔(ابوداؤد)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه
أبوداود(۲۴۴۹)والنسائی (۴/۲۲۴۔۲۲۵)۔

۱۲۶۴۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضر (اقامت) وسفر میں ایام بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ (نسائی۔سند حسن ہے)

توثيق الحديث: ضعيف۔أخرجه النسائی (۴/۱۹۸۔۱۹۹)باد سنا ضعيف

۲۳۱۔ باب: روزہ افطار کرانے کی فضیلت اور اس روزہ دار کی فضیلت جس کے پاس کھایا جائے اور مہمان کا میزبان کے لئے دعا کرنا

۱۲۶۵۔ حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کے لیے اس روزہ دار کی مثل اجر ہے اور روزے دار کے اجر سے بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه الترمذی (۸۰۷) وابن ماجه (۱۷۴۶) وغیرہ هم ۔

۱۲۶۶۔ حضرت ام عمارہ انصاریہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا' آپ نے فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ حضرت ام عمارہ نے کہا میں تو روزے دار ہوں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو کھانا کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس روزے دار پر رحمت کی دعا کرتے ہیں اور بعض دفعہ فرمایا: حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائیں۔ (تب تک فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں)۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف،أخرجه الترمذی (۷۸۵و۷۸۶) وابن ماجه (۱۷۴۸)۔

۱۲۶۷۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے روٹی اور روغن زیتون آپ کی خدمت میں پیش کیا' پس آپ نے تناول فرمایا' پھر نبی ﷺ نے یہ دعا پڑھی: "تمہارے ہاں روزے دار روزہ افطار کرتے رہیں نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے لیے دعا کرتے رہیں۔ (ابوداؤد)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه أبوداود (۳۸۵۴) وأحمد

(۳/۱۱۸و۱۳۸)والبغوی فی ((شرح السنة))(۳۳۲۰)والبیهقی (۷/۲۸۷)والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة))(۲۹۶و۲۹۷)وابن السنی فی ((عمل الیوم واللیلة))(۴۸۴) وغیرهم۔

سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی روایت اس کی شاہد ہے جسے ابن ماجہ (۱۷۴۷) اور ابن حبان (۵۲۹۶) نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں مصعب بن ثابت ضعیف راوی ہے۔

تنبیہ: بعض لوگ اس دعا میں ان الفاظ (وذکر کم اللہ فی من عندہ) کا اضافہ کرتے ہیں ان الفاظ کی کوئی اصل نہیں۔

اعتکاف کا بیان

۲۳۲۔ باب: اعتکاف کی فضیلت

۱۲۶۸۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۲۷۱۔فتح) ومسلم (۱۱۷۱)۔

۱۲۶۹۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ کو فوت کر دیا پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۲۷۱۔فتح) ومسلم (۱۱۷۲)(۵)

۱۲۷۰۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ نے وفات پائی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۲۸۴۔۲۸۵۔فتح)

حج کا بیان

۲۳۳۔باب: حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ کے لیے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا ہے جو اسکی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو یقیناً اللہ جہانوں سے بے نیاز ہے''۔ (آل عمران:۹۷)

۱۲۷۱۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ٔنماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۰۷۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۷۲۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے پس تم حج کرو۔ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کریں کرنا فرض ہے؟ پس آپ خاموش رہے حتیٰ کہ اس نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا پھر رسول اللہ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہو دیتا تو پھر (ہر سال واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔پھر آپ نے فرمایا مجھے چھوڑ دؤ جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں ٔاس لیے کہ تم سے پہلے لوگ اپنے کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ ہی سے ہلاک ہوئے جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے تم مقدور بھر بجالاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۳۳۷)

۱۲۷۳۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔پوچھا گیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔پوچھا گیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا'' حج مبرور'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۳/۳۸۱۔فتح) ومسلم (۸۳)۔

۱۲۷۴۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے حج کیا اور اس نے دوران حج کوئی فحش اور فسق ونافرمانی والی بات نہیں کی تو وہ اسطرح گناہوں سے پاک ہوکر لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۳/۳۸۲۔فتح) ومسلم (۱۳۵۰)

۱۲۷۵۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی عرصے کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۳/۵۹۷۔فتح) ومسلم (۱۳۴۹)

۱۲۷۶۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتی ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: تم (خواتین) کے لیے افضل جہاد حج مبرور ہے۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۳/۳۸۱۔فتح)

۱۲۷۷۔ حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہو'(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۳۴۸)

۱۲۷۸۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا (فرمایا) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۳/۶۰۳۔فتح) ومسلم (۱۲۵۶) (۲۲۲)۔

۱۲۷۹۔ حضرت ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک اللہ

نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے بوڑھے باپ پر اس وقت فرض ہوا ہے جب وہ (بڑھاپے کی وجہ سے) سواری پر صحیح طور پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۳/۳۷۸۔فتح)

۱۲۸۰۔حضرت لقیط بن عامرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں وہ حج کی استطاعت رکھتے ہیں نہ عمرے کی اور نہ ہی سفر کی، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ (ابوداؤد۔ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح ۔أخرجه أبوداود (۱۸۱۰)والترمذی(۹۳۰)والنسائی (۵/۱۱۷)وابن ماجه (۲۹۰۶)۔

۱۲۸۱۔حضرت سائب بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا جبکہ میں اس وقت سات سال کا بچہ تھا۔ (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۴/۷۱۔فتح)

۱۲۸۲۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ''روحاء'' کے مقام پر ایک قافلے کو ملے تو آپ نے پوچھا: کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا مسلمان ہیں پھر انھوں نے پوچھا آپ کون؟ آپ نے فرمایا: (میں) اللہ کا رسول ہوں۔ پس ایک عورت نے ایک بچہ اوپر اٹھا کر پوچھا کیا اس کے لئے بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور (اس حج کا) ثواب تجھے ملے گا۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(۱۳۳۶)۔

۱۲۸۳۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کجاوے پر حج فرمایا اور یہی آپ کے سامان سفر کی سواری بھی تھی۔ (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٣/٣٨٠۔فتح)

١٢٨٤۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ عکاظ،مجنہ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت کی منڈیاں تھیں (یہاں مختلف تہواروں کے موقع پر آں خي بازار لگتے تھے) تو صحابہ کرام نے حج کے مہینوں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھا' جس پر آیت نازل ہوئی تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔یعنی حج کے مہینوں میں۔(بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٣/٥٩٣۔فتح)

جہاد کے مسائل

٢٣٤۔باب: جہاد کی فضیلت

٢٣٤۔جہاد کی فضیلت کے بارے میں حافظ ابن قیمؒ نے ''زادالمعاد (٣/٧١۔٧٦)میں بیان فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جہاد فرض کیا کہ وہ ان لوگوں سے قتال کریں ٗ جو ان کے ساتھ قتال کرتے ہیں پھر اللہ نے تمام مشرکین سے قتال کرنے کا حکم فرمایا: جو پہلے ممنوع تھا پھر اس کی اجازت دی گئی کہ تم تمام مشرکین سے قتال کرو۔کیا یہ جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ یہ بات متحقق ہے کہ مطلق طور پر جہاد فرض عین ہے،قلبی طور پر ٗزبان کے ساتھ یا مال کے ساتھ۔یا ہاتھ کے ساتھ پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ کسی نہ کسی طور پر جہاد میں حصہ ضرور لے۔جہاں تک جہاد بالنفس کا تعلق ہے تو یہ فرض کفایہ ہے لیکن اگر حالات ایسے بن جائیں اور نفیر عام ہو تو پھر تمام مسلمانوں پر فرض ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اور تم تمام مشرکوں سے لڑو جیسے وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے''۔(التوبۃ:٣٦)

اور فرمایا:''تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہارے لیے ناگوار ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے''۔(البقرۃ:٢١٦)

نیز فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو''۔ (التوبۃ: ۴۱)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کی گیا ہے، تورات میں انجیل میں اور قرآن میں۔ اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟ پس تم اپنے اس سودے پر جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔ خوش ہو جاؤ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔ (التوبۃ: ۱۱۱)

اور فرمایا: ''وہ مسلمان جو غیر معذور ہیں اور (عذر کے بغیر) گھروں میں بیٹھے رہنے والے ہیں اور اور وہ مومن جو اپنے مالوں اور ر جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے ان لوگوں کو جو اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں ؑ بیٹھ رہنے والوں پر مرتبے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑے اجر کی فضیلت دی ہے اپنی طرف سے مرتبوں کی بھی بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ؑ نہایت مہربان ہے''۔ (النساء: ۹۵۔۹۶)

اور فرمایا: ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ وہ یہ کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنی جانوں اور مالوں کیساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور عمدہ گھر ہیں جو ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ہیں۔ یہ ہے کامیابی بڑی اور ایک اور چیز بھی جسے تم پسند کرتے ہوؑ اللہ کی طرف سے مدد اور نزدیکی فتح اور مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ (الصّف: ۱۰۔۱۳)

۱۲۸۵۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا''۔پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا:''حج مبرور۔''(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۲۷۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۸۶۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا، میں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں راہ میں جہاد کرنا۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۳۱۲) ملاحظہ فرمائیں

۱۲۸۷۔حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۵/۱۴۸۔فتح)ومسلم(۸۴)

۱۲۸۸۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سے بہتر ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۶/۱۳و۱۵۔فتح)ومسلم (۱۸۸۰)

۱۲۸۹۔حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے دریافت کیا کون سے لوگ افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا:''وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے''۔اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا:''وہ مومن جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۹۸) ملاحظہ فرمائیں

۱۲۹۰۔حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن سرحدی محاذ پر پہرا دینا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، ان سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کسی ایک کے کوڑے کے برابر جگہ (یعنی اتنی جگہ بھی مل جائے تو وہ) دنیا اور اس پر جو کچھ ہے ان سے بہتر ہے اور بندے کا اللہ کی راہ میں ایک شام یا ایک صبح کو چلنا اور جو کچھ اس پر ہے'' ان سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۱۴۔فتح) ومسلم (۱۸۸۱)۔

۱۲۹۱۔حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سرحدی محاذ پر ایک دن اور ایک رات پہرا دینا مہینے بھر کے روزوں اور شب بیداری سے بہتر ہے اور اگر اسے اسی حالت میں موت آ گئی تو اس کا وہ نیک عمل جاری رہے گا۔ جو وہ کرتا تھا اور اس پر اس کی (جنت کی) روزی جاری کی جائے گی اور وہ قبر میں آزمائش میں ڈالنے والے فرشتوں (منکر نکیر کے سوالات) سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۹۱۳)

۱۲۹۲۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتا ہے یقیناً کہ اس کا عمل تو قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا ہے اور اسے قبر کی آزمائش سے بھی محفوظ رکھا جاتا ہے۔
(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح لغیرہ۔أخرجه أبوداود (۲۵۰۰) والترمذی (۱۶۲۱)۔

اس حدیث کی حسن ہے کیونکہ اس کے راوی ابو ہانی (حمید بن ہانی) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ''لا بأس بہ''۔ لیکن عقبہ بن عامرؓ سے مسند احمد میں اس کی روایت کی شاہد ایک صحیح روایت ہے۔ واللہ اعلم!

۱۲۹۳۔ حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرا دینا دوسری جگہوں پر ہزار دن پہرا دینے سے بہتر ہے۔ (ترمذی، حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: حسن لغيره الترمذى (۱۶۶۷) والنسائى (۶/۴۰) وأحمد (۱/۶۲، ۶۵، ۶۶، ۷۵) وغير هم

۱۲۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص کی ذمہ داری لیتا ہے جو اس کی راہ میں نکلے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) میری راہ میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا اور کوئی چیز اسے گھر سے نکالنے والی نہ ہو تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں یا اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ اس کے گھر لوٹا دوں جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کی راہ میں جو زخم لگتا ہے تو قیامت والے دن وہ مجاہد اس حال میں آئے گا گویا اسے آج زخم لگا ہے اس کا رنگ خون کے رنگ جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو جیسی ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے ! اگر میں مسلمانوں پر مشقت نہ سمجھتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ لیکن میرے پاس گنجائش نہیں کہ میں ان سب کے لیے سواری کا انتظام کروں اور نہ ان کے پاس گنجائش ہے۔ اور انہیں مجھ سے پیچھے رہ جانا بھی بڑا گراں گزرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر شہید کر دیا جاؤں''۔ (مسلم) بخاری نے اس کا

بعض حصہ روایت کیا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٨٧٦) وبعضه عند البخاری (٦/٢٠ ـ فتح)

۱۲۹۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ زخمی شخص جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے ٔ قیامت والے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو کستوری کی خوشبو جیسی ہوگی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: یہ سابقہ حدیث کا کچھ حصہ ہے جس کی طرف امام نوویؒ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بخاری نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

۱۲۹۶۔ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان آدمی نے اونٹنی کے تھن سے دو دفعہ دودھ نکالنے کے درمیانی وقفے کے برابر اللہ کی راہ میں جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگا یا۔ خراش آئی تو وہ زخم یا خراش قیامت والے دن زیادہ سے زیادہ اس حالت میں ہوگی۔ جس حالت میں (دنیا میں) وہ تھی اس کا رنگ زعفران جیسا اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـ أخرجه أبوداود (٢٥٤١) والترمذی (١٦٥٧) والنسائی (٦/٢٥ ـ ٢٦) وابن ماجه (٢٧٩٢) وأحمد (٥/٢٣٠ ـ ٢٣١، ٢٣٥، ٢٤٤)

۱۲۹۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی کا ایک گھاٹی سے گزر ہوا ٔ جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا وہ اسے بہت اچھا لگا تو اس نے (دل میں) کہا کاش! میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو جاؤں اور اس گھاٹی میں اقامت اختیار کرلوں ٔ لیکن میں ایسا نہیں

کروں گا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرلوں۔ پس اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”ایسے نہ کروٗ اس لیے کہ تم میں سے کسی ایک کا اللہ کی راہ میں قیام (جہاد)

کرنا اس کے اپنے گھر میں ستر سال کی نماز (عبادت) سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کردے اور تمہیں جنت میں داخل فرمادے؟ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس شخص نے اللہ کی راہ میں ”فواق ناقہ“ کی مدت کے برابر بھی جہاد کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی“۔

(ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن ـ أخرجه الترمذی (١٦٥٠) با سناد حسن۔

۱۲۹۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ (آپ ﷺ سے) سوال کیا گیا: یارسول اللہ! کون سا عمل جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ صحابہ نے دو یا تین بار یہ سوال دہرایا اور آپ نے ہر بار یہی فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار، تہجد گزار اور اللہ کی آیات کی خشوع و خضوع سے تلاوت کرنے والا ہو۔ وہ روزے سے تھکتا ہو نہ نماز سے حتیٰ کہ مجاہد فی سبیل اللہ اپنے گھر لوٹ آئے“۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ نے فرمایا: ”میں ایسا عمل نہیں پاتا“۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم اتنی طاقت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تم اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ پس تم نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور ذرا سستی نہ کرو اور تم روزہ رکھو اور کبھی روزہ نہ چھوڑو“؟ اس آدمی نے کہا: ”اس کی طاقت کون رکھتا ہے“؟

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٦/٤ ـ فتح) ومسلم (١٨٧٨)

۱۲۹۹۔حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو وہ جب بھی کوئی جنگی آواز یا گھبراہٹ کا شور سنتا ہے تو وہ اس گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر تیزی کے ساتھ شہادت یا موت کو اس کی جگہوں سے تلاش کرنے کیلئے پہنچتا ہے یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو کچھ بکریاں لے کر ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں مقیم ہو جاتا ہے نماز قائم کرتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کے سوا اس کا کوئی تعلق نہیں۔(مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۰۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۰۔حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھا ہے' دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۶/۶۔فتح)

۱۳۰۱۔حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوش ہو اللہ کو رب مان کر' اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر' اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔حضرت ابوسعیدؓ نے اس فرمان پر اظہار تعجب کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فرمان میرے سامنے پھر دہرائیں۔آپ نے اسے دوبارہ ان کے سامنے بیان کیا پھر فرمایا: ایک دوسری نیکی بھی ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ جنت میں سو درجات بلند فرماتا ہے' ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔حضرت ابوسعید نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی نیکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم : (۱۸۸۴)

۱۳۰۲۔حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ) سے سنا جبکہ وہ دشمن کے سامنے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔ پس یہ سن کر ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہوا تو اس نے کہا ابوموسیٰ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا: ہاں پس وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہا میں تمہیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں۔ پھر اس نے تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور اس کے ساتھ دشمن سے لڑتا رہا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۹۰۲)

۱۳۰۳۔حضرت ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں انہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۶/۲۹۔فتح)

۱۳۰۴۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے ڈر سے رو پڑا حتیٰ کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور کسی آدمی پر اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۴۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۵۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو (طرح کی) آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑی اور ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزاری۔ (ترمذی۔حدیث حسن

ہے)

توثیق الحدیث: صحیح لغیرہ ۔أخرجه الترمذی (١٦٣٩) باسنادفه ضعف

اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔حضرت انسؓ سے ابویعلیٰ (۴۳۴۶) میں ابوہریرہؓ سے شرح السنۃ (۱۰/۳۵۵) اور حاکم (۲/۸۲) میں اور ابوریحانہؓ سے نسائی (۶/۱۵) احمد (۴/۱۳۴۔۱۳۵) اور حاکم (۲/۸۳) میں احادیث ہیں جن کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے۔واللہ اعلم!

۱۳۰۶۔حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مجاہد کو (جہادی ساز وسامان دے کر) تیار کیا تو یقیناً اس نے خود جہاد کیا اور جس شخص نے کسی مجاہد کی اسکے گھر میں خیر و بھلائی کے ساتھ جانشینی کی تو یقیناً اس نے بھی خود جہاد کیا۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۷۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۷۔حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقات میں سے افضل صدقہ اللہ کی راہ میں سایہ دار خیمہ لگانا ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی خادم کا عطیہ دینا ہے یا اللہ کی راہ میں جوان اونٹنی دینا ہے۔(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: حسن لغیرہ أخرجه الترمذی (١٦٢٧) والطبرانی (٧٩١٢)

یہ حدیث حسن درجے کی ہے کیونکہ ولید بن جمیل کی حدیث حسن ہونے کے زیادہ لائق ہے۔پھر ترمذی (۱۶۲۶) اور طبرانی (۱۷/۲۵۵) میں اس کا ایک شاہد بھی موجود ہے جس کی سند کثیر بن حارث کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن یہ راوی متابعت کے وقت مقبول ہے۔ (واللہ علم!)

۱۳۰۸۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کے ایک نوجوان نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جہاد

کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کی تیاری کے لیے میرے پاس کوئی وسائل نہیں آپ نے فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ اس لیے کہ اس نے تیاری کی ہوئی ہے لیکن وہ بیمار ہو گیا ہے (اب جہاد پر نہیں جا سکتا) پس وہ نوجوان اس آدمی کے پاس آیا تو اسے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم نے جہاد کیلئے جو کچھ تیار کیا تھا وہ مجھے دے دے۔ اس آدمی نے (اپنی بیوی سے) کہا: اے اللہ کی بندی ! میں نے جو کچھ تیار کیا تھا وہ اسے دے دو، دیکھو اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا، اللہ کی قسم! تم اس میں سے اگر کوئی چیز رکھو گی تو اس میں برکت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۷۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف (جہاد کے لئے) ایک دستہ بھیجا تو فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لیے جائے اور اجر و ثواب دونوں کو ملے گا۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے: دو آدمیوں میں سے ایک آدمی ضرور جہاد کے لیے نکلے۔ پھر آپ نے گھر میں بیٹھنے والے کے لیے فرمایا: تم میں سے جو شخص جہاد میں جانے والے کے گھر والوں اور اس کے مال کا بہتر (یعنی نیکی کے ساتھ) جانشین بنے گا تو اس کو جہاد میں جانے والے سے آدھا اجر ملے گا۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۸۹٦) والرواية الثانية وعنده برقم (۱۸۹٦) (۱۳۸).

۱۳۱۰۔ حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی لوہے کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں پہلے جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ نے فرمایا: پہلے اسلام قبول کرو پھر جہاد کرو۔ پس اس نے اسلام قبول کیا پھر جہاد کیا اور پھر شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے عمل تو تھوڑا کیا مگر اجر بہت زیادہ پا گیا۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ

بخاری کے ہیں)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (٦/٢٤۔فتح)ومسلم(١٩٠٠)

١٣١١۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی بھی شخص دنیا میں لوٹنے کو پسند نہیں کرے گا اور نہ کوئی جنتی یہ پسند کرے گا کہ دنیا میں اس کے لیے کوئی چیز ہو سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرے گا کہ دنیا میں لوٹ جائے اور دس مرتبہ شہید کر دیا جائے۔(وہ یہ تمنا)اس لیے کرے گا کہ اس نے جنت میں شہادت کی وجہ سے)اپنی عزت افزائی دیکھ لی ہوگی۔(متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے ''اس لیے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہوگا''۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری

(٦/٣٢۔فتح)ومسلم(١٨٧٧)(١٠٩)والروایة الثانیة عند مسلم (١٨٧٧)۔

١٣١٢۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔(مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا قرض کے علاوہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (١٨٨٦)(١١٩)والروایة الثانیة عنده برقم (١٨٨٦)(١٢٠)

١٣١٣۔حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے ان میں کھڑے ہوئے آپ نے ذکر کیا کہ: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال سے افضل ہے پس ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ہاں:

اگر تم اللہ کی راہ میں اس حال میں شہید ہو جاؤ کہ تم صبر کرنے والے ہوئے، ثواب کی امید رکھنے والے، اور آگے بڑھنے والے، پیٹھ نہ دکھانے والے ہوئے (تو پھر تمہاری خطائیں معاف کر دی جائیں گی)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم نے کیسے کہا تھا؟ اس نے دوبارہ عرض کیا مجھے بتائیں اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میری خطائیں مجھ سے معاف کر دی جائے گی؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ہاں! اگر تم صبر کرنے والے، ثواب کی امید رکھنے والے، پیش قدمی کرنے والے اور پیٹھ نہ دکھانے والے ہوئے (تو تمہاری خطائیں تم سے معاف کر دی جائیں گی) سوائے قرض کے' اس لیے کہ جبرائیلؑ نے (ابھی) مجھے اس کی خبر دی ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۱۷) ملاحظہ فرمائیں

اور کچھ مندرجہ ذیل فوائد بھی ہیں۔

جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ پر ایمان لانا سب اعمال سے افضل عمل ہے۔

شہادت گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے لیکن اس کے لیے چار شرائط ہیں:۔ (۱) صابر ہو (۲) محتسب (خالص نیت سے لڑنے والا) ہو (۳) پیش قدمی کرنے والا ہو (۴) اور پیٹھ نہ دکھانے والا ہو۔

۱۳۱۴۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: جنت میں۔ پس اس کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں وہ اس نے پھینک دیں پھر جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۹) ملاحظہ فرمائیں۔

تنبیہ: امام نوویؒ نے یہاں صرف صحیح مسلم کا حوالہ دیا ہے جبکہ حدیث نمبر (۸۹) میں صحیحین کا حوالا دیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

۱۳۱۵۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ (بدر کی طرف) روانہ

ہوئے حتیٰ کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر کے مقام پر پہنچ گئے اور بعد میں مشرکین بھی آگئے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی معاملے میں پیش قدمی نہ کرے حتیٰ کہ میں خود اس کے بارے میں میں کچھ کہوں یا کروں''۔ جب مشرکین (لڑائی کے لئے) قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جنت کی طرف کھڑے ہوجاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے ۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں حضرت عمیر بن حمام انصاریؓ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ: جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' حضرت عمیر نے کہا: واہ واہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' تمہیں واہ واہ کہنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اس امید کے سوا اور کوئی چیز نہیں کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہوجاؤں۔ آپ نے فرمایا: تم یقیناً اہل جنت میں سے ہو۔ پس انھوں نے اپنے ترکش میں سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کردیا پھر خود ہی کہنے لگے اگر میں اپنی یہ چند کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو پھر یہ (دنیاوی) زندگی تو بہت طویل ہے۔ پس انھوں نے اپنی وہ کھجوریں پھینک دیں اور مشرکین سے قتال شروع کردیا حتیٰ کہ وہ شہید ہوگئے۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (١٩٠١)

١٣١٦۔ حضرت انسؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیج دیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ پس آپ نے ستر (٧٠) انصاری صحابہ ان کی طرف بھیج دیے جنہیں قراء کہا جاتا تھا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں ان میں میرے ماموں حضرت حرامؓ بھی تھے یہ لوگ قرآن پڑھتے اور رات کو آپس میں ایک دوسرے کو قرآن سناتے اور اسے سیکھتے سکھاتے تھے۔ یہ حضرات دن کے وقت پانی لاتے اور مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں لاتے پس انہیں فروخت کرتے تھے جس سے اہل صفہ اور فقراء کے لیے کھانا وغیرہ خرید تے تھے۔ پس نبی

ﷺ نے ان کو بھیج دیا۔ لیکن ان کو لے جانے والے لوگ ان سے لڑنے لگے حتیٰ کہ انھوں نے ان کو منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا۔ تو انھوں نے دعا کی: یا اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ بات پہنچا دے کہ ہماری آپ سے ملاقات ہوگئی ہے ٗ ہم آپ سے راضی اور آپ ہم سے راضی ہو گئے ہیں۔ (اس واقعہ میں) ایک آدمی حضرت انسؓ کے ماموں حضرت حرامؓ کے پاس ان کے پیچھے سے آیا اور انہیں نیزہ مارا حتیٰ کہ وہ ان کے جسم سے پار ہو گیا تو حضرت حرامؓ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائی شہید کر دیے گئے اور انھوں نے کہا: ''اے اللہ! ہمارے متعلق ہمارے نبی ﷺ کو یہ بات پہنچا دے کہ ہماری آپ سے ملاقات ہوگئی ہے ٗ ہم آپ سے راضی اور آپ ہم سے راضی ہو گئے''۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۶/۱۸۔۱۹۔فتح) ومسلم (۳/۱۵۱۱)

۱۳۱۷۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضرؓ معرکہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے ٗ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں، پہلی لڑائی جو آپ نے مشرکین سے لڑی ٗ اس میں شریک نہیں ہو سکا تھا ٗ اگر آئندہ اللہ نے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑنے کا موقع فراہم کیا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پس جب غزوۂ احد کا دن آیا اور مسلمان بظاہر شکست خوردہ ہو کر منتشر ہو گئے تو حضرت انس بن نضرؓ نے فرمایا: اے اللہ! میں تیری جناب میں اس چیز سے معذرت کرتا ہوں جو کچھ میرے ان ساتھیوں نے کیا اور تیرے سامنے اس کام سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جو ان مشرکین نے کیا۔ پھر وہ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذؓ سے ان کا سامنا ہوا ٗ انھوں نے کہا سعد بن معاذ! جنت! نضر کے رب کی قسم! میں تو احد پہاڑ کے قریب اس (جنت) کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ! وہ (حضرت انس بن نضرؓ) جو کچھ کر گزرے میں تو اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں: ہم نے ان کے جسم پر اسی (۸۰) سے زیادہ تلوار کے گھاؤ یا

نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے' ہم نے انہیں اس حالت میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے ہیں اور مشرکین نے ان کا مثلہ کر کے ان کی شکل وصورت بگاڑ دی تھی۔ پس انھیں ان کی بہن کے سوا کوئی اور پہچان نہ سکا۔ بہن نے بھی انہیں انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں ہم سمجھتے یا خیال کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس بن نضر ؓ اوران جیسے حضرات کے بارے ہی میں نازل ہوئی ہے۔ '' مومنوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنھوں نے وہ عہد سچا کر دکھایا جو انھوں نے اللہ سے کیا تھا اور بعض ان میں سے وہ ہیں جنھوں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا''۔ آخر آیت تک (احزاب: ۲۳)

(متفق علیہ) یہ روایت ''باب المجاہدۃ'' میں گزر چکی ہے۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۱۸۔ حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھے ایک درخت پر لے چڑھے پس وہ مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بہت اچھا اور نہایت شاندار تھا' میں نے اس سے اچھا گھر کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں نے کہا یہ گھر تو شہداء کا گھر ہے۔ (بخاری)

یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے اس میں علم کی بہت سی قسمیں ہیں' یہ حدیث اگر اللہ نے چاہا تو ''باب تحریم الکذب'' میں آئے گی۔

توثیق الحدیث انشاء اللہ حدیث نمبر (۱۵۴۶) میں بیان ہوگی۔

۱۳۱۹۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام ربیع بنت براء جو حضرت حارثہ بن سراقہ ؓ کی والدہ ہیں نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں تو کہا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں نہیں بتاتے؟ اور یہ غزوہ بدر کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اگر تو وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر اس کے علاوہ کہیں ہیں تو پھر میں اس پر جی بھر کر روؤں۔ آپ نے فرمایا: اے ام حارثہ! جنت میں بہت سے درجات

ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس اعلیٰ (اعلیٰ ترین درجے) میں پہنچ گیا ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٦/٢٦۔فتح)

تنبیه: بخاری کی روایت میں ہے "وكان قتل يوم بدر" کے بعد یہ الفاظ ہیں :((أصابسهم غرب)) "اسے نامعلوم تیر لگا تھا" یعنی اس تیر پھینکنے والے کا کوئی علم نہیں اور نہ یہ علم ہے کہ یہ تیر کہاں سے آیا ہے۔

۱۳۲۰۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کو نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' ا ن کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ پس انہیں آپ کے سامنے رکھا گیا تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو میری قوم کے کچھ لوگوں نے مجھے روک دیا۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: "فرشتے اپنے پروں سے تیرے والد کو برابر سایہ کرتے رہے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٦/٣٢۔فتح) مسلم (٢٤٧١)۔

۱۳۲۱۔ حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے صدق دل سے شہادت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شہداء کے مراتب پر فائز فرمائے گا، اگرچہ وہ اپنے بستر ہی پر فوت ہوا ہو۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۲۲۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صدق دل سے شہادت کا طالب ہو تو اسے یہ مقام عطا کر دیا جاتا ہے' اگرچہ یہ شہادت اسے نصیب نہ ہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٩٠٨)

۱۳۲۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید قتل ہونے کی بس اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی ایک چیونٹی کے کاٹنے سے تکلیف محسوس کرتا ہے۔ (ترمذی۔

حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: حسن أخرجه الترمذی (١٦٦٨) والنسائی (٦/٢٦) وابن ماجه (٢٨٠٢) وأحمد (٢/٢٩٧).

اس حدیث کی سند حسن ہے اور اسکے سب راوی ثقہ ہیں سوائے محمد بن عجلان کے وہ صدوق ہے۔

۱۳۲۴۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض ایام میں جب آپ کا دشمن سے مقابلہ ہوا تھا آپ نے انتظار فرمایا: حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے لوگوں میں کھڑے ہوئے تو فرمایا: لوگو! دشمن سے مقابلے کی آرزو مت کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو لیکن جب ان دشمنوں سے مقابلہ ہو تو پھر صبر کرو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے! بادلوں کو چلانے والے! لشکروں کو شکست دینے والے! ان کو شکست سے دوچار فرما اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۵۳) ملاحظہ فرمائیں۔ ان کے علاوہ چند ایک مزید:۔

۱۔ لڑائی کا آغاز سورج ڈھلنے کے بعد کرنا چاہیے۔

۲۔ امیر لشکر کو چاہیے کہ لڑائی سے پہلے اپنی فوج کو وعظ ونصیحت کرے۔

۳۔ دشمن سے مقابلے کی تمنا اور آرزو نہیں کرنی چاہیے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے رہنا چاہیے۔

۵۔ جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو پھر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

۶۔ جہاد کی فضیلت کہ جنت تلواروں کی چھاؤں میں ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اتارا اور وہی بادلوں کو چلاتا ہے۔

۸۔فوجوں کو وہی شکست دیتا ہے، طاقت کا سرچشمہ وہی ہے اور اسی سے نصرت طلب کرنی چاہیے۔

۱۳۲۵۔حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتی یا کم ہی رد کی جاتی ہیں، (۱) اذان کے وقت کی دعا اور (۲) لڑائی کے وقت کی دعا، جب کہ باہم گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح ـأخرجه أبوداود (۲۵۴۰)وابن حبان (۱۷۲۰)والدارمی (۱/۲۷۲)وابن خزيمة(۴۰۰)والطبرنی (۵۸۴۷)وأبو نعيم فی ((حلية الأ ولياء))(۶/۳۴۳)

۱۳۲۶۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تو میرا دست و بازو اور مددگار ہے۔ تیری توفیق سے میں دفاع کرتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا اور قتال کرتا ہوں''۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:صحيح أخرجه أبوداود (۲۶۳۲)والترمذی (۳۵۸۴)وأحمد (۳/۱۸۴)وغير هم ـ

۱۳۲۷۔حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کسی قوم سے خوف وخطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! ہم تجھے ہی ان کے مدمقابل کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ان کی شرارتوں سے پناہ طلب مانگتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح ـأخرجه أبوداود (۱۵۳۷)وأحمد (۴/۴۱۴ـ۴۱۵)وغير هم باسناد صحيح ـ

۱۳۲۸۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں روز قیامت تک کے لیے خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٦/٥٤۔فتح)ومسلم (١٨٧١)

١٣٢٩۔حضرت عروہ بارقیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں روز قیامت تک کے لئے خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے۔اجر وثواب اور غنیمت''۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٦/٥٦۔فتح)ومسلم(١٨٧٣)

١٣٣٠۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑا پالا تو یقیناً اس کا سیر ہو کر کھانا، اس کا سیراب ہونا، اس کی لید اور اس کا پیشاب قیامت والے دن (نیک اعمال کی صورت میں) اس کے ترازو میں ہو گئے۔(بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٦/٥٧۔فتح)

١٣٣١۔حضرت ابو مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مہار ڈالی ہوئی ایک اونٹنی لے کر نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہوا تو اس نے کہا یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے روز قیامت اس اونٹنی کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور وہ سب کی سب مہار ڈالی ہوئی ہوں گی۔(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(١٨٩٢)۔

١٣٣٢۔حضرت ابو حمادؓ جبکہ بعض نے کہا ابو اسعادؓ یا ابو اسدؓ یا ابو عامرؓ یا ابو عمروؓ ابو الاسودؓ یا ابو عبسؓ عقبہ بن عامر جہنیؓ بیان کرتے ہیں۔کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: تم ان کے مقابلے میں اپنی مقدور بھر قوت تیار کرو۔سنو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے، سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے، پھر سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(١٩١٧)

۱۳۳۳۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم پر بہت سی زمینوں کے فتح کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہو جائے گا۔ پس تم میں سے کوئی شخص اپنے تیروں کی مشق کے بارے میں کوتاہی اور غفلت نہ برتے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۹۱۸)

۱۳۳۴۔ حضرت عقبہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یا فرمایا: اس نے یقیناً نافرمانی کی۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۱۹۱۹)

۱۳۳۵۔ حضرت عقبہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا (۱) اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں خیر و بھلائی کی امید رکھے (۲) تیر انداز کو (۳) اور ترکش سے تیر نکال کر دینے والے کو۔ تم تیر اندازی اور سواری (کا فن) سیکھو اور یہ کہ تم تیر اندازی سیکھو' یہ مجھے تمہارے سواری (کا فن) سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جس نے بے رغبتی کی وجہ سے تیر اندازی کو سکھائے جانے کے بعد ترک کر دیا تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا۔ یا فرمایا: اس نے اس نعمت کی ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث:ضعيف ـأخرجه أبوداود (۲۵۱۳) والترمذی (۱۶۳۷) والنسائی (۶/۲۸) وابن ماجه (۲۸۱۱) وغيرهم باسنادضعيف ـ

اس حدیث کی سند میں دو علتیں ہیں' ایک یہ کہ اس میں اضطراب ہے' ابو سلام کے استاد کے اختلاف کی وجہ سے جیسا کہ حافظ عراقی نے ''تخريج الاحياء'' میں بھی اس چیز پر متنبہ کیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں دو راوی خالد بن زید اور عبداللہ بن ازرق مجہول ہیں' ان کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے۔

۱۳۳۶۔حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بطور مقابلہ تیراندازی کررہے تھے تو آپ نے فرمایا: بنواسماعیل! تیراندازی کرو اس لیے کہ تمہارے آباء بھی تیرانداز تھے۔(بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۶/۹۱۔فتح)۔

۱۳۳۷۔حضرت عمرو بن عبسہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر چلایا تو وہ ایک تیر اس کے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔(ابوداؤد۔ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح أخرجه أبوداود (۳۹۶۵)والترمذی (۱۶۳۸)والنسائی (۶/۲۷)با سناد صحيح

۱۳۳۸۔حضرت یحییٰ خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کیلئے سات سو گنا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔(ترمذی،حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:صحيح أخرجه الترمذی (۱۶۲۵)وأحمد (۴/۳۴۵)۔

۱۳۳۹۔حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن (کے روزے) کی وجہ سے اس شخص کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کردیتا ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۲۱۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۴۰۔حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق ڈال دیتا ہے جس کی مسافت آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے۔ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح)

توثيق الحديث:حسن لغيره ۔أخرجه الترمذی (۱۶۲۴)

اس حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ ولید بن جمیل کی حدیث حسن ہونے کے زیادہ لائق ہے اور اسکے دو شاہد بھی ہیں ۔ایک طبرانی صغیر (۱/۱۶۰۔۱۶۱) میں ٔ جس کی سند میں مشہر بن جوشعب ضعیف روای ہے اور دوسرا شاہد طبرانی اوسط (۱۶۰۵) میں جس کی سند عیسیٰ بن سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے ۔اور بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر حسن ہے ۔(واللہ اعلم)

۱۳۴۱۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے جہاد کیا ٔ نہ جہاد کے بارے میں اپنے دل میں خیال پیدا کیا تو اس کی موت نفاق کی خصلت پر ہوگی ۔(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۱۹۱۰)

۱۳۴۲۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا: بے شک مدینے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم نے جو بھی مسافت طے کی اور جس وادی سے بھی گزرے تو وہ (اجر و ثواب کے لحاظ سے) تمہارے ساتھ تھے ٔ انہیں مرض نے روک لیا۔

ایک اور روایت میں ہے: عذر نے انہیں روک دیا ہے

اور ایک روایت میں ہے: وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک رہے (بخاری نے اسے حضرت انس ؓ سے اور مسلم نے اسے حضرت جابر ؓ سے روایت کیا ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۴۳۔حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے، ایک آدمی اس لیے قتال کرتا ہے کہ اس کی شہرت ہو، اور ایک آدمی اس لیے قتال کرتا ہے کہ اس کا مقام و مرتبہ پہچانا جائے۔

ایک اور روایت میں ہے ایک شجاعت و بہادری دکھانے کے لئے لڑنا اور ایک حمیت و عصبیت کی خاطر لڑتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: کوئی شخص غصے کی وجہ سے قتال کرتا ہے پس ان میں سے کون اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لیے لڑے تا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ شخص اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بڑا یا چھوٹا لشکر جہاد کرے اور وہ مال غنیمت اور سلامتی کے ساتھ واپس آ جائے تو اس لشکر والوں نے اپنا دو تہائی اجر دنیا ہی میں حاصل کر لیا اور جو کوئی بڑا یا چھوٹا لشکر جہاد کرے اور غنیمت حاصل نہ کر سکے (بلکہ وہ شہید یا زخمی ہو جائے تو اس لشکر والوں کا مکمل اجر ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم(۱۹۰۶)(۱۵۴)

۱۳۴۵۔ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سیاحت (ترک دنیا ’رہبانیت) کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کی سیاحت اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث:صحیح لغیره ـأخرجه أبوداود (۲۴۸۶)والطبرانی فی ”الکبیر“(۷۷۶۰)والحاکم (۲/۸۳)۔

۱۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جہاد سے لوٹنا جہاد کرنے کی مانند ہے۔ (ابوداؤد۔ سند جید ہے)

توثیق الحدیث:صحیح ـأخرجه أبوداود (۲۴۸۷)وأحمد

(۲/۱۷۴)وغیرھماو ھو الصحیح۔

۱۳۴۷۔حضرت سائب بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺغزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تولوگ آپ سے ملاقات کرنے کیلئے نکلے۔پس میں نے بھی بچوں کے ساتھ''ثنیۃ الوداع'' کے مقام پرآپ سے ملاقات کی۔ابوداؤدنے اسے صحیح سند کے ساتھ ان الفاظ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے اسے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں ہم بچوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے استقبال وملاقات کیلئے''ثنیۃ الوداع'' تک گئے۔

توثیق الحدیث:أخرجه أبوداود (۲۷۷۹)والروایة الثانیةعند البخاری (۶/۱۹۱۔فتح)۔

۱۳۴۸۔حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:جس شخص نے نہ جہاد کیا،نہ کسی غازی کوسامان جہاددے کرتیارکیااورنہ کسی مجاہدکے گھرمیں اچھی طرح خیروبھلائی کے ساتھ جانشینی کی تو پھر

اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اسے کسی بڑی ہلاک کن مصیبت سے دوچارکرے گا۔
(ابوداؤد۔اسنادصحیح ہیں)

توثیق الحدیث:حسن ۔أخرجه أبو داود (۲۵۰۳)وابن ماجه (۲۷۶۲)والدارمی (۲/۲۰۹)

۱۳۴۹۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:مشرکین کے ساتھ اپنے مالوں،اپنی جانوں اوراپنی زبانوں کے ساتھ جہادکرو۔(ابوداؤد۔سندصحیح ہے)

توثیق الحدیث:صحیح ۔أخرجه أبو داود (۲۵۰۴)والنسائی (۶/۷)وأحمد (۱۵۳،۳/۱۲۴)وغیر ھم با سناد صحیح ۔

۱۳۵۰۔ حضرت ابوعمرو' بعض کے نزدیک ابوحکیم نعمان بن مقرنؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوات میں شریک) رہا' جب آپ دن کے ابتدائی حصے میں لڑائی کا آغاز نہ کرتے تو پھر آپ سورج ڈھلنے تک لڑائی کو مؤخر کر دیتے حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا' ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہونے لگتی۔ (ابوداؤد' ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـ أخرجه داود (۲٦۵۵) والترمذی (۱٦۱۳) باسناد صحيح ـ

۱۳۵۱۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے تم دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو' بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو' لیکن جب تم ان سے مقابلہ کرو تو پھر صبر کرو (ثابت قدم رہو)۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٦/۱۵٦ ـ فتح) ومسلم (۱۷۴۱)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی ایک ''خدعه'' (دھوکا' فریب اور چال وغیرہ) ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/۱۵۸ ـ فتح)' ومسلم (۱۷۳۹)

۲۳۵۔ باب: اخروی اجر کے لحاظ سے شہداء کی اس جماعت کا بیان جنہیں غسل دیا جائیگا اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی' ان شہداء کے برعکس جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں شہید ہوئے

۱۳۵۳۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ قسم کے ہیں: طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی تکلیف سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٦/٤٢۔فتح)ومسلم(١٩١٤)۔

١٣٥٤۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تم اپنے میں سے کن لوگوں کوشہید شمار کرتے ہو؟انھوں نے عرض کیا:یارسول اللہ!جوشخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کردیا جائے وہ شہید ہے۔آپ نے فرمایا:اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے۔صحابہ نے عرض کیا:یارسول اللہ!پھرکون شہید ہیں؟آپ نے فرمایا:جوشخص اللہ کی راہ میں قتل کردیا جائے وہ شہید ہے جوشخص اللہ کی راہ میں فوت ہوجائے وہ شہید،جوشخص طاعون کی وجہ سے فوت ہوجائے وہ شہید ہے۔جوشخص پیٹ کی تکلیف سے فوت ہوجائے وہ شہید ہےاور جوشخص ڈوب کرمرجائے وہ شہید ہے۔(مسلم)

أخرجه مسلم(١٩١٥)

١٣٥٥۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جوشخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئےقتل کردیا جائےتو وہ شہید ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (٥/١٢٣۔فتح)ومسلم(١٤١)

١٣٥٦۔حضرت ابواعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ جوان دس صحابہ میں سے ایک ہیں جنہیں جنتی ہونے کی گواہی دی گئی ہےٗ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا:جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئےقتل کردیا جائےتو وہ شہید ہے جوشخص اپنے خون کی حفاظت کرتے ہوئےقتل کردیا جائےتو وہ شہید ہے جوشخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئےقتل کردیا جائےتو وہ شہید ہےاور جواپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئےقتل کردیا جائےتو وہ شہید ہے۔(ابو داؤد،ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے۔)

توثيق الحديث : صحيح ۔أخرجه أبو داود (٤٧٧٢)والترمذی (١٤٢١)والنسائی (٧/١١٥۔١١٦)وابن ماجه (٢٥٨٠)وغير هم با سنا

صحيح ۔

۱۳۵۷۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں کہ اگر کوئی آدمی (زبردستی) میرا مال لینے کی نیت سے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنا اسے اپنا مال مت دو۔ اس نے عرض کیا: اگر وہ مجھ سے لڑے تو (پھر میں کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: تم اس بھی اس سے لڑو۔ اس آدمی نے پھر عرض کیا: اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟ آپ نے فرمایا: پھر تم شہید ہو۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔ (مسلم)

توثيق الحديث : أخرجه مسلم (۱۴۰).

۲۳۶۔باب: غلاموں کو آزاد کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس وہ دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہیں ہوا تجھے کیا معلوم گھاٹی کیا ہے؟ گردن کا آزاد کرنا ہے“۔ (البلد: ۱۱۔۱۳)

۱۳۵۸۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جس شخص نے کسی ایک مسلمان گردن (غلام، لونڈی) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس آزاد ہونے والے کے ہر عضو کے بدلے آزادٗ کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرما دے گا حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کے بدلے میں اس کی شرم گاہ کو۔ (متفق علیہ)

۱۳۵۹۔حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا: کون سی گردن یعنی غلام (آزاد کرنا) افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ غلام جو اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ نفیس اور زیادہ قیمتی ہو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳۷۔ باب: غلام کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، سفر کے ساتھ اور انکے ساتھ جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہوئے یعنی غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (النساء: ٣٦)

۱۳۶۰۔ حضرت معرور بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر ؓ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کا جوڑا تھا۔ پس میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انھوں نے بتایا کہ انھوں (میں) نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک آدمی (غلام) کو برا بھلا کہا اور اسے اس کی ماں کے بارے میں عار دلائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں (ابھی تک) جاہلیت (والی بات) ہے وہ (غلام، دین یا انسانیت کے لحاظ سے) تمہارے بھائی ہیں ٗ تمہارے خدمت گزار ہیں ٗ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اسے اس میں کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے اس میں سے پہنائے جو خود پہنتا ہے اور انکے ذمے ایسا کام نہ لگاؤ جو انہیں مغلوب اور بے بس کر دے اور اگر تم ان کے ذمے کوئی ایسا کام لگا دو تو پھر انکی مدد کرو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۸۴۔ فتح) ومسلم (۱۶۶۱)

۱۳۶۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے تو اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو پھر اسے ایک لقمہ یا دو لقمے ضرور دے ٗ اس لیے کہ اس خادم نے اس کھانے کے پکانے کی تکلیف کو برداشت کیا ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۵/۱۸۱۔فتح) یہ حدیث مسلم (۱۶۶۳) میں بھی موجود ہے۔

۲۳۸۔باب: اس غلام کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا بھی حق ادا کرے

۱۳۶۲۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۵/۱۷۵،فتح) ومسلم (۱۶۶۴)

۱۳۶۳۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مملوک غلام کے لیے جو ''مصلح'' ہو دوہرا اجر ہے۔اس ذات کی قسم جس کے ساتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے! اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد، حج اور اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنے کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں غلام ہونے کی حالت میں فوت ہونے کو پسند کرتا۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۵/۱۷۵۔فتح) ومسلم (۱۶۶۵)۔

۱۳۶۴۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مملوک کے لیے دوگنا اجر ہے جو اپنے رب کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرتا ہے جو اس کے ذمے ہے اور اس کی خیر خواہی بھی کرتا ہے اور اطاعت بھی کرتا ہے۔(بخاری)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۵/۱۷۷۔فتح)

۱۳۶۵۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کے لیے دہرا اجر ہے (۱) ایک وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد

ﷺ پر ایمان لایا۔(۲) وہ مملوک (غلام) جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرے (۳) اور وہ آدمی جس کی ایک لونڈی ہو وہ اسے ادب سکھائے اور خوب اچھی طرح اس کی تربیت کرے اُسے علم سکھائے اور پھر خوب اچھی طرح زیور تعلیم سے آراستہ کرے پھر اسے آزاد کر دے اور اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث : أخرجه البخاری (۱/۱۹۰۔فتح) ومسلم (۱۵۴)

۲۳۹۔باب: ہرج یعنی فتنے اور فساد کے دور میں عبادت کرنے کی فضیلت

۱۳۶۶۔حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنہ وفساد کے دور میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے (کے ثواب) کی طرح ہے۔(مسلم)

توثیق الحدیث : أخرجه مسلم (۲۹۴۸)۔

۲۴۰۔باب: خرید وفروخت اور لین دین میں نرمی کرنے، ادائیگی اور تقاضا کرنے میں اچھا رویہ اختیار کرنے اور جھکتا ہوا ناپنے تولنے کی فضیلت اور کم ناپنے تولنے کی ممانعت اور مالدار کے تنگ دست کو مہلت دینے اور اسے قرض معاف کر دینے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم جو بھی بھلائی کرو گے یقیناً اللہ تعالیٰ اسے جاننے والا ہے''۔(البقرۃ:۲۱۵)

اور فرمایا: ''اے میری قوم! انصاف کے ناپ تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو''۔
(ھود:۸۵)

اور فرمایا: ''ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے خرابی ہے، جو لوگوں سے خود ناپ کر پورا لیتے ہیں مگر جب ناپ یا تول کر دوسروں کو دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔کیا ان کو یقین نہیں کہ وہ ایک بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے؟ جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے''۔
(المطففین:۱۔۶)

۱۳۶۷۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے تقاضا کرنے لگا اور اس نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا تو آپ کے صحابہ نے اس (شخص کو اس سختی کا مزہ چکھانے) کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس لیے کہ صاحب حق کو کہنے کا حق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے اس کے اونٹ کے ہم عمر ایک اونٹ دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اس کے اس اونٹ سے زیادہ عمر کا اونٹ پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اسے وہی دے دو اس لیے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں ادائیگی میں سب سے اچھا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۴/۴۸۲۔فتح) ومسلم (۱۶۰۱)۔

۱۳۶۸۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرتا ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۴/۳۰۶۔فتح)۔

۱۳۶۹۔حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دے تو اسے چاہیے وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف ہی کر دے۔ (مسلم)

توثيق الحديث : أخرجه مسلم (۱۵۶۳)۔

۱۳۷۰۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے ملازم سے کہا کرتا تھا کہ جب تم کسی تنگ دست کے پاس (وصولی کے لئے) جاؤ تو اسے معاف کر دینا، شاید کہ اللہ ہمیں بھی معاف فرما دے پس جب وہ (فوت ہونے کے بعد) اللہ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۴/۳۰۸۔۳۰۹۔فتح) ومسلم (۱۵۶۲)۔

۱۳۷۱۔ حضرت ابومسعود بدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی نیکی نہیں تھی کہ وہ لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تھا' وہ مالدار شخص تھا اور اپنے غلاموں سے کہتا تھا کہ تنگ دست سے درگزر کیا کرو۔ (پس جب وہ فوت ہوگیا) تو اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا ہم درگزر کرنے کے اس سے زیادہ حقدار ہیں' پس تم بھی اس سے درگزر کرو۔ (مسلم)

توثيق الحديث : أخرجه مسلم (١٥٦١)

۱۳۷۲۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ جسے اللہ نے مال عطا کیا تھا' اللہ کے سامنے پیش کیا گیا تو اللہ نے اس پوچھا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ حضرت حذیفہؓ نے (اپنی طرف سے قرآن کی) یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے''۔ وہ بندہ عرض کرے گا: ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا' میں لوگوں سے خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور درگزر کرنا میری عادت تھی' پس میں مالدار اور خوش حال شخص پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا''۔ پس اللہ نے فرمایا: ''میں درگزر کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں' (فرشتو!) میرے بندے سے درگزر کرو'' حضرت عقبہ بن عامر اور ابومسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث : أخرجه مسلم (١٥٦٠) (٢٩)

۱۳۷۳۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کو قرض معاف کر دیا تو اللہ ایسے شخص کو قیامت والے دن اپنے عرش کے سائے تلے جگہ نصیب فرمائے گا' جس روز اسکے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحيح۔ أخرجه الترمذی (١٣٠٦) وهو صحيح۔

۱۳۷۴۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خرید اتو آپ نے اس کی قیمت جھکتی ہوئی تول کردی۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۴/۳۲۰۔فتح)ومسلم(۳/۱۲۲۳)رقم حديث ،الباب(۱۱۵)۔

۱۳۷۵۔حضرت ابوصفوان سوید بن قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ اور مخرمہ عبدی ہجر سے کپڑا (فروخت کے لیے) لے کر آئے تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک شلوار کا بھاؤ کیا۔ میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو معاوضے پر وزن کرتا تھا' پس نبی ﷺ نے وزن کرنے والے سے فرمایا: وزن کر اور جھکتا ہوا وزن کر۔(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث : صحيح ۔أخرجه أبوداود (۳۳۳۶)والترمذی(۱۳۰۵)والنسائی (۷/۲۸۴)وابن ماجه (۲۲۲۰)وهو صحيح ۔

علم کا بیان

۲۴۱۔باب:علم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"کہہ دیجیے (اے پیغمبر!) کہو اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"۔ (طہ:۱۱۴)

نیز فرمایا:"کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (الزمر:۹)

اور فرمایا:"اللہ تعالیٰ تم میں سے اہل ایمان کو اور ان لوگوں کو جن کو علم سے نوازا گیا' درجات میں بلند فرماتا ہے"۔(المجادلۃ:۱۱)

اور فرمایا:"اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں"۔(فاطر:۲۸)

۱۳۷۶۔ حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۱/۱۶۴۔ فتح) ومسلم (۱۰۳۷) (۱۰۰)۔

۱۳۷۷۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف دو آدمی قابل رشک ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے حکمت عطا فرمائی، پس وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے اور اسے دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث (۵۴۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۷۸۔ حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال بارش کی مانند ہے جو کسی زمین پر برسی۔ پس اس میں ایک اچھا قطعہ تھا، اس نے اپنے اندر پانی کو جذب کیا اور گھاس اور دیگر جڑی بوٹیاں اگائیں اور اس میں ایک ٹکڑا خشک بنجر تھا، اس نے اس پانی (کو جذب نہیں کیا بلکہ اس) کو روک لیا، پس اللہ نے اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچایا، انھوں نے خود بھی اس میں سے پیا، جانوروں کو پلایا اور کھیتی کو سیراب کیا۔ اور وہ بارش ایک ایسے ٹکڑے پر بھی برسی جو بالکل چٹیل و ہموار تھا، اس نے پانی روکا نہ گھاس وغیرہ اگائی۔ پس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی اور اسے اس چیز نے نفع پہنچایا جس کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا، پس اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو بھی قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے (رسول بنا کر) بھیجا گیا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۶۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۷۹۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ تیری وجہ سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت سے سرفراز فرما دے تو وہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے (۱۷۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے (جو سنو اسے آگے) پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ (بخاری)

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (٦/٤٩٦ ـ فتح).

۱۳۸۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس شخص کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۴۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۸۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس ہدایت کی اتباع کرنے والوں کو ملے گا اور یہ (داعیٔ حق کا ثواب) ان (پیروی کرنے والوں) کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لئے نمبر (۱۷۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ابن آدم (انسان)

فوت ہو جاتا ہے تو تین (اعمال) کے سوا اس کے اعمال سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) یا وہ علم جس سے فائدہ حاصل کیا جائے (۳) یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے''۔

(مسلم)

توثيق الحديث : أخرجه مسلم (١٦٣١)۔

١٣٨٤۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ (سازوسامان) ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جو اس کے متعلق ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے) اور عالم اور (دین کے) طالب علم کے''۔

(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٤٧٨) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٨٥۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص طلب علم کے لیے نکلے تو وہ واپس لوٹنے تک اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے''۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث : ضعيف ۔أخرجه الترمذى (٢٦٤٧) با سنا ضعيف ۔

١٣٨٦۔حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن خیر و بھلائی کے حصول میں ہرگز سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ اپنے آخری انجام جنت میں پہنچ جاتا ہے''۔(ترمذی،حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث : ضعيف ۔أخرجه الترمذى (٢٦٨٦)با سناد ضعيف

١٣٨٧۔حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ آدمی پر ہے۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنی بل میں اور مچھلی پانی میں یہ سب لوگوں کو خیر و بھلائی سکھانے والوں کیلئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث : حسن لغيره ۔أخرجه الترمذی (۲۶۸۵)۔

۱۳۸۸۔حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے بے شک فرشتے طالب علم کے اس (طلب علم کے) فعل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر رکھ (بچھا) دیتے ہیں اور آسمان و زمین کی ہر چیز حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں عالم کیلئے مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح چاند کی فضیلت باقی تمام ستاروں پر ہے اور علماء انبیاؑ کے وارث ہیں بے شک انبیاءؑ دینار اور درہم کے وارث نہیں بناتے' وہ تو صرف علم کے وارث بناتے ہیں پس جس نے اسے حاصل کر لیا تو اس نے ایک بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا۔(ابوداؤد، ترمذی)

توثيق الحديث : حسن ۔أخرجه أبوداود (۳۶۴۱) والترمذی (۳۶۸۲)، وابن ماجه (۲۲۳) وأحمد (۵/۱۹۶) والدارمی (۱/۹۸) والبغوی فی ((شرح السنة)) (۱/۲۷۵۔۲۷۶) وابن حبان (۸۸۔مع الا حسنان) وابن عبد البرفی ((جامع بيان العلم)) (۱/۳۶۔۳۷) والطحاوی فی ((مشكل الآثار)) (۱/۴۲۹)۔

اس حدیث کا دارومدار داود بن جمیل اور کثیر بن قیس پر ہے اور وہ دونوں ضعیف ہیں۔لیکن اس حدیث کے بعض اطراف بخاری (۱/۱۵۹، ۱۶۰۔فتح) میں بھی موجود ہیں اور اس کے کئی شواہد بھی ہیں جن میں سے ایک ابوداؤد (۳۶۴۲) میں ہے جس کی سند شواہد میں حسن ہے۔

۱۳۸۹۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور پھر اسے دوسروں تک اسی طرح پہنچایا جس طرح اسے سنا تھا' اس لیے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں بات پہنچائی جائے تو وہ

اس سننے والے سے زیادہ یادرکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث : صحيح ـأخرجه الترمذی (۲۶۵۷و۲۶۵۸)وابن ماجه (۲۳۲)وأحمد (۱/۴۳۷) والحميدی (۸۸)والبعو

۱۳۹۰۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے علم کے بارے میں کچھ پوچھا جائے اور وہ اسے چھپائے تو قیامت والے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔

(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث : صحيح أخرجه أبو داود (۳۶۵۸)والترمذی (۲۶۴۹)وابن ماجه (۲۶۱) وأحمد (۲/۲۶۳۔۳۰۵۔۳۴۴۔۳۵۳۔ ۴۹۵)۔وغيرهم باسناد صحيح ۔

۱۳۹۱۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وہ علم جس سے اللہ کی رضامندی طلب کی جاتی ہے اس لیے حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا کی چیزیں حاصل کرے تو ایسا شخص قیامت والے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث : صحيح ـأخرجه أبو داود (۳۶۶۴)وابن ماجه (۲۵۲)وأحمد (۲/۳۳۸)وغيرهم

اس کی سند میں فلیح بن سلمان راوی پر تھوڑا سا کلام ہے لیکن اس کی متابعت ابوسلیمان الخزاعی نے کی ہے جسے ابن عبدالبر نے ''جامع بیان العلم وفضلہ (۱/۱۹۰)'' میں نقل کیا ہے اور اس متابعت کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے۔واللہ اعلم!

۱۳۹۲۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے سینوں) سے کھینچ لے بلکہ علم کو علماء

کی وفات کے ذریعے اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو پھر لوگ جہلاء کو سردار بنالیں گے جب ان سے مسئلہ پوچھا جائے گا تو علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی کریں گے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۱۹۴۔ فتح) ومسلم (۲۶۷۳)۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف اور اس کا شکر

۲۴۲۔ باب: حمد وشکر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (البقرۃ:۱۵۲)

اور فرمایا: اور اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔ (ابراہیم:۷)

نیز فرمایا: اور کہہ دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ (الاسراء:۱۱۱)

نیز فرمایا: اور ان کی آخری پکار یہی ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (یونس:۱۰)

۱۳۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جس رات معراج کرائی گئی تو آپ کو شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے پس آپ نے ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ والا پیالہ لے لیا حضرت جبریلؑ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے آپ کی رہنمائی فطرت کی طرف کی، اگر شراب والا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه و مسلم (۱۶۸)

تنبیہ:۔ یہ روایت بخاری میں بھی ہے اور یہ الفاظ بھی بخاری کے ہیں۔

۱۳۹۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اہم کام جس کی ابتدا اللہ

تعالیٰ کی حمد وثناء سے نہ کی جائے وہ ناقص ہے۔ (حدیث حسن ہے' ابوداؤد وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے)

توثيق الحديث: ضعيف ۔أخرجه أبوداود (۴۸۴۰) وابن ماجه (۱۸۹۴) والنسائی فی ((عمل اليوم والليلة)) (۴۹۴) وأحمد (۲/۳۵۹) والبيهقی فی ((السنن)) (۳/۲۰۸۔ ۲۰۹) و ((الدعوات)) (۱)

۱۳۹۵۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اسے اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کیا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: جی! پھر اللہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں: جی! پھر اللہ پوچھتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اس نے تیری حمد وتعریف بیان کی اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۹۲۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۹۶۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف بیان کرتا ہے اور پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی اس کی حمد بیان کرتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۱۴۰) اور (۴۳۶) ملاحظہ فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام کا بیان

۲۴۳۔باب: رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی ان پر

درود وسلام بھیجو۔(الأحزاب:٥٦)

١٣٩٧۔حضرت عبداللہ بن عمرو عاصؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٣٨٤)

١٣٩٨۔حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت والے دن لوگوں میں سے سب زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(ترمذی حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: ضعيف ۔أخرجه الترمذی (٤٨٤)وابن حبان(٩٠٨)وغيره غيرهما ۔

یہ حدیث ضعیف ہے۔اس کی سند میں موسیٰ بن یعقوب زمعی "سیء الحفظ" ہے اور اس کا استاذ عبداللہ بن کیسان مقبول ہے۔

١٣٩٩۔حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پیش کیا جائے گا۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ کا جسم تو بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(ابوداؤد)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١١٥٨) ملاحظہ فرمائیں۔چند ایک مزید۔

(١)۔اس حدیث میں یہ زیادہ ہے "اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کے جسموں کو زمین پر حرام قرار دیا ہے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ "زمین انہیں نہیں کھاتی اور ان کے جسم بوسیدہ نہیں ہوتے۔"

(۲)۔حدیث میں (أرهت) اور (بليت) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں' دونوں کا معنی ہے'' بوسیدہ ہونا۔''

۱۴۰۰۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح لغيره ۔أخرجه الترمذى (۳۵۴۵) وأحمد (۲/۲۵۴) والحاكم (۱/۵۴۹) باسناده حسن ۔

۱۴۰۱۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری قبر کو میلہ گاہ مت بنانا اور مجھ پر درود بھیجو' اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پہنچ جاتا ہے خواہ تم جہاں کہیں بھی ہو''۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: حسن۔أخرجه أبوداود (۲۰۴۲) وأحمد (۲/۳۶۷)۔

۱۴۰۲۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: حسن ۔أخرجه أبوداود (۲۰۴۱)

۱۴۰۳۔حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح لغيره ۔أخرجه الترمذى (۳۵۴۶) وأحمد (۱/۲۰۱) وغيرهما باسناد حسن ان شاء الله

۱۴۰۴۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں دعا

کرتے ہوئے سنا کہ اس نے (دعا سے پہلے) اللہ تعالیٰ کی حمد (شان و بزرگی) بیان کی نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلد بازی کی۔ پھر آپ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اور سے (راوی کو شک ہے) فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور پھر دعا مانگے تو اسے چاہیے کہ اپنے رب سبحانہ کی تعریف اور حمد و ثناء بیان کرے پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ (ابوداؤد، ترمذی حدیث حسن صحیح ہے۔)

توثيق الحديث: صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٤٨١) والترمذي (٣٤٧٦ و ٣٤٧٧) والنسائي (٣/٤٤ـ٤٥) وأحمد (٦/١٨) وغيرهم باسناد صحيح۔

١٤٠٥۔ حضرت ابو محمد کعب بن عجرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے یہ تو سیکھ لیا ہے کہ آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے، پس آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: کہو "اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر رحمت پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٦/٤٠٨ـ فتح) ومسلم (٤٠٦)

١٤٠٦۔ حضرت ابو مسعود بدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو بشیر بن سعد نے آپ سے پوچھا:
یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، پس ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ پس رسول اللہ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے تمنا اور آرزو کی کہ وہ آپ سے سوال ہی نہ کرتے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہو پڑھو: "یا اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے آل

ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے' اور سلام (ویسے ہی پڑھنا ہے) جیسے تم جانتے ہو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۴۰۵)

۱۴۰۷۔ حضرت ابوحمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ پڑھو'' یااللہ! محمد پر اور آپ کی ازواج واولاد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد پر اور آپ کی ازواج واولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے''۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (۲/۴۰۷) ومسلم (۴۰۷).

ذکر واذکار کا بیان

۲۴۴۔ باب: ذکر کی فضیلت اور اس کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا ہے''۔(العنکبوت:۴۵)

اور فرمایا: ''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا''۔(البقرۃ:۱۵۲)

نیز فرمایا: ''اپنے رب کو اپنے جی میں صبح وشام گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرو' نہ کہ اونچی آواز سے اور غافلوں میں سے نہ ہونا''۔ (الأعراف:۲۰۵)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔(الجمعۃ:۱۰)

نیز فرمایا: ''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک کہ۔۔۔۔۔اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے''۔(الأحزاب:۳۵)

اور فرمایا: ''اے ایماندارو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح شام اس کی تسبیح بیان کرو''۔ (الأحزاب: ۴۱، ۴۲)

۱۴۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمان کو بہت پیارے ہیں (سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم) اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی تعریفوں اور حمد و تعریف کے ساتھ، اللہ تعالیٰ پاک ہے عظمتوں والا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجہ البخاری (۲۰۶/۱۱۔ فتح) ومسلم (۲۶۹۴)

۱۴۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ''سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہنا ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجہ مسلم (۲۶۹۵)۔

۱۴۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ یہ پڑھے: (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر) تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گے اور کوئی شخص (اس دن) اس سے زیادہ افضل عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جس نے یہ عمل اس سے زیادہ کیا ہوگا۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ (سبحان اللہ وبحمدہ) پڑھا تو اس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۲۰۱۔فتح)، ومسلم (۲۶۹۱)

۱۴۱۱۔حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے (لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کلی شئی قدیر) تو یہ (ثواب کے لحاظ سے) اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیلؑ کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کیے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۰۱۔فتح) ومسلم (۲۶۹۳) واللفظ لہ۔

۱۴۱۲۔حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے پسندیدہ ترین کلام کے بارے میں نہ بتاؤں؟ بے شک اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلام (سبحان اللہ وبحمدہ) ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۷۳۱) (۸۵)

۱۴۱۳۔حضرت ابومالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے، (الحمد للہ) ترازو کو بھر دیتا ہے اور دونوں (سبحان اللہ، الحمدللہ) بھر دیتے ہیں۔ یا فرمایا: آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتے ہیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۱۴۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیں جو میں پڑھتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو ''لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، اللہ أکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا ، سبحان اللہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم''

’’ اس دیہاتی نے کہا: یہ سارا کلام تو میرے رب کے لیے ہے' میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم یہ کہو اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت سے بہرہ مند فرما اور مجھے رزق عطا فرما‘‘۔(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(٢٦٩٦)۔

۱۴۱۵۔حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار (استغفر الله) کرتے تھے اور پھر پڑھتے (اللهم أنت السلام و منك السلام تباركت يا ذاالجلال والا كرام) امام اوزاعی جو حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں ان سے پوچھا گیا: آپ استغفار کیسے فرماتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ آپ (”استغفر الله ،أستغفر الله“) پڑھتے تھے۔(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(٥٩١)۔

۱۴۱۶۔حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر لیتے تو آپ یہ دعا پڑھتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! تو جو چیز عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تجھ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی (تجھ سے نہیں بچا سکتی)۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (٢/٣٢٥۔فتح)ومسلم(٥٩٣)۔

۱۴۱۷۔حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ وہ (عبداللہ بن زبیر) ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ’’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد و تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے گناہ سے بچنے کی توفیق اور

نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے االلہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم صرف اسی ایک ہی کی عبادت کرتے ہیں' اسی کے لیے نعمت ہے' اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کے لئے اچھی حمد وثنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' ہم اسی کے لیے دین (عبادت) کو خالص کرنے والے ہیں' اگرچہ کافروں کو ناگوار گزرے"۔ حضرت ابن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے تسبیح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۵۹۴)۔

۱۴۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ غریب مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے عرض کیا مالدار لوگ تو بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل کر گئے' وہ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس مال کی فضیلت بھی ہے (جس سے) وہ حج وعمرہ کرتے ہیں' جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس کے ذریعے سے تم اپنے سے (عمل میں) آگے والوں کو پالو اور اپنے بعد آنے والوں سے اگے بڑھ جاؤ اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت والا نہیں ہوگا سوائے اس جو تمہارے عمل جیسا عمل کرے؟ انھوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا: "تم ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو"۔ ابو صالح جو حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں نے بیان کیا جب ان کے پڑھنے کی کیفیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ "وہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳ بار ہو جائے"۔ (متفق علیہ) اور مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ فقرائے مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ آئے اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی ہمارے وظیفے کی سن لیا' جب ہم نے اسے پڑھا اب وہ بھی وظیفہ کرنے لگے ہیں (اب کیا کریں)؟ پس رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے“۔
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۷۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۱۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ (سبحان اللہ) ۳۳ مرتبہ (الحمدللہ) اور ۳۳ مرتبہ (اللہ اکبر) کہتا ہے اور (الا اله الا الله وحده لاشريک له له الملک وله الحمد وهو علی کلی شیء قدیر) کہہ کر سو کی گنتی پوری کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر جاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أجرجه مسلم (۵۹۷)

۱۴۲۰۔ حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرض نماز کے بعد پڑھی جانے والی تسبیحات ایسی ہیں کہ انہیں پڑھنے والا (یا انہیں کرنے والا) نامراد نہیں ہوتا۔ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کا کہنا ہے“۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۵۹٦)۔

۱۴۲۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازروں کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ طلب کیا کرتے تھے، اے اللہ! میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ناکارہ عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں فتنہ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۱/۱۷۸۔فتح)۔

۱۴۲۲۔ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز

کے بعد ان کلمات کا کہنا ترک نہ کرنا۔ اے اللہ! تو اپنے ذکر ؒ اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ (ابوداؤود۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۸۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۲۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھ لے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے، یوں کہے: ''اے اللہ! عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ حیات وممات اور فتنہ مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۵۸۸)

۱۴۲۴۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تشہد اور سلام کے درمیان (آخر میں) یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! میرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دے ؒ وہ بھی جو میں نے چھپ کر کیے اور وہ بھی جو میں نے اعلانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور وہ گناہ بھی جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷۷۱)۔

۱۴۲۵۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے اللہ! تو پاک ہے اور اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں ؒ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۲۸۱۔فتح) ومسلم (۴۸۴)۔

۱۴۲۶۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے (میرا رکوع وسجود اس کے لیے ہے جو) بہت ہی پاک اور بڑا مقدس ہے، فرشتوں اور جبرائیلؑ کا

رب۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٤٨٧).

۱۴۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس رکوع میں رب عزوجل کی خوب عظمت بیان کرو اور جبکہ سجود کرو تو ان میں خوب دعا کیا کرو۔ تو زیادہ امید ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٤٧٩).

۱۴۲۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے پس تم سجدے میں خوب دعا کیا کرو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٤٨٢).

۱۴۲۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میرے تمام چھوٹے اور بڑے پہلے اور پچھلے اعلانیہ اور پوشیدہ گناہ معاف فرمادے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٤٨٣).

۱۴۳۰۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کو (بستر سے) گم پایا، میں نے تلاش کیا تو آپ رکوع یا سجدے کی حالت میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے، اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے تلاش کرتے ہوئے میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے تلوں پر جا لگا جبکہ آپ سجدے کی حالت میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور اور آپ یہ دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے، تیری عافیت کے

ذریعے تیری سزا سے اور تیری ذات کے ذریعے تجھ (تیرے عذاب) سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف وثنا کا شمار نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٤٨٦).

۱۴۳۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک روزانہ ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟ پس آپ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے آپ سے سوال کیا: کوئی کیسے ہزار نیکی کمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سو بار

''سبحان اللہ'' پڑھنے گا تو اس کے لیے ہزار نیکی لکھ دی جائے گی یا اس کے ہزار گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (مسلم)

امام حمیدیؒ نے بیان فرمایا: ''کہ مسلم کی کتاب میں اسی طرح (أو یحط) کے الفاظ ہیں۔ امام برقانیؒ نے بیان کیا کہ شعبہ، ابوعوانہ اور یحییٰ قطان نے اسے موسیٰ سے، جس سے امام مسلم نے روایت کیا ہے الف کے بغیر یعنی (و یحط) بیان کیا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٩٨).

۱۴۳۲۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ہر عضو پر ہر صبح صدقہ ہے پس ہر مرتبہ (سبحان اللہ) کہنا صدقہ ہے ہر بار (لا الہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے ہر مرتبہ (اللہ اکبر) کہنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب سے وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں وہ چاشت کے وقت ادا کرتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۳۳۔ ام المومنین جویریہ بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صبح سویرے ہی نماز پڑھ کر ان

کے پاس سے چلے گئے اور وہ (حضرت جویریہ) ابھی اپنی جائے نماز ہی پر تھیں پھر آپ چاشت کے بعد تشریف لائے تو وہ ابھی وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم ابھی تک اسی حالت میں ہو جس پر میں نے تمہیں چھوڑا تھا؟ حضرت جویریہ نے کہا: جی ہاں! پس نبی ﷺ نے فرمایا:، میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین بار کہے اگر ان کا وزن ان سے کیا جائے جو تم صبح سے کہہ رہی ہو تو یہ ان پر وزن میں بھاری ہوں گے (وہ کلمات یہ ہیں) ہم اللہ کی پاکیزگی اور حمد بیان کرتے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کے نفس کی رضامندی کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے۔ میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے اسکے نفس کی رضا کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے، اس عرش کے وزن کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم پڑھتی رہو؟ اللہ کی پاکیزگی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے اپنے نفس کی رضا کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے اپنے نفس کی رضا کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے اپنے نفس کی رضا کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے برابر، اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے برابر، ۔اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے برابر، اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر، اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر، اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٧٢٦) والرواية له ،والثالثة عند

الترمذی (۳۵۵۵)۔

۱۴۳۴۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ شخص کی طرح ہے۔ (بخاری)

اور مسلم نے اسے (ان الفاظ سے) روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ''اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو، زندہ اور مردہ کی طرح ہے''۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۰۸۔فتح)، ومسلم (۷۷۹)۔

۱۴۳۵۔حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھے اپنے نفس (دل) میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی جماعت اور مجلس میں یاد کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہوتی ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۴۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۳۶۔حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مفرّدون سبقت لے گئے'' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ''مفرّدون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۶۷۶)۔

۱۴۳۷۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: سب سے افضل ذکر ''لا الہ الا اللہ'' ہے۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن۔أخرجه الترمذی (۳۳۸۳) وابن ماجه

(٣٨٠٠)باسناد حسن ۔

١۴٣٨۔حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ! شرائع (احکام) اسلام مجھ پر بہت زیادہ ہوگئے ہیں، پس مجھے کوئی ایسا حکم بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑلوں؟ آپ نے فرمایا: تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح الترمذی (٣٣٧٥) وأحمد (۴/١٨٨) والحاکم (١/۴٩٥)۔

١۴٣٩۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ''سبحان اللہ وبحمدہ '' پڑھا اسکے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگادیا جاتا ہے۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بشواهد ۔أخرجه الترمذی (٣۴٦٥) باسناد ضعیف ۔

اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے کیونکہ ابوزبیر نے جابر سے ''عن'' سے بیان کیا ہے لیکن مسند احمد (٣/۴۴٠) میں اس کا ایک شاہد ہے۔پس یہ اپنے شاہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

١۴۴٠۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس رات ابراہیمؑ سے میری ملاقات ہوئی انھوں فرمایا: اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ (زرخیز) اور اس کا پانی میٹھا ہے، لیکن وہ ایک چٹیل میدان ہے اور بے شک (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا واللہ اکبر) کہنا وہاں درخت لگانا ہے۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: حسن لشواهد ہ۔أخرجه الترمذی (٣۴٦٢)۔

یہ حدیث عبدالرحمٰن اسحاق واسطی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مسند احمد (٥/۴١٨) اور مجمع الزوائد

(۱۰/۹۸) میں موجود شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔

۱۴۴۱۔حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو سب سے بہتر، تمہارے آقا کے ہاں بہت پاکیزہ تمہارے درجات میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا، تمہارے لیے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر اور اس بھی بہتر کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو، پس تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر۔(ترمذی۔امام حاکم ابوعبداللہ نے کہا: اس کی سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح أخرجه الترمذي (۳۳۷۷) وابن ماجه (۳۷۹۰) وأحمد (۵/۱۹۵) والحاكم (۱/۴۹۶).

۱۴۴۲۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس آئے جسکے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ ان کے ساتھ تسبیح کر رہی تھیں آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تیرے لیے اس سے زیادہ آسان یا اس سے زیادہ افضل ہو؟ پھر آپ نے فرمایا: کہو (سبحان اللہ) (اللہ کے لیے پاکیزگی ہے) ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا کیں، اللہ تعالیٰ کے لیے پاکیزگی ہے ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے زمین مین پیدا کیں، اللہ کے لیے پاکیزگی ہے ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو آسمان وزمین کے درمیان ہیں اور اللہ کے لیے پاکیزگی ہے ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے پیدا کرنی ہیں ''اللہ اکبر'' بھی اس کی مثل ''الحمد للہ'' بھی اس کی مثل ''لا الہ الا اللہ'' بھی اس کی مثل اور ''لا حول ولا قوة الا بالله '' بھی اس کی مثل ہے۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: ضعيف ۔أخرجه أبو داود (۱۵۰۰) والترمذي (۳۵۶۷) باسناد ضعيف ۔

یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں خزیمہ روایۂ عائشہ بنت طلحہ روایت کرتی ہیں۔ مجہول (غیر معروف) ہے۔ اصل حدیث صحیح مسلم (۲۷۲۶) میں ہے جو حضرت جویریہؓ سے مروی ہیں لیکن اس میں گٹھلیوں اور کنکریوں کا ذکر نہیں۔

۱۴۴۳۔ حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ خزانہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ " ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری

(۱۱/۱۸۷ و ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ فتح) ومسلم (۲۷۰۴)۔

۲۴۵۔ باب: کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہوئے، وضو کے بغیر اور حالت جنابت اور حیض میں اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے البتہ جنبی اور حائضہ قرآن نہیں پڑھ سکتے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے ادل بدل کر آنے جانے میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں' وہ جو کھڑے' بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ (آل عمران: ۱۹۰،۱۹۱)

۱۴۴۴۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۳۷۳)۔

۱۴۴۵۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی ایک جب اپنی بیوی کے پاس (ہم بستری کیلئے) جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ ! ہم (میاں بیوی) کو شیطان سے بچا۔ اور (اس ہم بستری کی وجہ سے جو تو ہمیں اولاد عطا فرمائے اسے

بھی شیطان سے بچا۔'' پس ان دونوں کے دمیان جو بھی اولاد مقدر ہوئی تو شیطان اسے بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۳۳۵۔فتح) ومسلم (۱۴۳۴)۔

۲۴۶۔باب: سونے اور بیدار ہونے کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

۱۴۴۶۔حضرت حذیفہ اور حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر لیٹنے کے لیے آتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔'' اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور زندہ ہوتا ہوں'' اور جب آپ بیدار ہوتے تو پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔'' تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کیطرف ہم سب نے اکٹھا ہونا ہے''۔ (ترمذی)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۱۱۳۔۱۳۰۔فتح)۔

۲۴۷۔باب: ذکر کے حلقوں کی فضیلت' ان میں شرکت کا مستحب ہونا اور عذر کے بغیر انہیں چھوڑنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ باندھ رکھیے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں' اس کی رضامندی کے ارادے سے اور آپ کی آنکھیں ان سے تجاوز نہ کریں۔ (الکھف: ۲۸)

۱۴۴۷۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرنے کیلئے راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں' جب وہ کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھوں کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ۔ پس وہ فرشتے انہیں آسمان سے دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ پس (جب فرشتے اللہ کے پاس پہنچتے ہیں تو) ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تیری تسبیح و تکبیر اور تحمید و تمجید بیان کر رہے تھے۔ اللہ

تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا کیفیت ہو)؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیں پھر تو وہ آپ کی اور زیادہ عبادت کریں اور آپ کی اور زیادہ تمجید و تسبیح بیان کریں۔ اللہ پوچھتا ہے: وہ کیا چیز مانگ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں وہ آپ سے جنت مانگتے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جواب دیتے ہیں نہیں اللہ کی قسم! اے رب! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہو)؟! آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں : اگر وہ اس جنت کو دیکھ لیں تو پھر اس کے بارے میں ان کی حرص و طلب اور رغبت بہت زیادہ بڑھ جائے ۔فرمایا: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ عرض کیا وہ آگ (جہنم) سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا: اللہ پوچھتا ہے کیا انھوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ اللہ پوچھتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہو)؟! فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت دور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: ان (ذکر کرنے والوں) میں ایک ایسا آدمی تھا جو ان میں سے نہیں تھا، وہ تو صرف کسی ضرورت کے تحت وہاں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ (ذکر کرنے والے) ایسے ہم نشین ہیں ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے کچھ فرشتے جو چلتے پھرتے رہتے ہیں اور وہ حفاظت کرنے والے فرشتوں سے الگ ہیں، وہ ذکر کی مجلسیں اور محفلیں تلاش کرتے ہیں پس جب وہ ایسی مجلس پاتے ہیں جہاں ذکر ہو رہا ہو تو وہ انکے ساتھ

بیٹھ جاتے ہیں اور پروں کے ساتھ ایک دوسرے کو ڈھانپ لیتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کے اور آسمان دنیا کے درمیان خلا کو بھر دیتے ہیں۔ پس جب وہ ذکر کرنے والے الگ الگ ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے' حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: (فرشتو!) تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں' وہ تیری تسبیح و تکبیر اور تہلیل و تحمید بیان کرتے اور تجھ سے کچھ مانگتے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کرتے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے کی انھوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں اے پرودگار! اللہ فرماتا ہے اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہو)؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے پناہ بھی طلب کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے اپنی پناہ طلب کر رہے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اے رب! تیری آگ سے پناہ طلب کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انھوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں! اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے ہے اگر میری آگ دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہوگی)؟! پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: تجھ سے بخشش بھی طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا اور وہ جس چیز کا سوال کر رہے تھے وہ میں نے انہیں عطا کر دی اور وہ جس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے میں نے اس سے انہیں پناہ دی۔ فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! ان میں فلاں آدمی بھی تھا جو بہت گناہ گار تھا' وہ تو صرف وہاں سے گزرتا ہوا ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا (کیونکہ) وہ (ذکر نے والے) تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی محروم نہیں ہوتے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۰۸۔۲۰۹۔فتح) ومسلم (۲۶۸۹)۔

۱۴۴۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر

سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ انکا ذکر ان (فرشتوں) کے ہاں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٧٠٠)

۱۴۴۹۔ حضرت ابوواقد حارث بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں تین آدمی آئے۔ پس دو تو رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے پھر ان میں سے ایک نے حلقے (مجلس) میں خالی جگہ دیکھی تو وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا شخص ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور رہا تیسرا تو وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف پناہ دے دی، رہا دوسرا شخص تو اس نے (مجلس میں گھسنے) میں شرم محسوس کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کا معاملہ کیا اور تیسرے آدمی نے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض فرمایا: (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١/١٥٦۔فتح) ومسلم (٢١٧٦)۔

۱۴۵۰۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ مجلس میں ایک حلقے کے پاس آئے تو ان سے پوچھا تم یہاں کس لیے بیٹھے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ہم اللہ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہیں۔

حضرت معاویہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: سن لو! میں نے تمہیں جھوٹا سمجھتے ہوئے قسم نہیں اٹھوائی سنو! کوئی شخص ایسا نہیں جسے رسول اللہ ﷺ کیساتھ مجھ جیسا تعلق ہو اور پھر وہ مجھ سے کم حدیثیں بیان کرنے والا ہو، بے شک رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: تم یہاں

کس لیے بیٹھے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس بات پر اس کا شکر کرنے کیلئے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور اس کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم اسی مقصد کیلئے بیٹھے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کیلئے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے اس لیے قسم نہیں اٹھوائی کہ میں تمہیں جھوٹا یا مشکوک سمجھتا ہوں بلکہ میرے پاس جبریلؑ تشریف لائے تو انھوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٧٠١)۔

۲۴۸۔ باب: صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو، گڑگڑاتے اور ڈرتے ہوئے، نہ کہ اونچی آواز سے ۔ صبح وشام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہوئ۔ (الاعراف:۲۰۵)

اہل لغت نے بیان کیا ہے (الآصال) أصیل کی جمع ہے اور یہ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔

اور فرمایا: اور اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ پاکیزگی بیان کرو سورج کے طلوع وغروب ہونے سے قبل۔ (طہٰ:۱۳۰)

نیز فرمایا: صبح وشام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرو۔ (غافر:۵۵)

ہل لغت نے کہا ہے کہ (العشی) سورج کے ڈھلنے سے لے کر اس کے غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہے۔

اور فرمایا: (اللہ کا نور ایسے) گھروں میں ملے گا جن کی بابت اللہ نے حکم دیا ہے انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کا ذکر کیا جائے وہ ان (مساجد) میں صبح وشام تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں ایسے لوگ

ہیں کہ انہیں کاروبار اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔(النور:۳۶،۳۷)
اور فرمایا: بے شک ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیر فرمان کر دیا تھا وہ صبح وشام (حضرت داؤدؑ کے ساتھ) اللہ کی پاکیزگی بیان کرتے تھے۔(ص:۱۸)

۱۴۵۱۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح شام سو مرتبہ ''سبحان الله وبحمده'' پڑھے تو قیامت والے دن اس شخص سے افضل عمل کوئی نہیں لائے گا 'سوائے اس شخص کے جس نے اسکی مثل یا اس سے زیادہ دفعہ یہ کلمات کہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٩٢).

۱۴۵۲۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ! گزشتہ رات مجھے بچھو کے کاٹنے کی بہت تکلیف پہنچی۔آپ نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا ''میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ اس کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی''۔تو یہ بچھو تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٧٠٩).

۱۴۵۳۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تیرے (نام کے) کے ساتھ ہم نے صبح کی اور شام کی تیرے ساتھ ہی ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم فوت ہوں گے اور تیری ہی طرف اکٹھے ہونا ہے۔'' اور جب آپ شام کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! ہم نے تیرے (نام کے) ساتھ ہی ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہی ہم فوت ہوں گے اور تیری ہی طرف ہم نے لوٹنا ہے۔(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه البخاری فی الأدب المفرد (١١٩٩) وأبوداود (٥٠٦٨) والترمذی (٣٣٩١) وابن ماجه (٣٨٦٨).

۱۴۵۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتائیں۔ جنہیں میں صبح شام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والے غیب اور ظاہر کو جاننے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس (کی دعوت) شرک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جب تم صبح کرو، جب تم شام کرو اور جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو یہ کلمات پڑھا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه البخارى فى (الأدب المفرد))(۱۲۰۲) وأبوداود (۵۰٦٧) والترمذى (۳۳۹۲) وأحمد (۱/۹ و ۱۰، ۲/۲۹۷)ـ

۱۴۵۵۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ شام کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ہم نے اور اللہ کے ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں۔ راوی حدیث کا بیان ہے: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ کلمات بھی ساتھ فرمائے: اسی کے لیے بادشاہی ہے اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس بھلائی کا جو اس کے بعد ہے اور میں تجھ سے اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں سستی سے اور بڑھاپے کی تکلیف سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں اس عذاب سے جو آگ میں ہوگا اور اس عذاب سے جو قبر میں ہوگا، تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور جب صبح ہوتی تو بھی آپ یہ کلمات پڑھتے۔ (لیکن صبح کے وقت ''أَمۡسَيۡنَا وَأَمۡسَى الۡمُلۡكُ لِلّٰهِ'' کی جگہ یہ پڑھتے ''أَصۡبَحۡنَا وَأَصۡبَحَ الۡمُلۡكُ لِلّٰهِ''، ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۷۲۳)۔

۱۴۵۶۔حضرت عبداللہ بن خبیبؓ (خاء پر پیش) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم صبح شام تین تین مرتبہ {قل ہو اللہ احد} {قل أعوذبر ب الفلق} ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ پڑھ لیا کرو، یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: حسن۔أخرجه أبوداود (۵۰۸۲) والترمذی (۳۵۷۵) با سنا حسن۔

۱۴۵۷۔حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ ہر روز صبح کے وقت ہر رات شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے {بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمه شيء و فی الأرض ولافی السماء وھو السمیع العلیم} (اللہ کے نام کے ساتھ جس کے (بابرکت) نام کے ہوتے ہوئے زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ آسمان میں سے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح۔أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد)) (۶۶۰) وأبوداود (۵۰۸۸و ۵۰۸۹) والترمذی (۳۳۸۸) ابن ماجه (۳۸۶۹) والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (۱۵و ۱۶) والحاکم (۱/۵۱۳)۔

۲۴۹۔باب: سونے کے وقت پڑھنے کی دعائیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ادل بدل کر آنے جانے میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں، وہ جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور

آسمانوں اورزمین کی پیدائش میں غوروفکر کرتے ہیں۔(آل عمران:۱۹۰،۱۹۱)

۱۴۵۸۔حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا اور مرتا ہوں۔(بخاری)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر(۸۱۷)اور(۱۴۴۶)ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۵۹۔حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور حضرت فاطمہؓ کو فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو ۳۳، ۳۳ بار اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمدللہ'' کہو اور ایک روایت میں سبحان اللہ ۳۴ مرتبہ کا کہنے کا ذکر ہے اور ایک روایت میں اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ کہنے کا ذکر ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری

(۶/۲۱۵۔۲۱۶۔فتح) ومسلم (۲۷۲۷) والرواية الثانة عند البخاری

(۱۱/۱۱۹۔فتح)۔

۱۴۶۰۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے تہ بند کے اندرونی حصے کے ساتھ بستر کو جھاڑ لے اس لیے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے بعد کون اس بستر پر آیا' پھر یہ دعا پڑھے: اے میرے رب! میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنے پہلو کو بستر پر رکھا ہے اور تیرے ہی نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے (دوران نیند) میری روح قبض کر لی تو پھر اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسکو چھوڑ دے تو پھر اس کی ویسے ہی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۱۲۵۔۱۲۶۔فتح) ومسلم (۲۷۱۴)

۱۴۶۱۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنے ہاتھوں میں پھونکتے اور معوذات پڑھتے اور انہیں اپنے جسم پر پھیر لیتے تھے۔(متفق علیہ)

اور بخاری و مسلم ہی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر لیٹتے تو آپ اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے' پھر ان میں پھونک مارتے اور {قل هوالله احد}{قل أعوذ برب الفلق}اور {قل أعوذ برب الناس} پڑھتے پھر جس قدر ممکن ہوتا آپ ان ہتھلیوں کو اپنے جسم پر پھیرتے' اپنے سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے ان کو پھیرنا شروع کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے تھے ۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (۹/۶۲،۱۱/۱۵ ـفتح) ومسلم (۲۱۹۲)

۱۴۶۲۔ حضرت ابرء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تم اپنے بستر کی طرف آؤ تو وضو کرو جس طرح تم نماز کے لیے وضو کرتے ہو' پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیری طرف سونپ دیا' اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' اپنی ٹیک تیری طرف لگا دی تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے' تیری گرفت سے بچنے کیلئے تیرے سوا کوئی ٹھکانا ہے نہ جائے پناہ۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی' تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا' پس اگر تم (یہ کلمات پڑھ کر) فوت ہو گے تو تم فطرت اسلام پر فوت ہو گئے اور ان کلمات کو اپنی گفتگو کا آخری حصہ بنانا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۱۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۶۳۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ پس کتنے ہی ایسے ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۷۱۵)۔

۱۴۶۴۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنا

دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر یہ دعا پڑھتے : اے اللہ ! مجھے اس روز اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ (ترمذی حدیث حسن ہے)
ابوداؤد نے اسے حضرت حفصہؓ سے روایت کیا ہے اور اسمیں ہے کہ آپ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه الترمذى (٣٣٩٨)، وأبوداود (٥٠٤٥) وأخرجه الترمذى (٣٣٩٩) من حديث البراء بن عازب رضى الله عنه ولم يذكر فيه ((ثلاث مرات))

دعا کے مسائل

۲۵۰۔باب: دعا کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا۔ (غافر:٦٠)
اور فرمایا: تم اپنے رب کو گڑ گڑاتے ہوئے اور پوشیدہ طریقے سے پکارو بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (الأعراف:٥٥)
نیز فرمایا: اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں (تو آپ بتادیں میں قریب ہوں) میں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔ (البقرۃ:١٨٦)
اور فرمایا: اور کون ہے جو لاچار کی پکار کو جب وہ پکارے قبول کرتا اور برائی (تکلیف) کو دور کرتا ہے؟ (النمل:٦٢)

۱۴۶۵۔حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے''۔
(ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه البخارى فى الأدب

المفرد(٧١٤)وأبوداود(١٤٧٩)الترمذی (٣٢٤٧و٣٣٧٢)وابن ماجه (٣٨٢٨)وأحمد (٤/٢٦٧و٢٧١و٢٧٦و٢٧٧)والحاکم(١/٤٩١)۔

١٤٦٦۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اوران کے علاوہ دعاؤں کوترک کردیتے تھے۔ (ابوداؤد۔سند جید ہے)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه أبوداود(١٤٨٢)۔

١٤٦٧۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اکثر دعایہ ہوتی تھی: اے اللہ! ہمیں دنیا میں خیر و بھلائی عطافرمااورآخرت میں بھی خیر و بھلائی عطافرمااورہمیں آگ (جہنم) کے عذاب سے بچا۔ (متفق علیہ)

مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیاہے کہ حضرت انسؓ جب بھی دعا کرنے کاارادہ فرماتے تو یہی دعا کرتے اور جب کوئی اوردعا کرتے تواس کے ساتھ یہ دعا بھی کرتے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری

(١٨٧/٨۔١٨٨۔فتح)ومسلم(٢٦٩٠)والزيادة عند مسلم۔

١٤٦٨۔حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعاپڑھاکرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری،عفت و پاکدامنی اورغناو بے نیازی کا سوال کرتاہوں۔(مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر(٧١) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤٦٩۔حضرت طارق بن اشیمؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اسے نمازسکھاتے اورپھراسے ان کلمات کے ذریعے دعا کرنے کاحکم فرماتے: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے پر رحم فرما، مجھے ہدایت سے نواز، مجھے عافیت دےاورمجھے رزق عطافرما۔(مسلم)

اورمسلم کی ایک اورروایت میں حضرت طارقؓ ہی سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کوفرماتے

ہوئے سنا‘ اس وقت جب ایک آدمی آپ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: یہ کہا کرو: اے اللہ! مجھے بخش دے‘ مجھ پر رحم فرما‘ مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما‘ پس یہ کلمات تیرے لیے تیری دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کر دیں گے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٩٧) (٣٥) والرواية الثانية عنده (٢٦٩٧) (٣٦).

۱۴۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (یہ دعا) فرمایا کرتے: اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٥٤).

۱۴۷۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محنت کی، مشقت، شقاوت و بدبختی کے آلینے‘ بری تقدیر‘ فیصلے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگو۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ میں نے ان میں سے ایک بات زیادہ بیان کی ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١١/١٤٨ و ٥١٣ ـ فتح) ومسلم (٢٧٠٧).

۱۴۷۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دین کی درستی فرما دے‘ جو میرے امور دنیا کے تحفظ کا ذریعہ ہے‘ میرے لیے میری دنیا بہتر بنا دے جس میں میں نے زندگی بسر کرنی ہے‘ میرے لیے میری لیے میری آخرت بہتر بنا دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور زندگی کو میرے لیے نیکیوں میں اضافہ کا باعث بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا دے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٧٢٠).

١٤٧٣۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو اے اللہ! مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے سیدھا رکھ۔

اور ایک روایت میں ہے: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت استقامت اور ہر کام میں میانہ روی کی درخواست کرتا ہوں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٧٢٥).

١٤٧٤۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیرے ذریعے سے عاجز ہو جانے، سستی بزدلی، نیز بڑھاپے اور بخل سے پناہ چاہتا ہوں' میں عذاب قبر اور حیات و ممات کے فتنوں سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

ایک اور روایت میں ہے: قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٧٠٦) والرواية الثانية عندالبخارى (١١/١٧٣۔ فتح)

حدیث کا دوسرا حصہ مسلم کی بجائے بخاری میں ہے' امام نوویؒ کو وہم ہوا ہے۔

١٤٧٥۔ حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو: اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں' پس تو اپنی خاص مغفرت سے مجھے معاف کر دے' اور مجھ پر رحم فرما' بے شک تو بہت بخشنے والا' رحم کرنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں ہے: (وفي بيتي) ''کہ میں وہ دعا اپنے گھر میں پڑھ لیا کروں۔'' (ظلما

کثیرا) کی بجائے (ظلما کبیرا) بھی روایت کیا گیا ہے۔ پس دونوں کو جمع کر لینا چاہیے اور اس طرح پڑھنا چاہیے (ظلمت نفسی ظلما کثیرا کبیرا)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۳۱۷۔فتح) ومسلم (۲۷۰۵)۔

۱۴۷۶۔ حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میری خطا' میری جہالت' میرا اپنے معاملے میں حد سے تجاوز اور میری وہ کوتاہی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے' اے اللہ! جو میں نے سنجیدگی سے کیا یا غیر سنجیدگی سے کیا' نادانستہ کیا یا عمداً کیا' یہ سب میری ہی طرف سے ہوا پس تو معاف فرما دے۔ اے اللہ! میرے اگلے اور پچھلے' پوشیدہ اور اعلانیہ اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' سارے گناہ معاف کر دے' تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۱۹۶،فتح) ومسلم (۲۷۱۹)۔

۱۴۷۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میں اس کام کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کیا اور اس کام کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۷۱۶)۔

۱۴۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے (مصیبت میں) بدل جانے' تیرے اچانک پکڑ لینے اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۷۳۹)۔

۱۴۷۹۔ حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ!

میں عجز وکسل، بخیلی اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ! تو میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما' اسکا تزکیہ فرما' تو سب سے بہتر تزکیہ کرنے والا ہے' تو ہی اس کا کارساز اور مولیٰ و مددگار ہے۔اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے' ایسے دل سے جو نہ ڈرے' ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٧٢٢).

١٤٨٠۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرا مطیع کر دیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں نے تجھ پر توکل اور بھروسا کیا' تیری طرف ہی رجوع کیا' تیری ہی مدد سے میں (دشمنوں سے) لڑا' میں تجھے ہی حکم (فیصل) تسلیم کیا' پس تو میرے اگلے اور پچھلے' پوشیدہ اور اعلانیہ سارے گناہ معاف کر دے۔تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ممکن ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٧٥) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤٨١۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں آگ کے فتنے آگ کے عذاب اور غنا وفقر کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔(ابوداؤد، ترمذی۔امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں)

توثيق الحديث: صحيح. أخرجه أبوداود (١٥٤٣) والترمذى (٣٤٩٥) وابن ماجه (٣٨٣٨) والنسائى (٨/ ٢٦٢۔٢٦٣) وأحمد.(٦/٥٧ و۔٢٠٧).

١٤٨٢۔حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالکؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگتے

تھے: ”اے اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور (بری) خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“
(ترمذی ۔ حدیث حسن ہے)
توثيق الحديث: صحيح۔أخرجه
الترمذی (۳۵۹۱)، والحاكم (۱/ ۵۳۲) وغيرهما
۱۴۸۳۔ حضرت شکل بن حمیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کہو“ اے اللہ! میں اپنے کان، آنکھ، زبان، دل اور شرم گاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ (ابوداؤد۔ترمذی۔حدیث حسن ہے)
توثيق الحديث: صحيح۔أخرجه
۔أبوداود۔(۱۵۵۱)، والترمذی (۳۴۹۲)، والنسائی (۸/ ۲۵۹۔۲۶۰)
۱۴۸۴۔حضرت انس سے روایت ہے نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں برص، جنون، جذام اور دیگر بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)
توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه أبوداود(۱۵۵۴) والنسائی (۵/۲۷۰)۔
۱۴۸۵۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اس لیے کہ وہ برا ساتھی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اس لیے کہ وہ بری باطنی خصلت ہے۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)
توثيق الحديث: حسن ۔أخرجه ۔دأبواود (۱۵۴۷) النسائی (۸/۲۶۳)۔
۱۴۸۶۔حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا تو اس نے کہا میں اپنی کتابت (کی رقم ادا کرنے) سے عاجز آ گیا ہوں، پس آپ میری مدد فرمائیں۔حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے، اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو

اللہ ان کی وجہ سے وہ بھی تیری طرف سے ادا فرما دے گا؟ یہ دعا پڑھا کرو: اے اللہ! اپنے حلال کے ذریعے سے اپنے حرام سے میری کفایت فرما اور تو اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے مجھے بے نیاز فرما دے۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: حسن ۔أخرجه الترمذی (۳۵۶۳) وأحمد (۱/۱۵۳) والحاکم (۱/۵۳۸)۔

یہ حدیث حسن ہے، لیکن بعض نے اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔انہوں نے اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی خیال کیا ہے جو ضعیف ہے جبکہ یہ عبدالرحمٰن بن اسحاق القرشی ہے جو حسن الحدیث ہے۔

۱۴۸۷۔حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے والد حضرت حصینؓ کو دو کلمے سکھائے جن کے ساتھ وہ دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری رشد و ہدایت میرے دل میں ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا''۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف ۔أخرجه البخاری فی ((التاریخ الکبیر))(۳/۱) والترمذی (۳۴۸۳) والبیهقی فی ((الأسماء والصفات))(ص ۵۳۴) والدارمی فی (الردعلی المریسی))(ص ۲۴)

یہ حدیث ضعیف ہے' اس لیے کہ اس کی سند میں شبیب صدوق ہے مگر راستے وہم ہوتا ہے اور حسن مدلس ہے' اور وہ یہاں ''عن'' سے روایت کر رہا ہے۔

۱۴۸۸۔حضرت ابوفضل عباس بن عبدالمطلبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جس کا میں اللہ سے سوال کروں۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں چند دن کے بعد پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا

یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز سکھائیں جس کا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں۔ آپ نے مجھے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کرو۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بطرقه۔أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد))(٧٢٦)والترمذی (٣٥٨١)وأحمد (١/٢٠٩)۔

١٤٨٩۔ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے عرض کیا اے ام المومنین! جب رسول اللہ ﷺ آپ کے ہاں ہوتے تو آپ کون سی دعا زیادہ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ آپ ﷺ یہ دعا اکثر کیا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے اور بدلنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بشواهده۔أخرجه الترمذی(٣٥٢٢)وابن أبی عاصم فی ((السنة))(٢٢٣و٢٣٢)وأحمد (٦/٣٠٢و٣١٥)والآجری فی ((الشریعة))(٣١٦)

١٤٩٠۔ حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: داؤدؑ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میرے اہل خانہ اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف ۔أخرجه الترمذی(٣٥٥٦)والحاکم (٢/٤٣٣)وابن عساکر (٥/٣٥٢/٢)

یہ حدیث عبداللہ بن ربیعہ بن یزید دمشقی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۱۴۹۱۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا ذاالجلال والاکرام'' کا خوب اہتمام کرو۔(ترمذی اور نسائی نے اسے ربیعہ بن عامر صحابیؓ سے روایت کیا ہے ۔امام حاکمؒ نے کہا: حدیث کی سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث:صحیح بشواھدہ۔أخرجه الترمذی (۳۵۲۵)

۱۴۹۲۔حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کی' ہم ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رکھ سکے' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں کیں لیکن ہم ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں رکھ سکے۔آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسی دعا نہ بتاؤں جو ان سب کو جامع ہو؟ تم یہ کہا کرو: اے اللہ! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے کیا اور میں اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے شر سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ طلب کی ۔تجھی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور تجھی پر (خیر و بھلائی) پہنچانا ہے' گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا صرف اللہ ہی کی توفیق سے ممکن ہے۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:ضعیف ۔أخرجه الترمذی (۳۵۲۱)۔

۱۴۹۳۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا بھی تھی : اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کر دینے والی چیزوں کا' تیری مغفرت کو واجب کر دینے والے اعمال کا' ہر گناہ سے سلامتی کا' ہر نیکی کے حصے کا' جنت کی کامیابی کا اور آگ سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔(امام حاکم ابوعبداللہؒ نے اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثیق الحدیث:ضعیف جداً۔أخرجه الحاکم (۱/۵۲۵)۔

اس کی سند حمید بن عطاء الاعرج کی وجہ سے ضعیف ہے' کیونکہ وہ متروک ہے۔

۲۵۱۔باب: پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے' وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (الحشر: ۱۰)

نیز فرمایا: اور اپنے گناہ کی بخشش مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے (بھی)۔ (محمد: ۱۹)

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی بابت خبر دیتے ہوئے فرمایا: اے ہمارے رب! مجھے بخش دے' میرے والدین کو اور مومنوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (ابراہیم: ۴۱)

۱۴۹۴۔ حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب بھی کوئی مسلمان اپنے (دینی) بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۷۳۲)۔

۱۴۹۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: مسلمان آدمی کی اپنے (دینی) بھائی کیلئے پیٹھ پیچھے دعا قبول ہوتی ہے' اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے' وہ آدمی جب بھی اپنے بھائی کیلئے دعائے خیر کرتا ہے تو وہ مقرر فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۷۳۳)۔

۲۵۲۔ باب دعا کے متعلق بعض مسائل

۱۴۹۶۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ کوئی نیک سلوک کیا جائے اور وہ اس نیک سلوک کرنے والے کے لیے'' جزاک اللہ خیر '' (اللہ تعالیٰ تجھے اسکی بہترین جزا دے) کہہ دے تو اس نے) اس محسن کی) خوب تعریف کی۔ (ترمذی ۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح ـأخرجه الترمذی (۲۰۳۵)والنسائی فی (عمل اليوم والليلة))(۱۸۰)ومن طريقه ابن السنی فی ((عمل اليوم والليية))(۲۷۵)والطبرانی فی ((الصغير))(۲/۱۴۸)

۱۴۹۷ـ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے بددعا کرو نہ اپنی اولاد کے لیے اور نہ ہی اپنے اموال ہی کیلئے بددعا کرو (ہوسکتا ہے کہ) تم اللہ کی طرف سے اس کی گھڑی کو پالو جس میں اس سے جو مانگا جائے تو وہ تمہارے لیے قبول کرلے۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(۳۰۰۹)۔

۱۴۹۸ـ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے پس تم سجدے میں خوب دعا کیا کرو۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر(۱۴۲۸)ملاحظہ فرمائیں

۱۴۹۹ـ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے (یعنی) وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن وہ میرے حق میں قبول ہی نہیں ہوئی۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی روایت میں ہے۔ بندہ جب تک گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: بندہ کہتا ہے میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن مجھے تو وہ اپنے حق میں قبول ہوتی نظر نہیں آتی، پس وہ اس وقت مایوس ہوجائے اور دعا کرنا چھوڑ دے۔

توثيق الحديث:أخرجه البخاری(۱۱/۱۴۰ـفتح)ومسلم(۲۷۳۵)،والرواية

الثانية لمسلم (۲۷۲۵)(۹۲)۔

۱۵۰۰۔حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔(ترمذی، حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:حسن بشواھد ۔أخرجه الترمذی (۳۴۹۹)والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة))(۱۰۸)۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ ابن سابط نے ابوامامہ سے کچھ نہیں سنا' لیکن اس کا ایک شاید ترمذی (۲۵۶۰۔تحفہ) نسائی (۱/۱۷۹) اور الحاکم (۱/۲۰۹) میں موجود ہے۔اسے امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام؟ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔لہٰذا یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

۱۵۰۱۔حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے یا اس سے اس کی مثل کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں کرتا۔پس لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی: تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔آپ نے فرمایا: اللہ بھی خوب کثرت سے دینے والا ہے ۔(ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے، امام حاکم نے اسے ابوسعیدؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ زیادہ بیان کیا ہے: یا اس کے لیے اس کی مثل اجر ذخیرہ فرما دیتا ہے۔

توثیق الحدیث:صحیح ۔أخرجه الترمذی (۳۵۷۳)وأما حدیث أبی سعید الخدری ؛فأخرجه أحمد (۳/۱۸)،والحاکم (۱/۴۹۳)۔

۱۵۰۲۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکلیف اور بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ عظمتوں والا اور بردبار ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ

عرش عظیم کا مالک ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں، زمین اور عرش کریم کا مالک ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (١١/١٤٥ـفتح)ومسلم(٢٧٣٠)۔

۲۵۳۔اولیاء کی کرامات اوران فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سن لو! اللہ کے ولی، ان پر خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔وہ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوش خبری ہے۔اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں، یہ ہے بڑی کامیابی۔(یونس:٦٢۔٦٤)

اور فرمایا: اے مریم! اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی، پس کھاؤ اور پیو۔ (مریم:٢٥۔٢٦)

نیز فرمایا: جب بھی زکریاؑ حضرت مریم کے حجرے میں آتے تو ان کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے۔ انھوں نے پوچھا: اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آئے؟ انھوں نے کہا اللہ کے پاس سے۔بے شک اللہ جس کو چاہے بے حساب روزی دیتا ہے۔(آل عمران:٣٧)

اور فرمایا: جب تم ان کافروں اور ان کے معبودوں سے الگ ہو گئے جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں تو اب غار کی طرف ٹھکانا پکڑو، تمہارے لیے تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی مہیا کر دے گا۔اور تو دیکھے گا سورج کو کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کے غار کے دا ہنی طرف کو ہو کر نکلتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف کو ان سے کترا کر نکل جاتا ہے ۔(الکھف:١٦۔١٧)

۱۵۰۳۔حضرت ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ بیان کرتے ہیں۔کہ اصحاب صفہ فقیر قسم کے لوگ تھے، ایک دفعہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو (اپنے

ساتھ) لے جائے اور جس شخص کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں اور چھٹے آدمی کو ساتھ لیجائے ۔یا جیسے آپ نے فرمایا۔پس حضرت ابوبکرؓ تین آدمیوں کو لے گئے اور نبی ﷺ دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے چلے۔حضرت ابوبکرؓ نے شام کا کھانا نبی ﷺ کے ساتھ کھایا پھر کچھ دیر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ نماز عشاء ادا کی، پھر رات کا جتنا حصہ اللہ نے چاہا گزر چکا تو آپ گھر لوٹے' پس آپ کی بیوی نے کہا آپ کو اپنے مہانوں کی ضیافت سے کس چیز نے روکے رکھا تھا؟ کیا تم نے انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا؟ ان کی بیوی نے کہا: انھوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا حالانکہ گھر والوں نے تو انہیں کھانا پیش کر دیا تھا۔حدیث کے راوی حضرت عبدالرحمٰنؓ بیان کرتے ہیں میں تو جلدی سے گیا اور چھپ گیا' پس حضرت ابوبکرؓ نے کہا اے ناداں! پس وہ مجھ سے ناراض ہوئے اور برا بھلا کہا اور (مہانوں سے) کہا: کھاؤ تمہارے لیے خوشگوار نہ ہو' اللہ کی قسم! میں تو اسے چکھوں گا بھی نہیں۔راوی حدیث حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم جو بھی لقمہ لیتے تو کھانا اس کے نیچے سے اس سے کئی گنا بڑھ جاتا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ ہو گیا۔پس حضرت ابوبکرؓ نے اس کھانے کی طرف دیکھا تو اپنی بیوی سے کہا: اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! (یہ غیر اللہ کی قسم حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے) یہ کھانا تو اب پہلے سے تین گناہ زیادہ ہے پس حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس میں سے کھایا اور کہا : وہ (کھانا نہ کھانے کی قسم کا واقعہ) شیطان کی طرف سے تھا۔پھر انھوں نے اسمیں سے لقمہ کھایا پھر اس کھانے کو نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو وہ کھانا صبح تک آپ کے پاس رہا۔ان دنوں ہمارے اور ایک قوم کے درمیان ایک معاہدہ تھا اور اس کی مدت ختم ہو چکی تھی' پس ہم بارہ آدمی (بطور نگران یا بطور جاسوس) ادھر ادھر گئے ہوئے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ لوگ تھے' ان کی تعداد کا علم اللہ کو ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے' پس ان سب نے اس میں سے کھانا کھایا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے، (اس کی) بیوی نے بھی قسم کھالی کہ وہ بھی نہیں کھائے گی' ایک مہمان یا سب مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے حتیٰ کہ وہ (میزبان) بھی ہمارے ساتھ کھائے۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یہ قسم شیطان کی طرف سے ہے۔ پس انھوں نے کھانا منگوایا اور کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ وہ جو بھی لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے اور زیادہ ہو جاتا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اے بنوفراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ تو اب ہمارے کھانا کھانے سے پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ پس ان سب نے کھایا اور پھر اسے نبی ﷺ کو بھی بھیجا۔ راوی نے ذکر کیا کہ آپ نے بھی اس میں سے کھایا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰنؓ سے کہا: تم اپنے مہمانوں کا خیال رکھنا اور میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہا ہوں' پس تم میرے آنے سے پہلے ان کی خاطر مدارات سے فارغ ہو جانا۔ پس عبدالرحمٰنؓ گئے اور جو کچھ تھا ان کی خدمت میں لے آئے اور کہا: کھانا کھاؤ' مہمانوں نے کہا: ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے پھر کہا: کھاؤ! انھوں نے کہا: ہم تو کھانا نہیں کھائیں گے' حتیٰ کہ ہمارے گھر کا مالک (میزبان) آجائے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا آپ ہماری طرف سے مہمان نوازی قبول کریں' اسلئے کہ اگر وہ آگئے اور تم نے کھانا نہیں کھایا ہوگا تو ہمیں ان کی طرف سے ناراضی سہنا پڑے گی۔ لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ پس میں نے جان لیا کہ حضرت ابوبکرؓ مجھ پر ناراض ہوں گے۔ پس جب وہ آئے تو میں ان سے ایک طرف ہو گیا (سامنے نہ آیا) انھوں نے مہمانوں سے پوچھا تم نے کیا کیا؟ انھوں نے آپ کو بتا دیا (کہ ابھی کھانا نہیں کھایا) حضرت ابوبکرؓ نے آواز دی اے کہ اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا' انھوں نے پھر کہا اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا' پھر انھوں نے کہا: اے نادان! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تم میری آواز سنتے ہو تو ضرور آجاؤ! پس میں نکل کر آیا تو عرض کیا: آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں (میں کھانا لے کر آیا تھا انھوں نے نہیں کھایا)

مہمانوں نے کہا: اس نے سچ کہا' یہ ہمارے پاس کھانا لایا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا تو تم میرا انتظار کرتے رہے (اور کھانا نہیں کھایا) اللہ کی قسم! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا اللہ کی قسم! جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم بھی نہیں کھائیں گے تو آپ نے فرمایا: افسوس ہے تم پر! تمھیں کیا ہوا کہ تم ہماری مہمان نوازی قبول نہیں کرتے؟ (عبدالرحمٰن سے کہا) کھانا لاؤ' وہ کھانا لایا تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ رکھا اور بسم اللہ پڑھی اور کہا: پہلی حالت (جب کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی تھی) شیطان کی طرف سے تھی پھر انھوں نے کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھانا کھایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٢/٧٥-٧٦، فتح) ومسلم (٢٠٥٧).

۱۵۰۴۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ محدث (الہامی) ہوتے تھے' اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ (بخاری)

اور مسلم نے اسے حضرت عائشہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ ابن وہب نے کہا (محدثون) کا معنی ہے ''الہامی یا الہام یافتہ لوگ۔''

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٧/٤٢-فتح) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه. وأخرجه مسلم (٢٣٩٨). من حديث عائشه رضي الله عنها.

۱۵۰۵۔ حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں حضرت عمر بن خطابؓ سے شکایت کی تو انھوں نے حضرت سعدؓ کو معزول کر دیا اور حضرت عمارؓ کو ان کا گورنر بنا دیا۔ پس انھوں نے (سعد کی) کئی شکایتیں کیں حتیٰ کہ انھوں نے یہ شکایت بھی کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ پس حضرت عمرؓ نے ان کی طرف پیغام بھیجا تو فرمایا: اے ابواسحاق (حضرت سعد کی کنیت) ان لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نماز بھی صحیح نہیں پڑھاتے؟ حضرت سعدؓ نے کہا: میں تو اللہ کی قسم! انہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتا' میں نماز عشاء

پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں قیام لمبا کرتا ہوں۔ اور آخری دو رکعتوں میں مختصر کرتا ہوں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابو اسحاق! میرا تمہارے بارے میں یہی خیال تھا۔ اور ان کے ساتھ ایک آدمی یا چند آدمی کوفے بھیجے تا کہ وہ اہل کوفہ سے حضرت سعد کے متعلق معلوم کریں۔ پس انھوں نے ہر مسجد میں جا کر ان کے بارے میں پوچھا تو سب نے ان کی تعریف کی حتیٰ کہ وہ بنو عبس کی مسجد میں گئے تو ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا' جس کا نام اسامہ بن قتادہ اور کنیت ابو سعدہ تھی۔ پس اس نے کہا اب اگر تم نے ہم سے پوچھا ہی ہے تو پھر سنو! سعد جہاد کے لیے لشکر کے ساتھ نہیں جاتے تھے' مال غنیمت برابر برابر تقسیم نہیں کرتے تھے اور فیصلے بھی انصاف سے نہیں کرتے تھے۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی تین دعائیں ضرور کروں گا: اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور ریا کاری اور شہرت کیلئے کھڑا ہوا ہے تو پھر اس کی عمر دراز کر، اس کی محتاجی میں اضافہ فرما اور اسے فتنوں سے دوچار کر۔ (پس پھر ایسے ہی ہوا) اس کے بعد جب اس (ابو سعدہ) سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا: بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور فتنوں میں مبتلا ہوں' مجھے سعدؓ کی بددعا لگ گئی ہے۔

عبد الملک بن عمیر جو حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں' بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعد میں اسے دیکھا تھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے دونوں ابرو اس کی آنکھوں پر گرے پڑے تھے اور وہ راستے میں لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا اور انہیں اشارے کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (٢/٢٣٦۔٢٣٧۔فتح) ومسلم (٤٥٣)۔

۱۵۰۶۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے اروی بنت اوس نے جھگڑا کیا اور مروان بن حکم (مدینہ کے گورنر) تک اپنی شکایت پہنچائی اور س نے یہ دعویٰ کیا کہ سعید نے اس کی کچھ زمین غصب کر لی۔ حضرت سعیدؓ نے کہا کیا میں رسول اللہ ﷺ سے (غصب کے بارے میں وعید) سننے کے بعد اس کی زمین کا کچھ حصہ غصب کر سکتا ہوں؟ مروان نے پوچھا: تم نے رسول اللہ

ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے ناجائز طریقے سے کسی کی ایک بالشت زمین بھی ہتھیالی تو اسے قیامت والے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ مروان نے ان سے کہا: اس کے بعد میں تم سے کوئی دلیل یا ثبوت طلب نہیں کروں گا۔ پس حضرت سعیدؓ نے کہا اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کردے ورا سے اس کی زمین ہی میں موت دے۔ روای حدیث بیان کرتے ہیں کہ مرنے سے پہلے وہ اندھی ہوگئی اور ایک دفعہ وہ اپنی زمیں میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گرگئی اور مرگئی۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے ہے' وہ بھی اسی کے ہم معنی ہے کہ انھوں (محمد بن زید جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے اس عورت کو دیکھا وہ اندھی ہوچکی ہے اور دیواروں کو ٹٹول ٹٹول کر چل رہی ہے۔ وہ کہتی تھی مجھے (حضرت سعید) کی بدعا لگ گئی ہے اور وہ ایک کنویں پر سے گزری جو اسی احاطے میں تھا جس کے بارے میں اس نے جھگڑا کیا تھا' پس وہ اس میں گر پڑی اور وہی جگہ اسکی قبر بنی۔

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۵/۱۰۳۔فتح)
ومسلم (۱۶۱۰) (۱۳۸) و (۱۳۹)۔

۱۵۰۷۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوۂ احد ہوا تو میرے والد نے رات کے وقت مجھے بلایا اور فرمایا: میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جو پہلے شہید ہوں گے میں بھی انہی میں سے ہوں گا اور میں اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات کے علاوہ تجھ سے بڑھ کر عزیز کسی کو چھوڑ کر نہیں جا رہا' مجھ پر قرض ہے' پس اسے ادا کرنا' اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کرنا۔ پس جب صبح ہوئی تو وہ سب سے پہلے شہید ہونے والے تھے' پس میں نے ان کو ایک اور آدمی کے ساتھ قبر میں دفن کیا' پھر میرا دل اس پر مطمئن نہ ہوا کہ میں اپنے والد کو کسی اور کے ساتھ (قبر میں) رہنے

دوں، پس میں نے انہیں چھ ماہ کے بعد نکالا تو وہ ایک کان کے علاوہ اسی طرح ہی تھے جس طرح قبر میں رکھے جانے والے دن تھے، پھر میں نے ان کو الگ قبر میں دفن کر دیا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/۲۱۴۔۲۱۵۔فتح)۔

۱۵۰۸۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ایک اندھیری رات میں نبی ﷺ کے پاس سے گئے اور ان کے ساتھ ان کے آگے آگے چراغ نما کوئی دو چیزیں تھیں، پس جب وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا حتیٰ کہ وہ اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ (بخاری نے اسے کئی سندوں سے روایت کیا ہے اور ان میں بعض میں ہے کہ وہ دو آدمی حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشرؓ تھے۔)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/۵۵۷۔۵۵۸۔فتح)(والروایة الثانیة عنده (۷/۱۲۴۔۱۲۷۔فتح)۔

۱۵۰۹۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے دس آدمیوں کا لشکر جاسوس بنا کر بھیجا اور حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ کو ان کا امیر مقرر فرمایا، پس وہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب وہ عسفان اور مکہ کے درمیان ''ہداۃ'' کے مقام پر پہنچے تو ہذیل کے قبیلے بنولحیان کو ان کے بارے میں اطلاع کر دی گئی اور وہ سو کے قریب تیر انداز لے کر ان کے مقابلے کے لیے نکل آئے اور ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کے بارے میں پتا چلا تو انھوں نے ایک جگہ پناہ لے لی۔ تیر اندازوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے حوالے کر دو، ہم تمہیں عہد و میثاق دیتے ہیں کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ پس حضرت عاصم بن ثابتؓ نے فرمایا: اے ساتھیو! جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں کسی کافر کے عہد پر نیچے نہیں اتروں گا، اے اللہ! ہمارے متعلق اپنے نبی ﷺ کو خبر پہنچا دے۔ انھوں نے تیر برسائے اور عاصمؓ کو شہید کر دیا، جبکہ تین آدمی

حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور آدمی ان کے عہد و میثاق پر نیچے اتر آئے۔ پس جب انھوں نے ان تینوں پر قابو پالیا تو ان کی کمانوں کی تانتیں کھول کر ان سے انہیں باندھ دیا۔ اس تیسرے آدمی نے کہا: یہ پہلی بد عہدی ہے' اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا' میرے لیے ان میں نمونہ ہے۔ یعنی جو مقتول ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں نے انہیں کھینچا اور ان سے لڑے لیکن انھوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ پس انھوں نے انہیں قتل کر دیا اور وہ حضرت خبیب اور زید بن دثنہؓ کو لے کر چل پڑے حتیٰ کہ انھوں نے ان دونوں کو مکے میں بیچ دیا اور یہ واقعہ غزوۂ بدر کے بعد کا ہے۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے حضرت خبیبؓ کو خرید لیا۔ حضرت خبیبؓ وہ آدمی تھے جنھوں نے غزوہ بدر کے دن حارث کو قتل کیا تھا۔ پس حضرت خبیبؓ ان کے پاس بطور قیدی رہے حتیٰ کہ انھوں نے انہیں قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔ پس اسی قید کے دوران ایک دن حضرت خبیبؓ نے حارث کی کسی بیٹی سے زیر ناف بال مونڈنے کے لیے استرا مانگا تو اس نے انہیں دے دیا۔ اس کا ایک بچہ جبکہ وہ غافل تھی' حضرت خبیبؓ کے پاس چلا گیا۔ پس اس نے بچے کو حضرت خبیبؓ کی ران پر بیٹھا ہوا پایا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا' وہ عورت گھبرا گئی۔ حضرت خبیبؓ نے اس کی اس کیفیت کو بھانپ لیا اور فرمایا کیا تمہیں اندیشہ ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا؟ میں ایسا کرنے والا نہیں۔ اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے خبیبؓ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا' اللہ کی قسم! میں نے ایک روز انہیں انگور کا گچھا ہاتھ میں لیے کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکے میں کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ کہنے لگی یقیناً یہ وہ رزق ہے جو اللہ نے خبیبؓ کو دیا تھا۔ پس جب وہ انہیں لے کر حدود حرم سے ''حل'' (حدود حرم سے باہر) کی طرف نکلے تا کہ انہیں وہاں قتل کریں تو حضرت خبیبؓ نے انہیں کہا مجھے چھوڑ دو' میں دو رکعتیں پڑھ لوں۔ پس انھوں نے حضرت خبیبؓ کو چھوڑ دیا تو انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مجھے موت سے خوف ہے تو میں اور زیادہ لمبی نماز پڑھتا۔

(پھر انھوں نے یہ دعا کی) اے اللہ! ان سب کو گن لے' ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مار اور ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ'' پھر انھوں نے یہ شعر پڑھے:

''جب میں حالت اسلام میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ کس پہلو پر اللہ تعالیٰ کے لیے میری موت واقع ہوگی اور میری یہ موت اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے وہ اگر چاہے تو کٹے ہوئے جسم کے اعضا میں برکت ڈال دے۔

اور حضرت خبیبؓ وہ شخص ہیں جنھوں نے ہر مسلمان کیلئے' جس کو باندھ کر قتل کیا جائے' نماز کا طریقہ جاری کیا اور نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو ان کی خبر اسی دن دی جس دن ان کو شہید کیا گیا۔ قریش نے کچھ لوگوں کو عاصم بن ثابت کی طرف بھیجا' جب ان کو بتایا گیا کہ وہ قتل کر دیے گئے ہیں کہ وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے آئیں' جس سے ان کی شناخت کی جا سکے' کیونکہ انھوں نے ان (قریش) کے بڑوں میں سے ایک بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس اللہ نے حضرت عاصم کی حفاظت کیلئے شہد کی مکھیوں کی ایک جماعت کو بادل کے سائے کی طرح بھیج دیا' پس انھوں نے انہیں قریش کے فرستادوں سے بچایا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۷/۳۷۸۔۳۷۹۔فتح)۔

۱۵۱۰۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو جب بھی کسی معاملے کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرا اس معاملے کے بارے میں یہ خیال ہے تو وہ معاملہ ان کے خیال کے مطابق ہی ظہور پذیر ہوتا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۷/۱۷۷۔فتح)۔

حرام کردہ کاموں کا بیان

۲۵۴۔ باب: غیبت کی حرمت اور زبان کی حفاظت کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے' کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو' یقیناً اللہ بہت رجوع کرنے والا' نہایت مہربان ہے۔ (الحجرات: ۱۲)

نیز فرمایا: اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہیں' بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب ہی سے باز پرس ہوگی۔ (الاسراء: ۳۶)

اور فرمایا: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران تیار رہے۔'' (ق: ۱۸)

امام نووی بیان کرتے ہیں: جان لیجئے کہ ہر مکلّف کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان کو ہر قسم کی گفتگو سے محفوظ رکھے' وہ صرف وہ گفتگو کرے جس میں مصلحت ہو۔ اور جب مصلحت کے اعتبار سے بولنا اور خاموش رہنا برابر ہو تو پھر خاموش رہنا سنت ہے' اس لیے کہ بعض دفعہ جائز گفتگو بھی حرام یا مکروہ تک پہنچا دیتی ہے اور یہ عام طور پر ہوتا ہے اور سلامتی کے برابر تو کوئی چیز نہیں۔

۱۵۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور وہ خیر و بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بارے میں واضح ہے کہ بندے کو گفتگو صرف اسی وقت کرنی چاہیے جب اسمیں بھلائی ہو اور یہ وہی بات ہے جس کی مصلحت ظاہر ہو اور جب مصلحت کے ظاہر ہونے میں شک ہو تو پھر گفتگو نہ کی جائے۔

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (۳۰۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۱۲۔ حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۵۴۔فتح) ومسلم (۴۲)۔

۱۵۱۳۔حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے دے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو چیز اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳۰۸/۱۱۔فتح)، ولم أره فی ((صحيح مسلم))

۱۵۱۴۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بندہ کبھی ایک بات کرتا ہے اور وہ اس کے (خیر و شر ہونے کے) بارے میں غور و فکر نہیں کرتا تو وہ اس ایک بات کی وجہ سے مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی آگ کیطرف گر جاتا ہے۔(متفق علیہ
)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳۰۸/۱۱۔فتح) ومسلم (۲۹۸۸)

۱۵۱۵۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والا (ایک ایسا) کلمہ بولتا ہے، اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے اسکے درجات بلند فرما دیتا ہے اور (بعض اوقات) بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والا کلمہ بولتا ہے' وہ یہ کلمہ بے خیالی میں کہہ دیتا ہے لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳۰۸/۱۱۔فتح).

۱۵۱۶۔حضرت ابو عبدالرحمٰن بلال بن حارث مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والا کلمہ بولتا ہے' اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچ جائے گا؟ اللہ تعالیٰ اس کلمے کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اس آدمی کے لیے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اور آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا کلمہ بولتا ہے' اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچے گا؟ لیکن اللہ اس کی وجہ

سے اپنی ملاقات کے دن (قیامت) تک اس کے لیے اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔ (مؤطا، ترمذی ۔حدیث حسن صحیح ہے)

۱۵۱۷۔حضرت سفیان بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں کہ جس پر میں مضبوطی سے عمل پیرا ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم اور ثابت ہو جاؤ۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ میرے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ کونسی چیز خیال کرتے ہیں؟ آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا، پھر فرمایا: یہ (یعنی زبان)۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح بطرقه ـأخرجه الترمذی (۲۴۱۰) وابن ماجه (۳۹۷۲) وأحمد (۳/۴۱۳)۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمٰن بن ماعز ہے اور اس سے صرف زہری روایت کرتا ہے۔ لیکن یہ اختصار سے مسلم (۳۸) میں بھی موجود ہے اور اسے دارمی (۲/۲۹۸۔۲۹۹) نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۵۱۸۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ اور زیادہ باتیں نہ کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ اور زیادہ باتیں دل کی سختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور سخت دل (والا آدمی) ہے۔ (ترمذی)

توثيق الحديث: ضعيف ـأخرجه الترمذی (۲۴۱۱)

اس حد کی سند میں ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب ہے جس کے بارے میں ابن القطان نے التہذیب (۱/۱۳۳) میں کہا ہے "لا يعرف حاله" کہ یہ غیر معروف ہوتے ہے۔

۱۵۱۹۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس

چیز کے شر سے بچالیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (شرم گاہ) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی۔ حدیث ہے)

توثيق الحديث: صحيح بشواهده ۔أخرجه الترمذی (۲۴۰۹)۔

یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے، اس میں محمد بن عجلان صدوق راوی ہے اور مسلم میں موجود سہل بن سعدؓ والی روایت اس کا شاہد گزر چکی ہے۔

۱۵۲۰۔حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس طرح ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں کافی ہونا چاہیے اور اپنی غلطیوں پر خوب رویا کرو۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح بشواهده۔أخرجه ابن المبارک فی ((الزهد)) (۱۳۴) وعند أحمد (۵/۲۵۹) والترمذی (۲۴۰۶)۔

یہ حدیث اس سند سے تو ضعیف ہے، کیونکہ اسمیں عبیداللہ بن زحر اور علی بن یزید ضعیف راوی ہیں لیکن مسند احمد (۴/۱۳۸) اور طبرانی (۵۹۰/۱۔من المنتخب منہ) وغیرہ میں اس کے شاہد موجود ہیں، اسلئے یہ حدیث بالجملہ صحیح ہے۔

۱۵۲۱۔حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب انسان صبح کرتا ہے تو تمام اعضا زبان سے بڑی عاجزی کے ساتھ درخواست کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، ہم تو تیرے ساتھ وابستہ اور تیرے تابع ہیں، پس اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑے ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

توثيق الحديث: حسن ۔أخرجه الترمذی (۲۴۰۷) وأحمد (۳/۹۵۔۹۶) وابن المبارک فی ((الزهد)) (۱۰۱۲)

۱۵۲۲۔حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم کی آگ سے دور کردے؟ آپ نے فرمایا: تم نے یقیناً بہت بڑی چیز کے بارے میں پوچھا ہے' لیکن وہ اس شخص پر یقیناً آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ اسے آسان فرمادے' تم اللہ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں خیر و بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے اور رات کے آخری حصے میں آدمی کا نماز پڑھنا۔ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں ......۔'' آپ نے (یعلمون) تک تلاوت فرمائی' پھر فرمایا: کیا میں تمہیں دین کے سر' اس کے ستون اور اس کے کوہان کی بلندی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: دین کا سر اسلام ہے' اس کا ستون نماز ہے اور اسکے کوہان کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر ان سب کا دارومدار ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! پس آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جو اس کے ذریعے بات چیت کرتے ہیں' کیا اس پر ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے! لوگوں کو ان کی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتیاں ہی تو اوندھے منہ جہنم میں گرائیں گی۔ (ترمذی، حدیث حسن صحیح ہے اس کی شرح اس سے پہلے گزر چکی ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بطرقه۔أخرجه الترمذی (۲۶۱۶) وابن ماجه (۳۹۷۳) وأحمد (۵/۲۳۱)۔

اس کے کئی ایک طرق ہیں جو علت سے خالی نہیں' لیکن اس کے جملوں کے الگ الگ شواہد موجود ہیں جن کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۵۲۳۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا:"تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو۔آپ سے عرض کیا گیا: آپ فرمائیں کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں ہو (تو کیا پھر بھی وہ بات غیبت ہوگی)؟ آپ نے فرمایا: اگر تو وہ چیز اس میں ہے جو تم کہتے ہو تو یقیناً تم نے غیبت کی اور اگر وہ چیز اس میں نہیں جو تم نے بیان کی تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٥٨٩).

۱۵۲۴۔حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عیدالاضحیٰ کے دن منیٰ کے مقام پر اپنے خطبے میں فرمایا: بے شک تمہارے خون تمہارے اموال، تمہاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے' سن لو! کیا میں نے (دین) پہنچا نہیں دیا۔ (متفق علیہ)۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١/١٥٧۔١٥٨۔فتح) ومسلم (١٦٧٩).

۱۵۲۵۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ کے لیے صفیہؓ (آپ کی زوجہ محترمہ) کا ایسا ایسا ہونا کافی ہے' بعض راویوں نے بیان کیا ہے ان کی مراد یہ تھی کہ وہ پستہ قد ہیں ۔پس آپ نے فرمایا: تم نے ایسی بات کہی ہے اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو یہ اس کا ذائقہ بدل ڈالے۔حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے ایک آدمی کی نقل ہی اتاری ہے۔ تو آپ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی آدمی کی نقل اتاروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں اتنا اتنا مال ملے۔(ابوداؤد۔ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح أخرجه أبوداود (٤٨٧٥)' والترمذي (٢٥٠٢)

‘ وأحمد (٦/١٨٩)۔

١٥٢٦۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے کہا اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

١٥٢٧۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کا خون‘ اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٥٦٤)۔

٥٥٢۔باب: غیبت سننا حرام ہے‘ اگر کوئی شخص غیبت محرمہ سنے تو وہ اس کا رد کرے اور غیبت کرنے والے کو منع کرے‘ اگر وہ عاجز ہو یا اس کی بات نہ مانی جائے تو ممکن ہو تو اس مجلس سے الگ ہو جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جب وہ کوئی بےہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کر لیتے ہیں۔(القصص: ٥٥)

نیز فرمایا: مومن بےہودہ باتوں سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔(المؤمنون: ٣)

اور فرمایا: بےشک کان، آنکھ اور دل‘ ان سب سے باز پرس ہوگی۔(الاسراء: ٣٦)

نیز فرمایا: جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے جو ہمارے حکموں میں طعن و تشنیع کر رہے ہوں تو اس ان سے اعراض کرلے یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ۔ (الأنعام:٦٨)

١٥٢٨۔حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کے چہرے کو آگ سے محفوظ رکھے گا۔(ترمذی۔حدیث

حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح أوحسن۔أخرجه الترمذى (١٩٣١)وأحمد (٦/٤٥٠)والدولابى فى ((الكنى))(١/١٢٤)وابن أبى دنيا فى ((الصمت))(٢٥٠)۔

١٥٢٩۔حضرت عتبان بن مالکؓ اپنی اس مشہور اور طویل حدیث میں جو ''باب الرجاء'' میں گزر چکی ہے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: مالک بن دخشم کہاں ہے؟ ایک آدمی نے کہا: وہ تو منافق ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا ایسے مت کہو' کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا مندی چاہتا ہے' بے شک اللہ نے اس شخص کو آگ پر حرام قرار دیا ہے جس نے اللہ کی رضا مندی کی خاطر لا الہ الا اللہ کہا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٤١٧) ملاحظہ فرمائیں۔

١٥٣٠۔حضرت کعب بن مالکؓ اپنی اس طویل حدیث میں جو ان کی توبہ کے قصے کے بارے میں ہے' وہ بیان کرتے ہیں کی نبی ﷺ جب تبوک میں لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے تو آپ نے فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنوسلمہ کے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! اس کو اس کی دونوں چادروں اور اسکے دونوں کناروں پر نظر کرنے (یعنی خود پسندی) نے روک لیا۔ (یہ سن کر) حضرت معاذ بن جبلؓ نے کہا: تم نے بہت بری بات کی' اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ہم تو اس کے بارے میں صرف خیر ہی جانتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٢١) ملاحظہ فرمائیں۔

٢٥٦۔باب: غیبت کی جائز صورتیں

جان لیجئے کہ کسی صحیح شرعی مقصد کے لیے غیبت کرنا جائز ہے' جب کہ اس کے بغیر اس مقصد تک پہنچنا ممکن نہ ہو اور اس کے چھ اسباب ہیں:۔

(۱) کسی سے ظلم کی شکایت کرنا: مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ بادشاہ' قاضی یا کسی صاحب اختیار شخص یا ایسے شخص سے اپنے ظلم کی شکایت کرے جس سے ظالم کے خلاف انصاف ملنے کی توقع ہو۔اس کے پاس جا کر کہے فلاں شخص نے اس طرح مجھ پر ظلم کیا ہے۔

(۲) برائیوں اور گناہوں کو روکنے اور گناہ گار کو راہ راست پر لانے کے لیے مدد طلب کرنا پس جس شخص سے یہ امید ہو کہ اس میں برائی کو روکنے کی قوت ہے تو اسے یہ بتانا کہ فلاں شخص یہ برائی کر رہا ہے' پس وہ اس شخص کو ڈانٹ ڈپٹ کرے یا اس طرح کی کوئی بات کرے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ برائی کو روکا جائے ۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہ ہو تو پھر ایسی شکایت کرنا جرم ہوگا۔

(۳) فتویٰ طلب کرنا: کوئی شخص مفتی کو یہ بتائے کہ میرے باپ یا میرے بھائی یا میرے خاوند یا فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا ہے' کیا اسکو یہ حق پہنچتا ہے؟ اور اس سے نجات پانے کا میرے لیے کیا طریقہ ہے' تاکہ مجھے میرا حق مل جائے اور میں اس کے ظلم سے بچ جاؤں؟ اور اس طرح کی کوئی بات کرے تو بوقت ضرورت جائز ہے لیکن افضل اور محتاط طریقہ یہ ہے کہ وہ نام لیے بغیر اس طرح کہے کہ آپ ایسے آدمی یا شخص یا خاوند کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کا معاملہ اس طرح ہے؟ اس طرح وہ کسی کا نام لیے بغیر اپنا مقصد یعنی فتویٰ حاصل کرسکتا ہے۔لیکن کسی کا نام لینا بھی جائز ہے جیسا کہ ہم حدیث ہند میں اسکا تذکرہ کریں گے۔(ان شاءاللہ)

(۴) مسلمانوں کو برائی سے ڈرانا اور ان کی خیر خواہی کرنا: اس کے متعدد طریقے ہیں' مثلاً سند کے مجروح راویوں اور گواہوں کے بارے میں جرح کرنا' یہ مسلمانوں کے اجماع سے جائز ہے بلکہ ضرورت کے تحت واجب ہے۔یا جیسے کسی سے شادی کا تعلق قائم کرنے یا کاروباری شراکت کرنے یا اس کے

پاس امانت رکھوانے یا اس کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ کرنے یا اس کی ہمسائیگی اختیار کرنے کے بارے میں ایک دوسرے سے مشورہ کرنا ہے پس اس صورت میں جس شخص سے مشورہ کیا جائے اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی کوئی بات نہ چھپائے بلکہ خیر خواہی کی نیت سے اس کی تمام برائیاں بیان کر دے (تا کہ وہ شخص اس قسم کے لوگوں سے معاملات کرنے سے بچ جائے)۔

اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص کسی طالب علم کو کسی بدعتی یا فاسق شخص کے پاس علم حاصل کرنے کیلئے جاتا ہوا دیکھے اور اسے اندیشہ ہو کہ اس طالب علم کو ایسے شخص سے نقصان پہنچے گا تو پھر اس طالب علم سے خیر خواہی کرتے ہوئے اس کے حالات بیان کرنا اس شخص پر واجب ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خیر خواہی ہی مقصود ہو۔ اور یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں غلطیوں کا ارتکاب ہو جاتا ہے' کبھی حسد ایسی بات کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور شیطان اس پر معاملے کو غلط ملط کر دیتا ہے اور اسے یہ بات باور کراتا ہے کہ یہ خیر خواہی ہے۔ پس اس مسئلے میں انسان کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کہ شیطان کی چال کا شکار نہ ہو جائے۔ یا یہ صورت ہو کہ کسی شخص کے پاس کوئی عہدہ و منصب ہو لیکن وہ اس کا صحیح حق ادا نہ کر رہا ہو' یا تو اس لیے کہ اس میں اس کی صلاحیت ہی نہیں یا یہ کہ وہ فاسق ہے یا اس ذمہ داری سے غافل ہے تو پھر ایسے شخص کے بارے میں اس کے امیر کو بتانا واجب ہے تا کہ وہ اسے ہٹا دے اور ایسے شخص کو اس منصب پر فائز کرے جو اسکی اصلاح کرے یا وہ اس معاملے کی اصل صورت حال سے باخبر ہو جائے گا تا کہ وہ حالات کے تقاضے کے مطابق اس میں معاملہ کرے اور اسکے بارے میں کسی دھوکے میں مبتلا نہ ہو اور یہ اس بات کی کوشش کرے کہ اسے سیدھے راستے پر قائم رہنے کی ترغیب دے یا پھر اسے بدل دے۔

(۵) یا پھر کوئی اعلانیہ طور پر اپنے فسق یا بدعت کا ارتکاب کرنے والا ہو جیسے کوئی اعلانیہ شراب نوشی کرے، لوگوں پر ظلم کرے، ٹیکس وصول کرے، لوگوں سے ظلماً مال حاصل کرے اور امور باطلہ کی سر پرستی کرے۔ پس وہ جو کام کھلم کھلا کرے تو اسے بیان کرنا جائز ہے' اس کے علاوہ اس کے دوسرے مخفی

عیوب بیان کرنا حرام ہے‘ الا یہ کہ اس کے جواز کا کوئی دوسرا سبب ہو جو ہم نے بیان کیا ہے۔

(٦) کسی کو معروف نام سے پکارنا: جب انسان کسی لقب سے معروف ہو جیسے اعمش (چندھا)‘ اعرج (لنگڑا)‘ اصم (بہرا)‘ اعمی (اندھا) اور احول (بھینگا) وغیرہ تو ان ناموں کے ساتھ جو تعارفی نام ہیں‘ پکارنا جائز ہے‘ لیکن کسی کی تحقیر و تنقیص کے لیے اس طرح پکارنا حرام ہے اور اگر اس کے علاوہ اس کا تعارف ممکن ہو تو بہتر ہے۔ یہ وہ چھ اسباب ہیں جو علماء نے بیان کیے ہیں اور ان میں سے اکثر پر علماء کا اتفاق ہے اور احادیث صحیحہ سے ان کے دلائل مشہور ہیں‘ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

۱۵۳۱۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو‘ یہ اپنے خاندان کا برا آدمی ہے۔ (متفق علیہ)

امام بخاریؒ نے اس حدیث سے اہل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت بیان کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۴۷۱۔فتح) ومسلم (۲۵۹۱)۔

۱۵۳۲۔ حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ فلاں فلاں شخص ہمارے دین کے بارے میں کچھ جانتے ہوں۔ (بخاری) اس حدیث کے روای لیث بن سعد بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں آدمی منافقین میں سے تھے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۴۸۔فتح)۔

۱۵۳۳۔ حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کیا کہ ابوجہم اور معاویہ ان دونوں نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے (آپ مجھے مشورہ دیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاویہ تو فقیر آدمی ہے اس کے پاس کوئی مال نہیں ہے اور جو ابوجہم ہے وہ تو اپنے کندھے سے لاٹھی اتارتا ہی نہیں۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ابوجہم تو عورتوں کو بہت مارنے والا ہے۔ اور یہ پچھلی روایت کے الفاظ

’’وہ تو اپنے کندھے سے لاٹھی اتارتا ہی نہیں‘‘ کی تفسیر ہے اور بعض نے کہا اس کے معنی ہیں۔ وہ بہت زیادہ سفر کرنے والا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۴۸۰).

تنبیہ: امام بخاریؒ نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ صرف امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۳۴۔ حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، تو عبداللہ بن ابی نے کہا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو حتیٰ کہ وہ منتشر ہو جائیں۔ اس نے کہا: اگر ہم مدینہ واپس پہنچ گئے تو ہم میں سے معزز شخص وہاں سے ذلیل شخص کو نکال دے گا۔ حضرت زیدؓ بیان کرتے ہیں پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو اس بارے میں بتایا۔ آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا تو اس نے بڑی پختہ قسم کھا کر کہا کہ اس نے تو ایسے نہیں کہا۔ پس لوگوں نے کہا زید نے رسول اللہ ﷺ کو جھوٹ بتایا، ان کی اس بات پر مجھے دلی صدمہ ہوا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورۃ المنافقون (اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ) نازل فرمائی، نبی ﷺ نے پھر ان (منافقین) کو بلایا تاکہ آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں لیکن انھوں نے اعراض کرتے ہوئے اپنے سروں کو پھیر لیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۸/۶۴۴۔ فتح) ومسلم (۲۷۷۲).

۱۵۳۵۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ابوسفیانؓ کی بیوی ہندؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، وہ مجھے اتنا خرچہ بھی نہیں دیتے کہ مجھے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو، الا یہ کہ جو میں انہیں بتائے بغیر ان کے مال میں سے خود لے لوں۔ آپ نے فرمایا: تم معروف طریقے سے اتنا لے لیا کرو جو تجھے اور تیرے بچوں کو کفایت کر جائے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۹/۵۰۴ و ۵۰۷۔ فتح) ومسلم (۱۷۱۴).

۲۵۷۔ باب: چغل خوری حرام ہے، چغل خوری سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے ایک کی بات دوسرے سے بیان کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بہت عیب جو، یا غیب کرنے والے اور چغلی کے ذریعے سے فساد برپا کرنے والے کی (بات نہ مان)۔ (ن:۱۱)

نیز فرمایا: انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی نگران فرشتہ موجود ہے۔ (ق:۱۸)

۱۵۳۶۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۴۷۲۔فتح) ومسلم (۱۰۵)۔

۱۵۳۷۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرتے تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں وہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی تو ہے، ان میں سے ایک تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ (متفق علیہ)

اور یہ الفاظ بخاری کی ایک روایت کے ہیں۔

علماء نے کہا ہے۔ انہیں کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خیال میں یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی، (یعنی انھوں نے اسے معمولی سمجھا) اور بعض نے کہا ہے کہ ان دونوں کاموں کا ترک کرنا ان کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی (وہ بڑی آسانی سے ان دونوں کاموں کو چھوڑ سکتے تھے)۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱/۳۱۷۔فتح) ومسلم (۲۹۲)۔

۱۵۳۸۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ''عضہ'' کے متعلق

نہ بتاؤں کہ وہ کیا چیز ہے؟ وہ چغلی ہے (یعنی) لوگوں میں (کسی کی) بات کرنا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٠٦)۔

۲۵۸۔باب: جب کسی مصلحت کا تقاضا یا کسی فساد وغیرہ کا اندیشہ نہ ہو تو پھر امراء سے لوگوں کی شکایت کرنا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ (المائدۃ:۲)

اور اس باب میں وہی حدیثیں ہیں جو اس سے ماقبل باب میں بیان ہوئی ہیں (ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں)۔

۱۵۳۹۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے کوئی شخص کسی کے متعلق کوئی بات مجھ تک نہ پہنچائے' اس لیے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے درمیان اس حال میں آؤں کہ (ہر ایک کے بارے میں) میرا سینہ صاف ہو۔ (ابوداؤد' ترمذی)

توثيق الحديث: ضعيف ـأخرجه أبوداود (٤٨٦٠) الترمذی (٣٨٩٦،٣٨٩٧) وأحمد (١/٣٩٥ـ٣٩٦)۔

اس حدیث کی سند میں ولید ابن ابی ہشام مولی حمدان اور اس کے استاد زید بن زائد دونوں مجہول راوی ہیں' اسے لیے یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۹۔باب: دورخے شخص کی مذمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے' وہ راتوں کو ایسی باتوں میں مشورہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کا احاطہ کرنے والا ہے۔ (النساء:۱۰۸)

۱۵۴۰۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ

گئے ان میں جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں، جب وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ تم اس امارات و حکمرانی کے بارے میں ان لوگوں کو بہتر پاؤ گے جو اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتے ہوں گے اور تم سب سے زیادہ برا دو رخے شخص کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور دوسرے لوگوں کے پاس ایک اور (دوسرا) رخ لے کر جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٦/٥٢٥۔فتح) ومسلم (٢٥٢٦)۔

١٥٤١۔ حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے عرض کیا کہ جب ہم اپنے بادشاہوں اور حکمرانوں کے پاس ہوتے ہیں تو ہم ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں کے خلاف ہوتی ہیں جو ہم ان کی عدم موجودگی میں کرتے ہیں تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایسے رویے کو نفاق شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١٣/١٧٠، فتح)

تنبیہ: پہلی بات تو یہ ہے کہ بخاری کی روایت میں (سلاطينا) جمع کی بجائے (سلطاننا) مفرد کا صیغہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ (على عهد رسول الله ﷺ) کے الفاظ بخاری میں نہیں بلکہ ابوداؤد طیالسی کی روایت میں ہیں۔

٢٦٠۔ باب: جھوٹ کی حرمت

جھوٹ کے معنی ہیں کہ کسی چیز کے بارے میں خلاف واقعہ خبر دینا، خواہ یہ عمداً ہو یا جہالت کی وجہ سے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس چیز کا علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو۔ (الاسراء:٣٦)

اور فرمایا: انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ایک نگران فرشتہ تیار رہتا ہے۔ (ق:١٨)

١٥٤٢۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ سچائی نیکی کی طرف

رہنمائی کرتی ہے اور بلاشبہ نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ''صدیق'' (سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ گناہوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف رہنمائی کرتے ہیں، بے شک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ''کذاب'' (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار خصلتیں (ایسی) ہیں جس شخص میں وہ ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے (اور وہ یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۸۹۔۶۹۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۴۴۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو روز قیامت اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ یہ کام نہیں کر سکے گا اور جو شخص لوگوں کی باتوں کو کان لگا کر سنے حالانکہ وہ اس کے لیے اس (سننے) کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت والے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جس شخص نے (کسی جاندار کی) تصویر بنائی تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے حالانکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخا (۱۲/۴۲۷۔فتح)

۱۵۴۵۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی

آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انھوں نے نہیں دیکھی۔(بخاری)

اس کے معنی یہ ہیں کہ آدمی کہے کہ میں نے (خواب میں) فلاں چیز دیکھی ہے حالانکہ اس نے اسے نہیں دیکھا۔

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۱۲/۴۲۸ ـ فتح).

۱۵۴۶۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اپنے صحابہ کرام سے پوچھا کرتے تھے: کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس کوئی شخص جو اللہ تعالیٰ چاہتا' آپ کے سامنے بیان کرتا۔ ایک روز صبح کے وقت آپ نے ہمیں فرمایا: بے شک رات کے وقت دو آنے والے (خواب میں) میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے کہا چلیے' میں ان کے ساتھ چل پڑا' ہم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی پتھر لیے اسکے اوپر کھڑا تھا' وہ اس کے سر پر پتھر مارتا اور اسکے سر کو پاش پاش کر دیتا ہے پس پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے' وہ آدمی اس پتھر کے پیچھے جاتا ہے اور اسے پکڑ لاتا ہے' وہ ابھی واپس نہیں پہنچتا کہ اس کا سر پہلے کی طرح ٹھیک ہو جاتا ہے۔ وہ آدمی پھر اس کی طرف لوٹتا ہے اور اس کے ساتھ پھر پہلی مرتبہ والا سلوک کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے پوچھا: سبحان اللہ! یہ دونوں کیا ہیں؟ ان دونوں (جو میرے ساتھ چل رہے تھے) نے مجھے کہا : چلیے چلیے' پس ہم چلتے گئے اور ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک اور آدمی لوہے کا آنکڑا لیے اس کے اوپر کھڑا تھا' وہ اس کے چہرے کی ایک طرف آتا ہے اور اس کے جبڑے کو اس کی گدی تک چیر دیتا ہے اور اس کے نتھنے اور اس کی آنکھ کو بھی اس کی گدی تک چیر دیتا ہے پھر وہ دوسری طرف ہو جاتا ہے اور ادھر بھی اسی طرح کرتا ہے جس طرح اس نے پہلی طرف کیا تھا۔ ابھی وہ دوسری طرف سے فارغ نہیں ہوتا تو اسکی پہلی طرف پہلے کی طرح صحیح ہو جاتی ہے۔ وہ پھر اس کی طرف لوٹتا ہے اور وہ ایسے ہی کرتا ہے جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں نے کہا: سبحان

اللہ! یہ کیا ہیں۔آپ نے فرمایا: ''ان دونوں نے مجھے کہا چلیے چلیے' پس ہم چلتے گئے تو ہم ایک تنور جیسے گڑھے پر آئے۔(راوی بیان کرتا ہے) میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: اس میں بہت شور اور آوازیں تھیں' ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں' انکے نیچے سے ان کی طرف آگ کا ایک شعلہ بلند ہوتا ہے' جب وہ شعلہ ان تک پہنچتا تو وہ چیختے چلاتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ ان دونوں نے مجھے کہا: چلیے چلیے' پس ہم چلتے گئے اور ایک نہر پر پہنچ گئے ۔(راوی بیان کرتا ہے) میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک تیراک تیر رہا تھا جب کہ نہر کے کنارے پر ایک آدمی تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے' جب وہ تیراک تیرتا ہوا اس آدمی کے پاس پہنچتا ہے جس نے اپنے پاس پتھر جمع کیے ہوئے ہیں تو یہ اس کے سامنے اپنا منہ کھولتا ہے اور یہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا ہے' یہ شخص پھر چلا جاتا ہے' تیر نے لگتا ہے اور دوبارہ پھر اس آدمی کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ جب بھی اس کی طرف لوٹتا ہے تو اس کے سامنے اپنا منہ کھول دیتا ہے اور وہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا ہے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہیں تو وہ مجھے کہتے ہیں چلیے چلیے ۔ہم چلتے گئے تو پھر ایک بہت ہی کریہ منظر آدمی کے پاس پہنچے 'یا (فرمایا) سب سے بدصورت آدمی کی طرف جو تم نے دیکھا ہو' اس کے پاس پہنچے' اس کے پاس آگ ہے اور وہ اسے جلا رہا ہے اور اس کے اردگرد دوڑتا ہے' میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے مجھے کہا چلیے چلیے ۔پس ہم چلتے گئے اور ایک بڑے شاداب باغ میں پہنچے جس میں لمبے لمبے درخت کثرت سے لگے ہوئے تھے اور اس میں بہار کے ہر قسم کے کھلے ہوئے پھول تھے' جبکہ باغ میں ایک طویل القامت انسان تھا اور اس کے لمبے قد کی وجہ سے قریب نہیں تھا کہ میں اس کا سر دیکھ سکوں اور اس کے اردگرد بہت سے بچے ہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ لیکن انھوں نے مجھے یہی کہا کہ چلیے چلیے ۔پس ہم چلتے گئے اور ایک بہت بڑے درخت کے

پاس آئے' اور میں نے اس سے بڑا اور اچھا درخت کبھی نہیں دیکھا' ان دونوں نے مجھے کہا اس پر چڑھیے ۔پس ہم اس پر چڑھے تو وہاں ایک شہر نظر آیا جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ ہم شہر کے دروازے پر پہنچے تو ہم نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو اسے ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں داخل ہو گئے تو ہم نے وہاں بہت سے آدمی دیکھے ان کا آدھا جسم تو اس خوبصورت ترین آدمی کی طرح تھا جسے تم نے دیکھا ہو اور ان کا باقی آدھا جسم اس قبیح ترین آدمی کی طرح تھا جسے تم نے دیکھا ہو۔ اور ان دونوں نے انہیں کہا چلو اور اس نہر میں کود جاؤ اور وہ نہر عرضاً بہ رہی تھی اور اس کا پانی دودھ کی طرح نہایت ہی سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود گئے پھر وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کے آدھے جسم کا قبیح پن دور ہو چکا تھا اور وہ مکمل طور پر بہت خوبصورت بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کہ ان دونوں نے مجھے بتایا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی منزل ہے۔ میری نظر جو اوپر اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل تھا' پھر ان دونوں نے مجھے بتایا کہ یہ ہے آپ کا مقام۔ میں نے انہیں کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے' مجھے ذرا چھوڑ دو کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں' ان دونوں نے کہا: ابھی نہیں' البتہ آپ ہی داخل اس میں ہوں گے' میں نے انہیں کہا میں نے اس رات بڑی عجیب چیزیں دیکھی ہیں' پس میں نے جو دیکھا ہے وہ کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھے بتایا کہ ہم عنقریب آپ کو بتلائے دیتے ہیں' وہ جو پہلا آدمی تھا ' جس کے پاس آپ گزرے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا' یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن یاد کیا تھا اور اسے بھلا دیا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔ اور وہ آدمی جس کے پاس آپ آئے تھے اور اس کے جبڑے' نتھنے اور آنکھ کو اس کی گدی تک چیرا جا رہا تھا' یہ وہ شخص تھا جو صبح اپنے گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آفاق (آسمان کے کناروں) تک پہنچ جاتا۔ اور وہ جو برہنہ مرد اور برہنہ عورتیں تندور نما گھڑے میں تھیں' وہ زانی مرد اور زانی عورتیں تھیں۔ وہ آدمی جس کے آپ پاس گئے تھے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جا رہا تھا' وہ سود خور تھا۔ اور وہ آدمی جس کے پاس آپ گئے تھے اور

وہ کریہ المنظر تھا اور آگ کے پاس تھا' اسے جلا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا' وہ جہنم کا داروغہ تھا۔ اور جو طویل القامت آدمی باغ میں تھا' وہ ابراہیمؑ تھے اور جو بچے ان کے اردگرد تھے' یہ وہ تمام بچے تھے جو فطرت اسلام پر فوت ہوئے تھے۔ برقانی کی روایت میں ہے: یہ وہ بچے ہیں جو فطرت پر پیدا ہوئے تھے ۔بعض مسلمانوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مشرکوں کے بچے (بھی وہیں تھے)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین کے بچے بھی۔ اور وہ لوگ جن کے جسم کا آدھا حصہ خوبصورت اور آدھا قبیح تھا یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اچھے برے ہر قسم کے ملے جلے عمل کیے تھے اور اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔ (بخاری)

اور بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے رات کو دو آدمی دیکھے کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ پھر وہی واقعہ بیان کیا اور فرمایا: ہم چلتے چلتے تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے' اس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا حصہ کشادہ تھا' اس کے نیچے آگ جل رہی تھی' جب وہ آگ اوپر کو اٹھتی تو اس میں موجود لوگ بھی اوپر کو اٹھتے حتیٰ کہ وہ باہر نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب وہ آگ بجھ جاتی تو وہ پھر اس میں واپس نیچے چلے جاتے اور اس میں برہنہ حالت میں مرد اور عورتیں تھیں۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے۔ ہم خون کی ایک نہر پر آئے۔ اس میں راوی نے شک نہیں کیا (جیسے پہلی روایت میں شک تھا) اس میں ایک آدمی نہر کے وسط میں کھڑا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر کھڑا ہے اور اس کے سامنے پتھر ہیں اور جو آدمی نہر میں ہے' وہ آگے بڑھتا ہے اور نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو باہر کنارے والا آدمی اس کے منہ میں ایک پتھر پھینک دیتا ہے اور اسے وہیں لوٹا دیتا ہے جہاں وہ تھا' پس وہ شخص جب بھی نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس کے منہ میں پتھر پھینک دیتا ہے اور وہ وہیں واپس لوٹ جاتا ہے جیسے وہ تھا' اور اس میں یہ بھی ہے: وہ مجھے لے کہ درخت پر چڑھے اور انھوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا' جس سے خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا' اس میں کچھ بوڑھے مرد تھے اور کچھ جوان۔ اور اسی روایت میں ہے: آپ نے جو اس شخص کو دیکھا جس کا جبڑا چیرا جا رہا

ہے' وہ بہت جھوٹا آدمی تھا' وہ جھوٹ بولتا اور وہ جھوٹی بات اس کی طرف سے بیان کی جاتی اور وہ پہنچتی پہنچتی آفاق تک پہنچ جاتی۔ پس آپ نے جو دیکھا قیامت تک اسکے ساتھ ویسے ہی کیا جاتا رہے گا۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے: آپ نے جو وہ شخص دیکھا کہ اس کے سر کو کچلا جا رہا ہے پس وہ آدمی ہے جسے اللہ نے قرآن سکھایا لیکن یہ اس سے بے پرواہ ہو کر رات کو سویا رہتا اور دن کو بھی اس پر عمل نہیں کرتا تھا' پس اس کے ساتھ بھی روز قیامت تک یہی سلوک کیا جائے گا۔ وہ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے وہ عام مومنوں کا گھر تھا اور جبکہ یہ گھر شہداء کا گھر ہے' میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں، آپ اپنا سر اٹھائیں۔ پس میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ میرے اوپر بادل کی مانند کوئی چیز ہے ان دونوں نے کہا: آپ کا ٹھکانہ ہے۔ میں نے کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں۔ ان دونوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جسے آپ نے مکمل نہیں کیا' پس جب آپ اسے مکمل کر لیں گے تو اپنے ٹھکانے میں تشریف لے آئیں گے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۲/۴۳۸۔۴۳۹۔فتح) والرواية الثانية (۳/۲۵۱۔۲۵۲۔فتح)۔

۲۶۱۔ باب: جھوٹ کی بعض جائز صورتیں

جان لیجئے کہ جھوٹ اگرچہ اصل میں تو حرام ہے لیکن بعض احوال میں چند شروط کے ساتھ بولنا جائز ہے جنہیں میں نے ''کتاب الا ذکار'' میں واضح کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کلام مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے' پس وہ ہر اچھا مقصود جس کا حصول جھوٹ کے بغیر ممکن ہے تو اس بارے میں جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر اس کا حصول جھوٹ کے بغیر ممکن نہ ہو تو پھر جھوٹ بولنا جائز ہے پھر اگر اس مقصود کا حصول مباح ہے تو اس کے لیے جھوٹ بولنا بھی مباح ہوگا اور اگر اس مقصود کا حصول واجب ہے تو پھر اس کے بارے میں جھوٹ بولنا بھی واجب ہوگا۔ مثال کے طور پر جب کوئی شخص کسی ظالم سے چھپ

جائے‘ جو اسے قتل کرنا چاہتا ہے یا اس کا مال حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ اپنا مال چھپا لے اور کسی انسان سے اس کے بارے میں پوچھا جائے تو پھر اس کے معاملے کو چھپائے رکھنے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی امانت ہے اور ظالم اسے لینا چاہتا ہے تو بھی اسے چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے ان تمام صورتوں میں زیادہ محتاط طریقہ یہ ہے کہ ''توریہ'' اختیار کیا جائے اور ''توریے'' کا معنی یہ ہے کہ ایسی بات کی جائے جس کا ایک ظاہری مفہوم ہو ایک باطنی‘ یعنی وہ اپنی گفتگو سے صحیح مقصد کی نیت اور قصد کرے اور اس کی طرف نسبت کرنے میں وہ جھوٹا نہ ہو‘ اگرچہ ظاہری الفاظ میں اور اس چیز کی طرف نسبت کرنے میں جسے مخاطب سمجھے‘ وہ جھوٹا ہوا اور اگر توریے کی بجائے صاف ہی بول دے تو بھی اس حالت میں جھوٹ بولنا حرام نہیں ہے۔

علماء نے اس حالت میں جھوٹ بولنے کا جواز حضرت ام کلثومؓ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں وہ بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے‘ وہ بھلائی کی بات پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کرتا ہے''۔ (متفق علیہ)

امام مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ام کلثومؓ بیان کرتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو تین مواقع کے سوا لوگوں کو گفتگو سے متعلق رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا۔ انکی مراد یہ تھی جنگ کا موقع‘ لوگوں کے درمیان صلح کرانا اور مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے گفتگو کرنے کا موقع۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۵/۲۹۹۔فحیح) ومسلم (۲۶۰۵)۔

۲۶۲۔ باب: انسان جو بات کرے یا اسے آگے بیان کرے اس کی تحقیق کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمھیں علم نہ ہو۔ (الاسراء:۳۶)

نیز فرمایا: انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے۔ (ق:۱۸)

۱۵۴۷۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی

کافی ہے کہ وہ جو سنے اسے (تحقیق کیے بغیر آگے) بیان کر دے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم فی مقدمة (صحیحة) (۵)

۱۵۴۸۔ حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرے جبکہ وہ سمجھتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم فی فقدمة((صحیحة))(۱/۹)

۱۵۴۹۔ حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک سوتن (سوکن) ہے، کیا مجھے پر گناہ ہو گا کہ اگر میں ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے یہ کچھ ملا ہے حالانکہ وہ اس نے مجھے نہ دیا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا: متشبع (وہ شخص جو تکلیف کے ساتھ کسی چیز کے ملنے کا اظہار کرے جبکہ وہ اسے نہ ملی ہو) اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۳۱۷۔فتح) ومسلم (۲۱۳۰)۔

۲۶۳۔ باب: جھوٹی گواہی کی شدید حرمت

جھوٹی گواہی بھی جھوٹ اور بہتان کے زمرے میں آتی ہے لیکن یہ حرمت کے لحاظ سے دیگر مہلکات سے زیادہ شدید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جھوٹی بات سے بچو۔ (الحج:۳۰)

نیز فرمایا: اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ (الاسراء:۳۶)

اور فرمایا: انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ (ق:۱۸)

نیز فرمایا: تیرا رب یقیناً گھات میں ہے۔ (الفجر:۱۴)

اور فرمایا: اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ (الفرقان:۷۲)

۱۵۵۰۔ حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے

گناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا: سنو! اور جھوٹی بات۔ آپ یہ جملہ بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموشی اختیار فرمالیں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۳۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۶۴۔ باب: کسی خاص شخص یا جانور پر لعنت کرنا حرام ہے

۱۵۵۱۔ حضرت ابوزید ثابت بن ضحاک انصاریؓ جو بیعت رضوان کے شرکا میں سے ہیں بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی عمداً جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسے ہی ہے جیسے اس نے کہا اور جس شخص نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی تو قیامت والے دن اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جس کا وہ مالک نہیں ہے اور مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۲۲۶۔ فتح) ومسلم (۱۱۰)۔

۱۵۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدیق (راست باز شخص) کے لیے مناسب نہیں کہ بہت زیادہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۹۷)۔

۱۵۵۳۔ حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعن طعن کرنے والے قیامت والے دن سفارشی ہوں گے نہ گواہ۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۹۸)۔

۱۵۵۴۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں اللہ تعالیٰ

کی لعنت، اس کے غضب اور جہنم کی آگ کے ساتھ لعن طعن نہ کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ دونوں نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث : حسن بشواهده. أخرجه أبوداود (٤٩٠٦) والترمذی (١٩٧٦) وأحمد (٥/٥) والحاكم (١/٤٨).

اس حدیث کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں لیکن اس میں حسن عنعنہ ہے، لیکن مصنف عبدالرزاق (١٩٥٣١) اور شرح السنۃ (١٣/١٣٥) میں بھی یہ حدیث موجود ہے جس کے سب راوی ثقہ ہیں لیکن وہ مرسل ہے اور بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

١٥٥٥۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن (کسی پر) طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ لعن طعن کرنے والا اور وہ فحش گو ہوتا ہے نہ فضول گو اور چرب زبان۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث : صحيح. أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد)) (٣٣٢) والترمذی (١٩٧٧) وأحمد (١/٤٠٤. ٤٠٥) والحاكم (١/١٢) وأبونعيم فی ((الحلية)) (٤/٢٣٥، ٥/٥٨) والخطيب البغدادی فی ((تاريخه)) (٥/٣٣٩).

١٥٥٦۔ حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے لیکن اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے لیے زمین کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں اور بائیں جاتی ہے، پس جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو وہ اس چیز کی طرف آتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہوتی ہے اگر تو وہ اس لعنت کا مستحق ہوتی ہے تو ٹھیک ورنہ پھر وہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ

جاتی ہے۔(ابوداؤد)

توثيق الحديث: حسن لغيره۔أخرجه أبوداود(۴۹۰۵)وابن أبى الدنيا فی((الصمت))(۳۸۱)۔

یہ حدیث اور سند کے ساتھ مسند احمد(۱/۴۰۸،۴۲۵)اور شعب الایمان(۲/۹۲/۲)میں بھی موجود ہے اور یہ بالجملہ حسن درج کی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۵۵۷۔حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر تھے اور انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی، پس اس نے اونٹنی کے رویے سے تنگ آ کر اس پر لعنت کی۔پس رسول اللہ ﷺ نے اسے سنا تو فرمایا: اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اسے چھوڑ دو، اس لیے کہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔حضرت عمرانؓ بیان کرتے ہیں گویا میں اب بھی اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے درمیان چل رہی ہے اور کوئی بھی اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم(۲۵۹۵)۔

۱۵۵۸۔حضرت ابو برزہ،نضلہ بن عبید اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک لڑکی ایک اونٹنی پر سوار تھی اور اس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی تھا، اس نے اچانک نبی ﷺ کو دیکھا تو (دشوار گزار راستہ ہونے کی وجہ سے) لوگوں پر پہاڑ تنگ ہو گیا اور اونٹنی رک گئی، پس اس لڑکی نے اونٹنی کو چلانے کیلئے) کہا:"حل" (اونٹ کو تیز چلانے کے لیے کلمہ زجر) اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔پس نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر لعنت ہو۔(مسلم)

امام نوویؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کے معنی میں اشکال پیش کیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، بلکہ اس ممانعت سے مراد یہ ہے کہ یہ اونٹ ان کے ساتھ نہ چلے، جبکہ اس کو بیچنے، ذبح کرنے اور اس پر سواری کرنے کی ممانعت نہیں ہے، بس یہ شرط ہے کہ اس میں نبی ﷺ کی صحبت

نہ ہو، جبکہ نبی ﷺ کی مصاحبت کے علاوہ مذکورہ تمام کام اور دیگر تصرفات جائز ہیں، ان میں کوئی ممانعت نہیں۔ اس لیے کہ یہ سارے تصرفات بنیادی طور پر جائز تھے آپ نے ان میں سے صرف اس چیز سے منع فرمادیا کہ یہ میرے ساتھ مصاحبت اختیار کرسکتی اور باقی تمام تصرفات کو آپ نے ان کی اصل اور بنیادی حالت پر قائم رکھا۔ اللہ اعلم!

توثيق الحديث : أخرجه مسلم (٢٥٩٦).

٢٦٥۔ باب: متعین کیے بغیر اہل معاصی پر لعنت بھیجنا جائز ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سن لو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (ھود: ١٨)

نیز فرمایا: پس ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (الاعراف: ٤٤)

اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سود خور پر لعنت فرمائے۔

اور آپ ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔

اور آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کی حدود میں ردوبدل کرنے والے پر لعنت فرمائے۔

اور آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس چور پر لعنت کرے جو انڈے کی چوری کرتا ہے۔

اور آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والدین پر لعنت بھیجتا ہے۔

اور آپؐ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر لعنت فرمائے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کیلئے جانور ذبح کرے۔

اور آپ نے فرمایا: جس شخص نے اس (مدینے) میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی، پس اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

اور آپ نے فرمایا: اے اللہ! رعل، ذکوان اور عصیہ قبیلوں پر لعنت فرما جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اور یہ تینوں عرب کے قبیلے ہیں۔

اورآپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں پرلعنت فرمائے انھوں نے اپنے انبیؑا کی قبروں کوعبادت گاہ بنالیا۔
اورآپ نے ان مردوں پرلعنت کی جوعورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اورعورتوں پرلعنت کی جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

یہ تمام جملے جو مذکور ہوئے ہیں صحیح احادیث میں ہیں' ان میں سے بعض تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہیں اور بعض کسی ایک میں ہیں' میں نے ان کی طرف اشارہ کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے اور ان احادیث کا بیشتر حصہ میں اس کتاب کے مختلف ابواب میں ذکر کروں گا۔ (ان شاءاللہ)

امام نوویؒ بیان کرتے ہیں کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واصلۃ'' (جو دوسروں کے بال اپنے بالوں کے ساتھ ملائے) پر اور ''مستوصلۃ'' (جو کسی دوسری سے بال لگوائے) پر اللہ لعنت فرمائے۔

(۱) اس حدیث کی توثیق اور شرح ان شاءاللہ حدیث نمبر (۱۶۴۲) کے تحت آئے گی (۲) اس حدیث کی توثیق اور شرح ان شاءاللہ حدیث نمبر (۱۶۱۵) کے تحت آئے گی۔

(۳) أخرجه البخاری (۴/۳۱۴۔۴۲۶) (۴) أخرجه مسلم (۱۹۷۸) (۵) أخرجه مسلم (۱۹۷۸) (۶) أخرجه مسلم (۱۹۷۸) (۷) أخرجه مسلم (۱۹۷۸) (۸) توثیق الحدیث اوراس کی شرح ان شاءاللہ حدیث نمبر (۱۸۰۴) کے تحت آئے گی۔ (۹) أخرجه البخاری (۷/۳۸۵۔فتح) و مسلم (۶۷۵)۔

(۱) أخرجه البخاری (۱/۵۳۲۔فتح)' و مسلم (۵۳۰)۔ (۲) اس کی توثیق اور شرح ان شاءاللہ حدیث نمبر (۱۶۳۱) کے تحت آئے گی۔

۲۶۶۔ باب: مسلمانوں کو ناحق برا بھلا کہنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں تو انھوں نے بہتان

اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (الأحزاب:٥٨)

١٥٥٩۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ (متفق علیہ)۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١/١١٠، فتح) ومسلم (٦٤)۔

١٥٦٠۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے، اس لیے کہ اگر وہ (جس پر تہمت لگائی جا رہی ہے) ایسا نہ ہوا تو پھر یہ تہمت اسی لگانے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١٠/٤٦٤۔ فتح)

١٥٦١۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گالی دینے والے دو شخص ایک دوسرے کو جو بھی کہیں گے تو اس کا گناہ ان میں سے ابتدا کرنے والے کو ہوگا حتیٰ کہ مظلوم زیادتی کا ارتکاب کرے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٥٨٧)۔

١٥٦٢۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی، آپ نے فرمایا: اسے مارو۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے کوئی اسے ہاتھ سے مارتا تھا اور کوئی جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے، پس جب وہ (مار کھانے کے بعد) واپس جانے لگا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے۔ آپ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١٢/٧٥۔ فتح)۔

١٥٦٣۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس

شخص نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی تو قیامت والے دن اس مالک پر حد لگائی جائے گی مگر یہ کہ وہ (مملوک) ویسے ہو جیسے اس نے کہا۔(متفق علیہ)۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۲/۱۸۵۔فتح) ومسلم (۱۶۶۰)۔

۲۶۷۔باب: فوت شدگان کو ناحق اور کسی شرعی مصلحت کے بغیر برا بھلا کہنا حرام ہے

اور شرعی مصلحت یہ ہے کہ کسی بدعتی اور فاسق وغیرہ کی بدعت اور فسق وغیرہ میں پیروی کرنے سے لوگوں کو بچانا اور اس میں وہی آیات اور احادیث ہیں جو اس سے پہلے باب میں گزریں۔

۱۵۶۴۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم فوت شدگان کو برا بھلا نہ کہو' اس لیے کہ انھوں نے جو عمل آگے بھیجے وہ ان کو پہنچ گئے۔(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۲۵۸۔فتح)

۲۶۸۔باب: تکلیف پہنچانے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ جو ناحق مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں انھوں نے یقیناً بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (الأحزاب:۵۸)

۱۵۶۵۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۵۳۔فتح) ومسلم (۴۱)۔

۱۵۶۶۔حضرت عبداللہ بن عمرو عاص بن عاصؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اسے آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو چاہیے کہ اس کو موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں سے وہی سلوک کرے جو

وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٦٦٨) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۶۹۔ باب: باہم بغض رکھنے، قطع تعلق کر لینے اور ایک دوسرے سے اعراض کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن تو بھائی بھائی ہیں۔ (الحجرات: ۱۰)

نیز فرمایا: وہ مومنوں پر نرم ہیں کافروں پر سخت ہیں۔ (المائدۃ: ۵۴)

اور فرمایا: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان۔ (الفتح: ۲۹)

۱۵۶۷۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: باہم بغض رکھو نہ حسد کرو، ایک دوسرے سے اعراض کرو نہ قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۴۸۱، ۴۹۲۔ فتح) و مسلم (۲۵۵۹)۔

۱۵۶۸۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں، پس ہر اس بندے کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے کسی (مسلمان) بھائی کے درمیان عداوت ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دی جائے حتیٰ کہ یہ دونوں صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دی جائے حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے: ہر جمعرات اور پیر کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ اور آگے وہی حدیث بیان کی۔

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۶۵) والراية الثانية عنده

(۲۵۶۵)(۳۶)۔

۲۷۰۔باب: حسد کی حرمت

کسی صاحب نعمت سے زوال نعمت کی آرزو کرنے کا نام حسد ہے' وہ نعمت خواہ دینی ہو یا دنیوی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا وہ لوگوں سے اس نعمت پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے۔(النساء:۵۴)

۱۵۶۹۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حسد سے بچو' اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اسطرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا آپ نے فرمایا: جس طرح آگ خشک گھاس کو کھا جاتی ہے جلا دیتی ہے۔(ابوداؤد)

توثيق الحديث: ضعيف ۔أخرجه أبوداود (۴۹۰۳)۔

اس کی سند ابراہیم بن ابی اسید کے دادا کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ابن ماجہ (۴۲۱۰) میں اس کا ایک شاہد ہے لیکن اس کی سند میں یحییٰ بن ابی عیسیٰ الحناط ہے' وہ متروک ہے' قابل اعتبار نہیں۔

۲۷۱۔باب: ٹوہ لگانے اور کسی کے ناپسند کرنے کے باوجود اس کی بات سننے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹوہ مت لگاؤ۔(الحجرات:۱۲)

اور فرمایا: اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں پس انھوں نے یقیناً بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (الأحزاب:۵۸)

۱۵۷۰۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو' اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور کسی کے عیبوں کی ٹوہ میں مت لگو' جاسوسی نہ کرو' کسی کے حصے کو غصب کرنے کی حرص اور رغبت نہ کرو' باہم حسد نہ کرو' بغض نہ کرو' اور ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو۔ اور اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر

ظلم کرے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے اور نہ اسے حقیر سمجھے۔ تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ تو یہاں ہے۔
اور آپ اپنے سینے کی طرف اشارہ فرماتے (پھر فرمایا) آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر اسکا خون' اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے۔ بلاشبہ اللہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے' تو وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

ایک روایت میں ہے: تم باہم حسد کرو نہ بغض' جاسوسی کرو نہ ٹوہ لگاؤ اور محض دھوکا دینے کے لیے بولی بڑھا کر مت لگاؤ اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

اور ایک روایت میں ہے: ''ایک دوسرے سے تعلقات نہ توڑو' ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو' باہم بغض رکھو نہ حسد کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔''

اور ایک روایت میں ہے: آپس میں تعلقات نہ توڑو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔

یہ ساری روایات مسلم نے بیان کی ہیں اور ان میں سے اکثر باتیں امام بخاری نے بھی روایت کی ہیں۔

توثيق الحديث : أخرجه البخارى (١٩٨/٨-١٩٩-فتح) ومسلم (٢٥٦٣، ٢٥٦٤) والراية الثانييه عند مسلم (٢٥٦٣)(٣٠) والثالثة (٤/١٩٨٦) والرابعة (٢٥٦٣)(٢٩).

۱۵۷۱۔ حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم مسلمانوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم انہیں فساد میں مبتلا کر دو گے یا قریب ہے کہ تم انہیں فساد میں مبتلا کر دو۔ (حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اسے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

توثيق الحديث: صحيح أخرجه أبوداود (٤٨٨٨) وسنده صحيح كما قال

المصنف ۔

۱۵۷۲۔حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا تو اس کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ فلاں آدمی ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے گر رہے ہیں۔حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: ہمیں عیب تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے لیکن اگر ہمارے سامنے کوئی چیز ظاہر ہوگی تو ہم اس پر اس کی گرفت کریں گے۔(حدیث حسن صحیح ہے۔ابوداؤد نے اسے ایسی سند سے روایت کیا ہے جو بخاری و مسلم کی شرط پر ہے)

توثيق الحديث: أخرجه أبوداود (۴۸۹۰)بسند صحيح

۲۷۲۔باب: بلاضرورت مسلمانوں سے بدگمانی کرنا منع ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! زیادہ بدگمانی کرنے سے بچو اس لیے کہ بدگمانی گناہ ہے ۔(الحجرات:۱۲)

۱۵۷۳۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو اس لیے کہ بد گمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۳۔باب: مسلمانوں کو حقیر جاننا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے استہزا نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے استہزا کریں ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور اپنے (مومن بھائیوں) کو عیب مت لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے کاموں سے پکارو۔ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی ہے۔اور جو توبہ نہ کریں پس وہی لوگ ظالم ہیں۔(الحجرات:۱۱)

نیز فرمایا: ہر اس شخص کیلیئے ہلاکت ہے جو طعنہ زنی کرنیوالا عیب جو اور چغل خور ہے۔(الهمزة: ۱)

۱۵۷۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔'' (مسلم) اور یہ روایت تفصیل کے ساتھ قریب ہی گزری ہے۔

توثیق الحدیث کے لیے (۱۵۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۷۵۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ پس ایک آدمی نے عرض کی: بے شک آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا (لباس) اچھا ہو اور اس کی جوتی اچھی ہو (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے' تکبر تو حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۱۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۷۶۔ حضرت جندب بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا' تو اللہ عزوجل نے فرمایا: کون ہے وہ جو مجھ پر اس بات کی قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا؟ (یہ بات کرنے والے سن لے) بے شک میں نے اسے تو معاف کر دیا اور تیرے اعمال میں نے برباد کر دیے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۶۲۱).

۲۷۴۔ باب: مسلمان کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا منع ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن تو بھائی بھائی ہیں۔ (الحجرات: ۱۰)

نیز فرمایا: بے شک وہ لوگ جو اہل ایمان کے اندر بے حیائی پھیلانے کو پسند کرتے ہیں' ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (النور: ۱۹)

۱۵۷۷۔حضرت واثلہ بن اسقع ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ) اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرما دے اور تجھے کسی تکلیف سے دوچار کر دے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: ضعيف ۔أخرجه الترمذى (۲۵۰۶)۔

اس کی سند ضعیف ہے' اس میں مکحول شامی ثقہ مدلس ہے اور ''عن'' سے روایت کرتا ہے اور اس کے واثلہ سے سماع کے متعلق اختلاف ہے' ابوحاتم نے ''مراسیل (ص ۱۶۶) میں لکھا ہے کہ وہ واثلہ کے پاس پہنچا لیکن اس سے سنا نہیں۔ (واللہ اعلم)

اور اس باب میں سیدنا ابوہریرہ ؓ کی حدیث بھی ہے جو اس سے پہلے ''باب التجس'' میں گزر چکی ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'') ہر مسلمان (کا خون' عزت اور مال) دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۵۔باب: شرعی طور پر ثابت نسب میں طعن کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق تکلیف دیتے ہیں یقیناً انھوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (الأحزاب:۵۸)

۱۵۷۸۔حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں دو چیزیں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا باعث ہیں: نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۶۷)

۲۷۶۔باب: ملاوٹ کرنے اور دھوکا دہی کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق تکلیف دیتے ہیں انھوں نے

یقیناً بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (الأحزاب:۵۸)

۱۵۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو ہمیں دھوکا دے وہ بھی ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیوں کو تری لگی، آپ نے فرمایا: اے غلے والے! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پر بارش ہو گئی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہ کر دیا حتیٰ کہ لوگ اسے دیکھ لیتے! سن لو! جس شخص نے ہمیں دھوکا دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۰۱) والراوية الثانية له (۱۰۲).

۱۵۸۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف دھوکا دینے اور قیمت بڑھانے کے لیے بولی نہ دو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۳۵) اور (۱۵۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۸۱۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے محض دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھا کر بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/۳۵۵۔ فتح) ومسلم (۱۵۱۶).

۱۵۸۲۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے ذکر کیا کہ خرید و فروخت کے وقت وہ دھوکا کھا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جس سے سودا کرو تو اسے کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں ہونا چاہیے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/۳۳۷۔ فتح) ومسلم (۱۵۳۳).

۱۵۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی آدمی کی بیو

ی یا اس کے مملوک کو ورغلایا (یعنی کوئی الٹی سیدھی پٹی پڑھائی) تو وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث: صحيح أخرجه أبوداود (۲۱۷۵ و ۵۱۷۰) وأحمد (۲/۳۹۷)۔

۲۷۷۔ باب: بدعہدی حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔ (المائدۃ: ۱)

اور فرمایا: ''عہد کو پورا کرو اس لیے کہ عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' (الاسراء: ۳۴)

۱۵۸۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار خصلتیں (ایسی) ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو بے وفائی کرے اور جب کسی سے جھگڑے تو گالی گلوچ کرے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۹۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۸۵۔ حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر عہد توڑنے والے کے لیے قیامت والے دن ایک جھنڈا ہوگا' کہا جائے گا یہ فلاں کی بدعہدی کا جھنڈا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۶/۲۸۳۔ فتح) ومسلم (۱۷۳۶)

۱۵۸۶۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بدعہدی کرنے والے کے لیے قیامت والے دن اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا' اسے اس کی بدعہدی کے برابر بلند کیا جائے گا۔ سنو! عام لوگوں کے بدعہد امیر و حاکم سے بڑا بدعہدی کرنے والا کوئی نہیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۷۳۸)۔

۱۵۸۷۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت والے دن میں خود جھگڑا کروں گا۔ایک وہ آدمی جس نے میرے نام سے عہد کیا پھر اسے توڑ ڈالا' دوسرا وہ آدمی جس نے کسی آزاد شخص کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھالی اور تیسرا وہ آدمی جس نے کسی مزدور کو اجرت پر رکھا' اس سے پوری خدمت لی لیکن اسے اسکی اجرت نہیں دی۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/۴۱۷۔فتح)

۲۷۸۔باب: عطیہ وغیرہ دینے کے بعد احسان جتلانا منع ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقات ضائع مت کرو۔

(البقرۃ:۲۶۴)

نیز فرمایا: وہ لوگ جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد احسان جتلاتے ہیں نہ تکلیف پہنچاتے ہیں۔(البقرۃ:۲۶۲)

۱۵۸۸۔حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کلام نہیں فرمائے گا' ان کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہیں کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا: وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں رہے' یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا' احسان کر کے احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سودا بیچنے والا۔(مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے: اپنے ازار کو نیچے لٹکانے والا یعنی اپنے ازار اور کپڑے کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۹۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۹۔ باب: فخر کرنے اور سرکشی کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے بابت پاکیزگی کا دعویٰ نہ کرو، تم میں سے جو متقی ہیں انہیں وہ خوب جانتا ہے۔ (النجم: ۳۲)

نیز فرمایا: بے شک ملامت کے لائق وہ لوگ ہیں جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (الشوریٰ: ۴۲)

۱۵۸۹۔ حضرت عیاض بن حمارؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم و سرکشی نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر فخر کرے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٨٦٥)(٦٤).

۱۵۹۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی یہ کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ (مسلم)

امام نوویؒ نے فرمایا: مشہور روایت کے مطابق (أَهْلَكُهُمْ) کاف پر پیش ہے اور یہ زبر کے ساتھ بھی مروی ہے۔ یہ کہنا کہ ''لوگ ہلاک ہو گئے'' اس شخص کے لیے منع ہے جو اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھے اور لوگوں کو حقیر جانے اور اپنے آپ کو ان پر برتر خیال کرے، پس یہ صورت حرام ہے۔ ہاں جو شخص لوگوں میں دین داری کے لحاظ سے کوئی نقص دیکھتا ہے اور اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے وہ یہ الفاظ کہہ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ علماء نے اس کی تفسیر اور تفصیل اسی طرح بیان کی ہے اور جن ائمہ اعلام نے یہ تفسیر بیان کی ہے ان میں امام مالک بن انس، امام خطابی، امام حمیدیؒ اور دیگر ائمہ ہیں۔ میں نے اسے ''کتاب الاذکار'' میں واضح کیا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٢٣).

۲۸۰۔ باب: مسلمانوں کو آپس میں تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا حرام ہے، البتہ بدعتی شخص سے یا علانیہ فسق و فجور کے مرتکب وغیرہ سے قطع تعلق کرنا جائز ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن تو بھائی بھائی ہیں پس اپنے (لڑے ہوئے) بھائیوں کے درمیان صلح کرا دو۔ (الحجرات:۱۰)

نیز فرمایا: گناہ اور زیادتی کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (المائدۃ:۲)

۱۵۹۱۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں تعلقات منقطع نہ کرو، ایک دوسرے سے بے رخی برتو، نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع رکھے۔ (متفق علیہ)۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۶۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۲۔ حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع رکھے، دونوں آمنے سامنے آ جائیں تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۴۹۲۔ فتح) ومسلم (۲۵۶۰)۔

۱۵۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال (اللہ تعالیٰ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو معاف کر دیتا ہے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو۔ پس وہ فرماتا ہے ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۶۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۴۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک شیطان اس چیز سے مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں مسلمان اس کی عبادت کریں گے لیکن وہ ان کے درمیان فساد ڈالتا رہے گا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۸۱۲).

۱۵۹۵۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع کرے، پس جس شخص نے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع کیے اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ (ابوداؤد۔ اس کی سند بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے)

توثيق الحديث: صحيح. أخرجه أبوداود (۴۹۱۴) باسناد صحيح.

۱۵۹۶۔ حضرت ابوخراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی اور بعض کے نزدیک سلمی صحابیؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے سال بھر تعلقات منقطع رکھے تو اس کا یہ عمل اس کا خون بہانے کی طرح ہے۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح. أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (۴۰۴، ۴۰۵) وأبوداود (۴۹۱۵) وأحمد (۴/۲۲۰).

۱۵۹۷۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مومن سے تین دن زائد تعلقات منقطع کرے۔ پس اگر تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے، اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو پھر وہ اجر میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو پھر وہ گناہگار رہوا اور سلام کرنے والا ترک تعلق کے

گناہ سے نکل گیا۔(ابوداؤد۔سند حسن ہیں)

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں: اگر ترک تعلق اللہ کی رضا کی خاطر ہوتو پھر اس میں کوئی گناہ نہیں۔

توثیق الحدیث: حسن بالشواھد ۔أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد)) (۴۱۴)وأبوداود(۴۹۱۲)۔

اس حدیث کی سند ہلال مدنی راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے' لیکن اس کے شواہد موجود ہیں کہ ابوایوب کی حدیث (۱۵۹۲) جو ابھی گزری اور سیدہ عائشہؓ کی حدیث جو ابوداؤد(۴۹۱۳) ہے ۔لہٰذا بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر حسن ہے۔(واللہ اعلم!)

۲۸۱۔باب: تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر دو آدمیوں کا آپس میں سرگوشی کرنا منع ہے مگر کسی ضرورت کے تحت تیسرے کی اجازت سے ایسے راز دارانہ انداز میں بات کرنا کہ وہ ان کی باتیں نہ سن سکے تو یہ جائز ہے اور اسی معنی میں یہ بھی ہے کہ وہ دو آدمی ایسی زبان میں بات چیت کریں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سرگوشی کرنا تو شیطان کی طرف سے ہے۔(ا لمادلة:۱۰)

۱۵۹۸۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ (متفق علیہ)

ابوداؤد نے اسے روایت کیا تو اس میں یہ اضافہ نقل کیا کہ ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا: اگر چار آدمی ہوں؟ تو انھوں نے فرمایا: اس میں تیرے لیے کوئی حرج نہیں۔

امام مالکؒ نے اسے مؤطا میں روایت کیا ہے' حضرت عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابن عمرؓ خالد بن عقبہ کے اس گھر کے پاس تھے جو بازار میں تھا' پس ایک آدمی آیا جو ان (ابن عمرؓ) سے سرگوشی کرنا چاہتا تھا۔ابن عمرؓ کے ساتھ میرے علاوہ کوئی اور نہیں تھا' پس انھوں نے ایک اور آدمی کو بلایا حتیٰ کہ ہم

چار ہو گئے' پس انھوں نے مجھے اور تیسرے آدمی کو جسے انھوں نے بلایا تھا کہا: کچھ دیر کے لیے (ہم سے) الگ ہو جاؤ' اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ نے فرمایا: ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

توثیق الحدیث: أخرجه

البخاری (١١/٨١۔فتح) ومسلم (٢١٨٣) والزیادۃ عند البخاری فی

((الأدب المفرد)) (١١٧٠) وأبی

داود (٤٨٥٢)، وأحمد (٢/١٨، ١٤١، ١٤٢) واسنادھا صحیح علی شرط

الشیخین .والروایۃ الأخیرۃ عند مالك (٢/٩٨٨)۔

١٥٩٩۔حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین ہو تو پھر تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ تم لوگوں میں گھل مل جاؤ' اس لیے کہ ایسا کرنا اس (تیسرے آدمی) کو غمگین کر دے گا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١١/٨٢۔٨٣۔فتح) ومسلم (٢١٨٤)۔

٢٨٢۔باب: غلام، جانور، بیوی اور اولاد کو کسی شرعی عذر کے بغیر یا حد ادب سے زیادہ سزا دینا منع ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتے داروں' یتیموں' مسکینوں' رشتے دار پڑوسی اور دور کے پڑوسی' ہم نشین ساتھی اور مسافر کے ساتھ اور ان کے ساتھ جو تمہارے غلام ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے' فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (النساء:٣٦)

١٦٠٠۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ عذاب دیا گیا، اس نے اسے قید کر دیا حتیٰ کہ وہ مر گئی پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ نہ اس نے خود اسے کھلایا پلایا' جب قید کیا اور نہ ہی اس نے اسے چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۵/۴۱ ۔فتح) ومسلم (۲۲۴۲)۔

۱۶۰۱۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے، انھوں نے ایک پرندے کو نشانہ بنایا ہوا تھا اور اسے تیر مار رہے تھے اور انھوں نے پرندے کے مالک سے یہ طے کیا تھا کہ جو تیر نشانے پر نہیں لگے وہ اس کا ہے۔پس جب انھوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہ منتشر ہوگئے۔پس حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کام کس نے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو جس نے یہ کام کیا ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بنائے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۹/۶۴۳ ۔فتح) ومسلم (۱۹۵۸)۔

۱۶۰۲۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (قتل یا نشانے کے لیے) جانوروں کو باندھنے سے منع فرماتا ہے۔(متفق علیہ)

اس کا معنی ہے کہ قتل کرنے کے لیے اسے قید کیا جائے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۹/۶۴۲ ۔فتح) ومسلم (۱۹۵۶)۔

۱۶۰۳۔حضرت ابو علی سوید بن مقرنؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو بنو مقرن کے سات (بیٹوں) میں سے ساتواں دیکھا (یعنی ہم سات بھائی تھے) اور ہماری صرف ایک ہی کنیز تھی، ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اس کنیز کو آزاد کردیں۔(مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے بھائیوں میں سے ساتواں تھا۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۶۵۸) (۳۲) والرواية الثانية

له (١٦٥٨) (٣٣).

١٦٠٤۔ حضرت ابومسعود بدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں کوڑے کے ساتھ اپنے ایک غلام کو مارتا رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: ابومسعود! جان لیجئے۔ لیکن میں غصے کی وجہ سے وہ آواز پہچان نہ سکا، پس جب وہ (آواز دینے والا) میرے قریب ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور فرما رہے تھے: ابومسعود! جان لیجئے! اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت واختیار رکھتا ہے جتنا تم اس غلام پر رکھتے ہو۔

حضرت ابومسعودؓ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کہ میں اس کے بعد کبھی غلام کو نہیں ماروں گا۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ کی ہیبت سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔

اور ایک اور روایت میں ہے: پس میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اسے آزاد نہ کرتے تو آگ تجھے جلا ڈالتی یا آگ تمہیں ضرور چھوتی۔ (یہ تمام روایت مسلم نے بیان کی ہیں)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٦٥٩).

١٦٠٥۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام پر کسی ناکردہ جرم کی حد لگائی یا اسے طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے وہ اسے آزاد کردے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٦٥٧).

١٦٠٦۔ حضرت ہشام بن حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ وہ ملک شام میں کچھ عجمی کاشتکاروں کے پاس سے گزرے، جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا گیا تھا۔

حضرت ہشامؓ نے یہ منظر دیکھ کر دریافت فرمایا: یہ کیا بات ہے؟ انھیں بتایا گیا کہ انہیں خراج کی وجہ سے سزا دی جارہی ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں جزیے کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔ پس حضرت ہشامؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یقیناً رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے

فرمایا: بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں۔ پھر وہ گورنر کے پاس گئے اور اسے حدیث سنائی تو اس نے انکے بارے میں حکم دیا تو انہیں چھوڑ دیا گیا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦١٣).

١٦٠٧۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو (علامت کے طور پر) داغا ہوا تھا' پس آپ نے اسے ناپسند فرمایا تو (رسول اللہ ﷺ نے یا حضرت ابن عباسؓ نے) کہا: اللہ کی قسم! میں اسے اس کے چہرے سے سب سے زیادہ دور والے حصے کو داغوں گا۔ اور پھر انھوں نے اپنے گدھے کے بارے میں حکم دیا تو اس کے دونوں سرینوں کے کناروں پہ داغا گیا۔ پس یہ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے سرینوں کے کناروں کو داغا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢١١٨).

١٦٠٨۔ حضرت ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ایک گدھے کے پاس سے گزر ہوا' جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرمائے جس نے اسے داغا ہے۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢١١٧) والرواية الثانية عنده (٢١١٦).

٢٨٣۔ باب: تمام حیوانات حتیٰ کہ چیونٹی وغیرہ کو بھی آگ میں سزا دینا حرام ہے

١٦٠٩۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا: ''اگر تم فلاں فلاں شخص کو پاؤ'' آپ نے قریش کے دو آدمیوں کا نام لیا۔ تو انہیں آگ میں جلا دو۔ پھر جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں

شخص کوجلا دینا لیکن (اب نہ جلانا' اس لیے کہ) آگ کا عذاب تو صرف اللہ ہی دے گا' پس اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/١٤٩۔فتح)

١٦١٠۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' پس آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے ہم نے (چڑیا کی طرح کا) ایک چھوٹا سا سرخ پرندہ دیکھا' اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے' ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا تو وہ پرندہ پر پھیلائے ان پر چکر لگانے لگا ۔ اتنے میں نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے تو آپ نے پوچھا: اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے بے چینی سے دوچار کیا ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ اور آپ نے چیونیٹوں کی ایک بستی (گھر' بل) دیکھی جسے ہم نے جلا دیا تھا' آپ نے پوچھا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ نے فرمایا: آگ کا عذاب تو صرف آگ کا رب (مالک) ہی دے سکتا ہے۔ (ابوداوٗدِ۔ اس کی سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد))(٣٨٢)وأبوداود(٢٦٧٥)۔

٢٨٤۔ باب: قدرت کے باوجود صاحب حق کے مطالبے پر حق ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کو دے دو۔ (النساء:٥٨)

نیز فرمایا: پس اگر بعض تمہارا بعض پر اعتبار کرے تو چاہیے کہ جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے وہ امانت واپس کر دے۔ (البقرۃ:٢٨٣)

١٦١١۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب مال شخص کا (ادائیگی قرض کے وقت) ٹال مٹول کرنا حرام ہے اور جب تم میں سے کسی شخص کو (قرض کی وصولی کے لیے) کسی

مالدار آدمی کے سپرد کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اس (مالدار) کے پیچھے لگ جائے (اور اپنے قرض کا مطالبہ کرے)۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۴۶۴۔فتح) ومسلم (۱۵۶۴)۔

۲۸۵۔باب: ہبہ واپس لینے کی کراہت' سوائے اس ہبہ کے جو ابھی موہوب لہ (جیسے ہبہ کیا جائے) کے سپرد ہی نہ کیا ہوا اور وہ ہبہ جو اپنی اولاد کو کیا ہو اور خواہ وہ سپرد کیا ہو یا نہ کیا ہو' اس شخص سے وہ چیز خریدنے کی کراہت جو اس پر صدقہ کی ہو یا اسے بطور زکوۃ یا کفارہ وغیرہ کے ادا کیا ہو' لیکن کسی دوسرے شخص سے اسے خریدنے میں کوئی حرج نہیں جس کی طرف وہ چیز منتقل ہوگئی ہو

۱۶۱۲۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے ہبے کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور ایک اور روایت میں ہے: اس شخص کی مثال جو اپنے صدقے کی طرف لوٹتا (یعنی اسے واپس لیتا) ہے اس کتے کی ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کی طرف لوٹتا اور اسے کھاتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اپنی قے کی طرف لوٹنے والے کی طرح ہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/۲۳۴۔۲۳۵۔فتح) ومسلم (۱۶۲۲) (۸) الروایة الثانیة عند البخاری (۵/۲۱۶۔فتح) ومسلم (۱۶۲۲) والثالثة عند البخاری (۵/۲۳۴۔فتح) ومسلم (۱۶۲۲) (۷)۔

۱۶۱۳۔حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی مجاہد کو ایک گھوڑا بطور صدقہ دے دیا لیکن جس شخص کے پاس یہ گھوڑا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (یعنی اس کی صحیح دیکھ بھال نہ کی) تو میں نے اسے خریدنا چاہا اور میرا خیال تھا کہ وہ اسے معمولی قیمت پر فروخت کر دے گا۔ پس میں نے نبی ﷺ

سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں دے دے' اس لیے کہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کی طرف لوٹے (یعنی اسے چاٹ لے)۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۳۵۳۔ فتح) و مسلم (۱۶۲۰)۔

۲۸۶۔ باب: یتیم کے مال کی حرمت کی تاکید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک وہ لوگ ناجائز طریقے سے تیموں کا مال کھاتے ہیں تو وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ ڈال رہے ہیں اور عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

(النساء: ۱۰)

نیز فرمایا: مال یتیم کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو۔ (الأنعام: ۱۵۲)

اور فرمایا: یہ آپ یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں' ان سے فرما دیجیے ان کی اصلاح کرنی بہتر ہے اور اگر تم ان کو خرچ میں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے ہی بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون؟

۱۶۱۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات مہلک چیزیں کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' ناحق کسی جان کو قتل کرنا' جسے اللہ نے قتل کرنا حرام کیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' کافروں کے ساتھ معرکے کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور بھولی بھالی' پاک دامن' ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/۳۹۳۔ فتح) و مسلم (۸۹)

۲۸۷۔ باب: حرمت سود کی شدت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ (روز قیامت) اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے چھو کر بے حواس کر دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا کہ سود تو کاروبار ہی کی طرح ہے' حالانکہ اللہ نے کاروبار کو تو حلال کیا ہے اور سود کو حرام (پھر دونوں کیسے ایک ہو سکتے ہیں؟) پس جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ (سود خوری سے) باز آ گیا تو اس کے لیے (معاف) ہے جو (وہ زمانہ جاہلیت میں) پہلے لے چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو (اس حکم کے باوجود) دوبارہ سودی معاملہ کرے گا تو یہی لوگ ہیں دوزخ والے' جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقوں کو بڑھاتا ہے۔ (البقرۃ: ۲۷۵۔۲۷۸)

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پچھلا سود چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔

اس سے متعلق ''صحیح'' میں بکثرت احادیث ہیں اور مشہور ہیں' انہی میں سے حضرت ابوہریرہؓ کی وہ حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

۱۶۱۵۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔ (مسلم)

ترمذی وغیرہ نے یہ زیادہ روایت کیا ہے: اور سودی لین دین کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر (بھی لعنت فرمائی)۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٥٩٨) والزيادة عند أبى داود (٣٣٣٣) والترمذى (١٢٠٦).

۲۸۸۔ باب: ریاکاری کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ عبادت کریں' اس کے لیے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے اور اسکی طرف یکسو ہو کر۔ (البينة: ٥)

نیز فرمایا: اپنے صدقے احسان، جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع مت کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ (البقرۃ: ۲۶۴)

اور فرمایا: وہ لوگوں کے سامنے دکھلاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں۔ (النساء: ۱۴۲)

۱۶۱۶۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمام شریک ٹھہرانے والوں کے شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، جو کوئی ایسا عمل کرے کہ اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۹۸۵).

۱۶۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک قیامت والے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا (ان میں سے) ایک وہ آدمی ہوگا جسے شہید کر دیا گیا تھا، پس اسے اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا، وہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا تو وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے انہیں کیسے استعمال کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا البتہ تو تو اس لیے لڑا تھا کہ تجھے جری اور بہادر کہا جائے پس وہ (دنیا میں) کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم سیکھا اور قرآن مجید پڑھا، پس اسے (اللہ کے حضور) پیش کیا جائے گا تو وہ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا تو وہ انہیں پہچان لے گا، پھر اللہ فرمائے گا: تو نے ان کا استعمال کیسے کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا اور میں نے تیری رضا کے لیے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو اس لیے علم حاصل کیا تھا تاکہ تجھے عالم کہا جائے گا اور تو نے قرآن مجید اس لیے پڑھا تھا تاکہ یہ کہا

جائے کہ وہ بڑا اقاری ہے، پس وہ تو (دنیا میں) کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک اور آدمی ہو گا جسے اللہ تعالیٰ نے کشائش عطا فرمائی اور اسے مختلف قسم کا مال عطا کیا تھا، پس (اسے اللہ کے حضور) پیش کیا جائے گا تو اللہ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، پس وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا کہ تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی کہ تو پسند کرتا ہو کہ اس راہ میں خرچ کیا جائے مگر میں تیری رضا کی خاطر وہاں ضرور خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے تو یہ اس لیے کیا تھا کہ کہا جائے کہ وہ بڑا سخی ہے، پس وہ تو (دنیا میں) کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٩٠٥).

١٦١٨۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے انہیں کہا کہ جب ہم اپنے حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تو ہم ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں کے خلاف ہوتی ہیں جو ہم ان کی عدم موجودگی میں کرتے ہیں (اس کیفیت کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں اسے نفاق شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٥٤١) ملاحظہ فرمائیں۔

١٦١٩۔ حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ (قیامت والے دن) اسے رسوا کر دے گا اور جو شخص لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لیے نیک عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چھپے ہوئے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔ (متفق علیہ)

اسے مسلم نے ابن عباسؓ سے بھی روایت کیا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (١١/٣٣٦ـ فتح) ومسلم (٢٩٨٧) وحديث ابن عباس رضى الله عنهما عند مسلم (٢٩٨٦)۔

١٦٢٠۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس علم کو جس کے ذریعے سے اللہ کی رضا مندی حاصل کی جاتی ہے' اس لیے سیکھتا ہے تا کہ اس کے ذریعے سے دنیا کا مال و متاع حاصل کرے تو ایسا شخص قیامت والے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـ أخرجه أبوداود (٣٦٦٤) وابن ماجه (٢٥٢) وأحمد (٢/٣٣٨)۔

اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے اس لیے کہ فلیح بن سلیمان صدوق اور "سیء الحفظ" ہے لیکن ابو سلیمان خزاعی نے جامع بیان العلم (١/١٩٠) میں اس کی متابعت کی ہے اور ابن عبدالبرؒ نے صحیح قرار دیا ہے۔ (واللہ اعلم!)

٢٨٩۔باب: ایسی چیزیں جن کے بارے میں ریا کا وہم ہوتا ہے حالانکہ وہ ریا نہیں ہوتیں

١٦٢١۔حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ اس آدمی کے بارے میں بتائیں جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں (کیا یہ ریا کاری تو نہیں)؟ آپ نے فرمایا: یہ تو مومن کے لیے فوری انعام اور بشارت ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٤٢)۔

٢٩٠۔باب: اجنبی عورت اور بے ریش خوبصورت لڑکے کی طرف کسی شرعی ضرورت کے بغیر دیکھنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ مومن مردوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔(النور: ٣٠)

نیز فرمایا: بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ (الاسراء: ۳۶)
اور فرمایا: وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں میں چھپی باتوں کو جانتا ہے۔ (غافر: ۱۹)
نیز فرمایا: یقیناً تیرا رب گھات میں ہے (ہر ایک عمل کو دیکھ رہا ہے)۔ (الفجر: ۱۴)

۱۶۲۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے لیے اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے، وہ یقیناً اسے پانے والا ہے، آنکھوں کا زنا (غیر محرم کی طرف) دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (حرام آواز کا) سننا ہے، زبان کا زنا (ناجائز) کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (ناجائز) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (ناجائز کام کی طرف) چل کر جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت مختصر ہے)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۶۔فتح) ومسلم (۲۶۵۷)(۲۱)۔

۱۶۲۳۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے وہاں بیٹھے بغیر چارہ نہیں، ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے وہاں ضرور بیٹھنا ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو روکنا (ہٹانا)، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا، اور برائی سے منع کرنا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر ۱۹۰ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶۲۴۔ حضرت ابو طلحہ زید بن سہیلؓ نے بیان کیا کہ ہم گھر سے باہر چبوترے پر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہے کہ تم راستوں پر مجلسیں قائم کرتے ہو؟ راستوں پر مجلسیں قائم کرنے (بیٹھنے) سے بچو۔ ہم نے عرض کیا: ہم تو یہاں صرف پر امن طریقے سے بیٹھتے ہیں، ہم یہاں مذاکرے اور بات چیت کے لیے بیٹھتے ہیں آپ نے فرمایا

: اگر تم بیٹھنا ترک نہیں کر سکتے تو پھر اس (راستے) کا حق ادا کیا کرو: نظر نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی گفتگو کرنا (اس کا حق ہے)۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢١٦١).

١٦٢٥۔ حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنی نظر پھیر لو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢١٥٩).

١٦٢٦۔ حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت ابن ام مکتومؓ آ گئے اور یہ ہمیں پردے کا حکم ملنے کے بعد کا واقعہ ہے، پس نبی ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ نابینے نہیں ہیں، وہ ہمیں دیکھتے ہیں نہ ہمیں پہچانتے ہیں؟ پس نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم بھی نابینی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھتیں ؟ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: ضعيف ـ أخرجه أبو داود (٤١١٢) والترمذي (٢٧٧٨).

یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں نبہان مولی ام سلمہ راوی مجہول ہے۔

١٦٢٧۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور عورت عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ دو آدمی (برہنہ حالت میں) ایک کپڑے میں لیٹیں اور نہ دو عورتیں (برہنہ حالت میں) ایک کپڑے میں لیٹیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٣٣٨).

٢٩١۔ باب: اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم ان (امہات المومنین) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی آڑ میں مانگو۔

(الاحزاب:۵۳)

۱۶۲۸۔حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ پس ایک انصاری آدمی نے عرض کیا: آپ ''حمو'' (شوہر کے قریبی رشتہ دار) کے بارے میں فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: شوہر کا قریبی رشتہ دار تو موت ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۳۳۰۔فتح) ومسلم (۲۱۷۲)۔

۱۶۲۹۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص محرم کے بغیر کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۳۳۰۔۳۳۱۔فتح) ومسلم (۱۳۴۱)۔

۱۶۳۰۔حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں پر ایسے ہی ہے جیسے ان کی اپنی ماؤں کی حرمت ہے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو شخص کسی مجاہد کے گھر والوں کا نگران بنتا ہے اور پھر وہ ان کے بارے میں خیانت کرتا ہے تو قیامت والے دن اسے مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور یہ مجاہد اس شخص کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے گا، لے لے گا حتیٰ کہ یہ راضی ہو جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے (کیا یہ اس کے پاس کوئی نیکی چھوڑے گا)؟ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۸۹۷)۔

۲۹۲۔باب: لباس اور حرکت وادا میں مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

۱۶۳۱۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں جیسی عادات واطوار اور اخلاق ولباس اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں جیسی عادات واطوار اور اخلاق ولباس اختیار کرنے

والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١٠/٣٣٢ ـ ٣٣٣ ـ فتح).

١٦٣٢۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـ أخرجه أبوداود (٤٠٩٨).

١٦٣٣۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا' ایک تو وہ لوگ ہوں گے جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور وہ عورتیں ہوں گی جو لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن وہ ننگی ہوں گی' لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی' ان کے سر بختی اونٹ کے (لچکدار) کوہان کی طرح ہوں گے۔ وہ جنت میں جائیں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آئے گی۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢١٢٨).

٢٩٣۔ باب: شیطان اور کفار کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت

١٦٣٤۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ' اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٠١٩)

۱۶۳۵۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک بائیں ہاتھ سے کھائے نہ پیئے' اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٠٢٠)(١٠٦)

۱۶۳۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ (داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ سے) رنگتے نہیں پس تم انکی مخالفت کرو۔ (متفق علیہ)

مطلب یہ ہے کہ داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگنا چاہیئے' البتہ انہیں سیاہ کرنا منع ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١٠/٣٥٤۔فتح) ومسلم (٢١٠٣)۔

۲۹۴۔ باب: مرد اور عورت دونوں کو اپنے بال سیاہ رنگ کرنا منع ہے

۱۶۳۷۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد حضرت ابوقحافہؓ کو فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انکا سر اور داڑھی ثغامہ بوٹی کی طرح سفید تھے ۔پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے سفید بالوں کو بدل دو اور انہیں سیاہ کرنے سے بچو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢١٠٢)۔

۲۹۵۔ باب: سر کے کچھ بال مونڈنا اور کچھ چھوڑ دینا منع ہے' البتہ سر کے سارے بال مونڈنا جائز ہے لیکن عورت کے لیے نہیں

۱۶۳۸۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١٠/٣٦٤۔فتح) ومسلم (٢١٢٠)۔

۱۶۳۹۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے کچھ حصے کو مونڈا ہوا تھا اور کچھ کو چھوڑا ہوا تھا، پس آپ نے انہیں منع فرمایا اور فرمایا: اس کا سارا سر مونڈ دو یا سارا چھوڑ دو۔(ابوداؤد۔اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه أبو داود (۴۱۹۵) والنسائی (۸/۱۳۰)۔

۱۶۴۰۔حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آل جعفر کو (حضرت جعفرؓ کی شہادت پر رونے کی) تین دن مہلت دی، پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔'' پھر فرمایا: ''میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلاؤ۔'' پس ہمیں لایا گیا تو ہماری حالت یہ تھی کہ گویا ہم چوزے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میرے پاس حجام کو بلاؤ'' پس آپ نے اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیے۔(ابوداؤد۔اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه أبو داود (۴۱۹۲)، والنسائی (۸/۱۲۸)

۱۶۴۱۔حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔ (نسائی)

توثيق الحديث: ضعيف ـأخرجه النسائی (۸/۱۳۰) والترمذی (۹۱۴)۔

امام ترمذی نے اسے مضطرب قرار دیا ہے اس لیے کہ ہمام کبھی اسے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں اور کبھی حضرت عائشہؓ سے۔

۲۹۶۔باب: مصنوعی بال ملانے (وگ لگانے) گودنے اور دانتوں کو باریک کرنے کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے سوا مؤنث چیزوں ہی کو پکارتے ہیں اور صرف سرکش شیطان کی پوجا کرتے ہیں، جس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیطان نے (اللہ سے) کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ ضرور لوں گا اور انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں آرزوؤں میں مبتلا کروں گا اور میں انہیں حکم

دوں گا کہ وہ (بتوں کے نام) پر جانوروں کے کانوں کو چیریں اور میں انہیں حکم دوں گا' پس وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں میں مزید تبدیلی کریں گے۔ (النساء: ۱۱۷۔۱۱۹)

۱۶۴۲۔ حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیٹی کو خسرے کی بیماری لگی جس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کی شادی کردی ہے' کیا میں اس میں مصنوعی بال ملاسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے ''واصلہ'' اور ''موصولہ'' پر لعنت فرمائی ہے۔ (متفق علیہ)

اور ایک اور روایت میں ہے: ''الواصلہ'' اور ''مستوصلہ'' پر لعنت فرمائی ہے۔''

حضرت عائشہؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۷۴۔۳۷۸۔فتح) ومسلم (۲۱۲۲) وأما حديث عائشه هو عند البخاری (۱۰/۳۷۴۔فتح) ومسلم (۲۱۲۳)۔

۱۶۴۳۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے حج کے سال حضرت معاویہؓ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے بالوں کا ایک گچھا پکڑا جو ایک شاہی محافظ کے ہاتھ میں تھا' انھوں نے فرمایا: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کے کاموں سے منع کرتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے: بنواسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس کام کو اختیار کیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۷۳۔فتح) ومسلم (۲۱۲۷)۔

۱۶۴۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بال ملانے والی اور ملوانے والی، جسم گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۷۴۔فتح)ومسلم(۲۱۲۴)۔

۱۶۴۵۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں' پلکوں کے بال اکھڑوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائے۔پس ایک عورت نے ان سے اس بارے میں بحث کی تو انھوں نے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور وہ کتاب اللہ میں موجود ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''رسول جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دے اس سے رک جاؤ۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۷۴۔فتح)ومسلم(۲۱۲۵)۔

۲۹۷۔باب: داڑھی اور سر وغیرہ کے سفید بال اکھاڑنا اور بے ریش لڑکے کو داڑھی کے بال اکھاڑنا منع ہے جب اس کی داڑھی کے بال نکلنا شروع ہوں

۱۶۴۶۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سفید بالوں کو نہ اکھیڑو اس لیے کہ قیامت والے دن یہ مسلمان کا نور ہوں گے۔(حدیث حسن ہے ۔ابوداؤد، ترمذی اور امام نسائی نے اچھی سند سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا: حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح أخرجه
أبوداود(۴۲۰۲)والترمذی(۲۸۲۱)والنسائی(۸/۱۳۶)وابن ماجه (۳۷۲۱)۔

۱۶۴۷۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔(مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر(۱۶۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹۸۔باب: دائیں سے استنجا کرنے اور بلا عذر دائیں ہاتھ سے شرم گاہ کو چھونے کی کراہت

۱۶۴۸۔حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے شرم گاہ کو پکڑے نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی برتن میں سانس لے۔ (متفق علیہ۔ اور اس باب میں بہت سی صحیح احادیث ہیں)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱/۲۵۳۔۲۵۴۔فتح) ومسلم (۲۶۷)۔

۲۹۹۔باب: کسی عذر کے بغیر ایک جوتے یا ایک موزے میں چلنا اور کھڑے کھڑے جوتا اور موزا پہننے کی کراہت

۱۶۴۹۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، اسے چاہیے کہ دونوں جوتے پہنے یا پھر دونوں ہی اتار دے۔

ایک اور روایت میں ہے: یا دونوں پاؤں کو ننگا کرلے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۰۹۔فتح) ومسلم (۲۰۹۷)۔

۱۶۵۰۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ جب تک اس کی مرمت نہ کرا لے دوسرا جوتا بھی پہن کر نہ چلے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۰۹۸)۔

۱۶۵۱۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح بشواهده۔أخرجه أبو داود (۴۱۳۵)۔

اس کی سند اگرچہ ابوزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے کئی شاہد ہیں جیسے سیدنا عمرؓ اور سیدنا انس اور سیدنا ابو ہریرہؓ سے لہٰذا بالجملہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۰۰۔باب: سوتے وقت یا اس طرح کے کسی اور وقت گھر کے اندر جلتی ہوئی آگ کی چھوڑنے کی ممانعت‘ خواہ وہ چراغ کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں

۱۶۵۲۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑا کرو۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۱/۸۵۔فتح) ومسلم (۲۰۱۵)۔

۱۶۵۳۔حضرت ابوموسی اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک گھر رات کے وقت اپنے گھر والوں سمیت جل گیا‘ جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے‘ پس جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۶۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶۵۴۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، مشکیزہ کا منہ بند کرو، دروازہ بند کر دیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو‘ اس لیے کہ شیطان (بند) مشکیزے کو (بند) دروازے کو اور (ڈھکے ہوئے) برتن کو نہیں کھولتا‘ اگر تم سے کسی کو کوئی چیز نہ ملے وہ اس کی چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے‘ اس لیے کہ ایک چوہا بھی گھر کو گھر والوں سمیت جلا دیتا ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۱/۸۵۔۸۷۔فتح) مختصراً ومسلم (۲۰۱۲) واللفظ له۔

۳۰۱۔باب: تکلیف برتنے سے ممانعت اور یہ قول و فعل میں کسی مصلحت کے بغیر مشقت کا نام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے پیغمبر!) آپ فرما دیں میں اس (دعوت و تبلیغ) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔(ص:۸۶)

۱۶۵۵۔حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۳/۲۶۴۔۲۶۵۔فتح)

۱۶۵۶۔حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا: اے لوگو! جسے جس بات کا علم ہو وہ اسے بیان کرے اور جسے جس بات کا علم نہ ہو وہ وہاں کہہ دے ''اللہ اعلم'' (اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) اس لیے کہ جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو اس کے بارے ''اللہ اعلم'' کہہ دینا ہی علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: آپ فرما دیں میں اس (دعوت و تبلیغ) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۸/۵۴۷۔فتح)

۳۰۲۔باب: میت پر بین کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا، بال اکھاڑنا، سر کے بال منڈوانا اور ہلاکت و بربادی کی بددعا کرنا حرام ہے

۱۶۵۷۔حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میت کو اس کی قبر میں اس پر بین کیے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

اور ایک اور روایت میں ہے: جب تک اس پر بین کیا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳/۱۶۱۔فتح) ومسلم (۹۲۷)(۱۷)

۱۶۵۸۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے، گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے بول بولے (بین کرے)۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳/۱۶۳۔فتح) ومسلم (۱۰۳)۔

۱۶۵۹۔حضرت ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰؓ بیمار ہو گئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا، وہ بلند آواز سے رونے لگی اور حضرت ابو موسیٰ (بے ہوشی کی وجہ سے) اسے منع

نہ کر سکے جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمایا: میں اس سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے، بیشک رسول اللہ! صالقہ، حالقہ اور شاقہ عورت سے بیزار ہیں۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۳/۱۶۵۔فتح) ومسلم (۱۰۴)

۱۶۶۰۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص پر بین کیا جائے اسے اس بین کیے جانے کی وجہ سے قیامت والے دن عذاب دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۳/۱۶۰۔فتح) ومسلم (۹۳۳)۔

۱۶۶۱۔ حضرت ام عطیہ نسیبہؓ (نون پر پیش اور زبر، دونوں طرح مروی ہے) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت یہ عہد لیا کہ ہم بین نہیں کریں گی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۳/۱۷۶۔فتح) ومسلم (۹۳۶)۔

۱۶۶۲۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بے ہوش ہو گئے تو ان کی بہن رونے لگی اور وہ کہتی تھی: ہائے اے پہاڑ! ہائے ایسے اور ایسے! وہ ان کی خوبیاں شمار کرتی تھی۔

حضرت نعمان بیان کرتے ہیں کہ جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو بھی کہا اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم اسی طرح ہی ہو؟ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۷/۵۱۶۔فتح)۔

۱۶۶۳۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی معیت میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ ان کے پاس گئے تو وہ غشی کی حالت میں تھے، آپ نے فرمایا: کیا یہ فوت ہو گئے ہیں؟ صحابہ نے کہا نہیں یا رسول اللہ! پس رسول اللہ ﷺ رو پڑے۔ جب

لوگوں نے نبی ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا بلکہ وہ تو اسکی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا'' یا رحم فرماتا ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۹۲۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶۶۴۔ حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بین کرنے والی اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت والے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کا کرتہ اور خارش کی زرہ ہوگی۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۹۳۴).

۱۶۶۵۔ حضرت اسید بن ابو اسید تابعی بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ایک عورت سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بتایا کہ بھلائی کے وہ کام جن سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم ان کاموں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں (وہ یہ ہیں) ہم چہرہ نہ نوچیں، ہلاکت کی بددعا نہ کریں، گریبان چاک نہ کریں اور ہم بال نہ بکھیریں۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن أخرجه أبوداود (۳۱۳۱) باسناد حسن كما قال المصنف رحمه الله.

۱۶۶۶۔ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی فوت ہو جاتا ہے اور اس پر رونے والے کھڑے ہو کر کہتے ہیں: ہائے پہاڑ! ہائے سردار! یا اس طرح کے اور الفاظ تو اس میت پر دو فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو اسے سینے میں مکے (گھونسے) مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا؟ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح لغيره. أخرجه الترمذي (۱۰۰۳) وابن ماجه

(۱۵۹۴)۔

اس حدیث کی سند حسن ہے لیکن اسی باب میں سیدنا نعمان بن بشیرؓ کی حدیث گزر چکی ہے، جو اس کی شاہد ہے۔

۱۶۶۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں دو چیزیں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا باعث ہیں نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۸۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۰۳۔ باب: کاہنوں، نجومیوں، قیافہ شناسوں، اصحاب رمل اور کنکریوں اور جَو وغیرہ کے ذریعے سے پرندوں کو اڑا کر نیک شگونی یا بدشگونی لینے والوں کے پاس جانے کی ممانعت

۱۶۶۸۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے کاہنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ان کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ بعض اوقات ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاتے ہیں تو وہ صحیح نکلتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حق کی بات جو صحیح نکلتی ہے وہ ہے جسے جن اچک لیتا ہے اور اسے اپنے (کاہن) دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے پھر وہ اس ایک سچی بات کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور اس امر کے بارے میں بات کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمان میں کیا گیا ہوتا ہے، پس شیطان اس بات کو چوری سے سن لیتا ہے اور اسے کاہنوں تک پہنچا دیتا ہے پھر وہ اپنی طرف سے سو جھوٹ اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۲۱۶۔۵۹۵۔فتح) و مسلم (۲۲۲۸)۔

۱۶۶۹۔ حضرت صفیہ بنت ابی عبید نبی ﷺ کی ازواج مطہراتؓ میں سے کسی ایک سے روایت کرتی

ہیں کہ نبی نے فرمایا: جو شخص کسی نجومی یا پیشین گو کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پو چھے پھر اس کی تصدیق کرے تو ایسے شخص کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٢٣٠)۔

١٦٧٠۔حضرت قبیصہ بن مخارقؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عیافہ، طیرہ اور طرق سب جبت سے ہیں۔

(ابوداؤد نے اسے حسن سند سے روایت کیا ہے اور فرمایا: ''طرق'' کا معنی ہے پرندے کا اڑانا کہ وہ اڑ کر دائیں جانب جاتا ہے یا بائیں جانب اگر تو وہ اپنی دائیں طرف اڑے تو اسے نیک شگون سمجھتے اور اگر وہ اپنی بائیں جانب اڑے تو پھر اسے بدشگون سمجھتے تھے)۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث: ضعيف ۔أخرجه أبو داود (٣٩٠٧) وأحمد (٣/٤٧٧)۔

اسکی سند میں حیان بن علاء راوی مجہول ہے جس وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

١٦٧١۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے علم نجوم میں سے کچھ حصہ سیکھا تو اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا' وہ جس قدر علم نجوم بڑھتا گیا اسی قدر جادو میں بڑھتا گیا۔(ابوداؤد۔سند صحیح ہے۔)

توثيق الحديث: حسن ۔أخرجه أبو داود (٣٩٠٥) وابن ماجه (٣٧٢٦) وأحمد (١/٢٢٧۔٣١١)۔

١٦٧٢۔حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا عہد جاہلیت ابھی قریب ہی ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق عطا فرما دی ہے اور ہم میں سے بعض آدمی کاہنوں کے پاس جاتے ہیں (ان کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جانا۔ میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ شگون لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے وہ اپنے سینوں

میں پاتے ہیں لیکن یہ انہیں (کام وغیرہ کرنے سے) نہ روکے۔میں نے عرض کیا اور ہم میں سے کچھ لوگ لکریں کھینچتے ہیں (اور ان کے ذریعے فال لیتے ہیں؟) آپ نے فرمایا: انبیاءؑ میں سے ایک نبی لکریں کھینچا کرتے تھے، پس جس کی لکیر ان کی لکیر کے موافق ہوگئی وہ درست ہے۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۰۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶۷۳۔حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۴۲۶۔فتح) ومسلم (۱۵۶۷)۔

۳۰۴۔باب: بدشگونی لینے کی ممانعت

۱۶۷۴۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیماری متعدی ہے نہ بدشگونی لینے کی کوئی حیثیت ہے لیکن مجھے فال اچھی لگتی ہے۔صحابہ نے عرض کیا: فال سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھی بات۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۲۱۴۔فتح) ومسلم (۲۲۲۴)۔

۱۶۷۵۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیماری متعدی ہے نہ بد شگونی لینے کی کوئی حقیقت ہے، اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۲۱۲۔فتح) ومسلم (۲۲۲۵)۔

۱۶۷۶۔حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے۔(ابوداؤد۔سند حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح أخرجه أبوداود (۳۹۲۰) وأحمد (۵/۳۴۷)۔

۱۶۷۷۔ حضرت عروہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے فال لینے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ان میں سب سے اچھی چیز تو نیک فال ہے اور بدشگونی کسی مسلمان کو (کسی کام کے کرنے سے) نہ روکے، پس جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناگوار گزرے تو اسے یہ کلمات کہنے چاہییں "اے اللہ! تمام بھلائیاں صرف تو ہی لاتا ہے اور تمام تکلیفیں صرف تو ہی دور کرتا ہے" نیز برائی سے بچنا اور نیکی کرنا محض تیری ہی توفیق سے ممکن ہے۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف ۔أخرجه أبوداود (۳۹۱۹) با سنا دضعیف۔

یہ حدیث ضعیف ہے، اسلئے کہ اس کی سند میں عروہ بن عامر مختلف فیہ اور حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور عن سے روایت کرتا ہے پس ضعیف حدیث قابل حجت نہیں۔

۳۰۵۔ باب: بستر، پتھر، کپڑے، درہم و دینار اور تکیے وغیرہ پر کسی جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت، اسی طرح دیوار، پردے، عمامے اور کپڑے وغیرہ پر تصویر بنانے کی حرمت اور تصویروں کو تلف کرنے کا حکم

۱۶۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت والے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی تھیں اب انہیں زندہ کرو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۸۲۔۳۸۳۔فتح) ومسلم (۲۱۰۸)۔

۱۶۷۹۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے گھر کی ڈیوڑھی یا طاقچے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا، جس پر تصویریں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے مشابہ چیزیں بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں: ہم نے اس (پردے) کے ٹکڑے کر دیے اور اس

کے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لئے حدیث نمبر (٦٥٠) ملاحظہ فرمائیں۔

١٦٨٠۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر مصور جہنمی ہے' اس کی ہر تصویر کے بدلے میں جو اس نے بنائی ہوگی' ایک شخص بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباسؓ نے (سائل سے) فرمایا: اگر تم نے ضروری ہی تصویر بنانی ہے تو درخت کی اور بے جان چیز کی تصور بناؤ۔ (متفق علیہ)۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٤/٤١٦۔فتح)' ومسلم (٢١١٠).

١٦٨١۔ حضرت ابن عباسؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو قیامت والے دن اسے مجبور کیا جائے گا وہ اس میں روح پھونکے اور وہ روح پھونکنے کی استطاعت نہیں رکھے گا۔ (متفق علیہ)۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٠/٣٩٣۔فتح) ومسلم (٢١١٠)(١٠٠)

١٦٨٢۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت والے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٠ /٣٩٣۔فتح) ومسلم (٢١٠٩)۔

١٦٨٣۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرتا ہے! پس انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ ہی پیدا کر دیں یا ایک دانہ پیدا کر دیں یا پھر ایک جَو (کا دانہ) ہی پیدا کر دکھائیں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٠/٣٨٥۔فتح) ومسلم (٢١١١)۔

۱۶۸۴۔حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا کوئی تصویر ہو۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۸۰۔فتح) ومسلم (۲۱۰۶)۔

۱۶۸۵۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کا وعدہ کیا لیکن انھوں نے تاخیر کردی حتیٰ کہ یہ تاخیر رسول اللہ ﷺ پر گراں گزری۔ پس آپ باہر تشریف لائے تو جبرائیلؑ آپ کو ملے' آپ نے ان سے تاخیر کی شکایت کی تو انھوں نے فرمایا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/۳۹۱۔فتح)۔

۱۶۸۶۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ نے کسی گھڑی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کا وعدہ کیا' پس وہ وقت موعود تو آ گیا لیکن حضرت جبرائیلؑ تشریف نہ لائے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی' آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف کرتا ہے اور نہ اس کے رسول۔ پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا ایک بچہ تھا' آپ نے فرمایا: یہ کتا کب آیا تھا؟ پس میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے تو اس کے بارے میں کوئی پتا نہیں۔ پس آپ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے باہر نکال دیا گیا۔ تب جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے مجھ سے آنے کا وعدہ کیا تھا' میں آپ کے لیے رہا لیکن آپ میرے پاس نہیں آئے۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا: مجھے اس (پلّے) نے آنے سے روک دیا تھا جو آپ کے گھر میں تھا' اس لیے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا تصویر ہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۱۰۴)۔

۱۶۸۷۔حضرت ابوہیاج حیان بن حصین بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ وہ یہ ہے کہ تم ہر تصویر کو مٹا ڈالو اور ہر اونچی قبر کو برابر کردو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۹۶۹)۔

۳۰۶۔باب: شکار یا مویشی یا کھیتی کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھنے کی حرمت

۱۶۸۸۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص شکار یا مویشی کی حفاظت کے علاوہ کتا پالے تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: ''ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔''

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۹/۶۰۸۔فتح) ومسلم (۱۵۷۴)

۱۶۸۹۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کھیتی یا مویشی کی حفاظت کے علاوہ (کسی اور مقصد کے تحت) کتا باندھا تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: جس شخص نے شکار یا مویشی یا زمین کی حفاظت کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کتا پالا تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہتے ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۵/۵۔فتح) ومسلم (۱۵۷۵)(۵۹)۔

۳۰۷۔باب: اونٹ یا دیگر جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے اور دوران سفر کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنے کی ممانعت

۱۶۹۰۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس قافلے کے ساتھ

نہیں ہوتے جس میں کتایا گھنٹی ہو۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢١١٣)۔

١٦٩١۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: گھنٹی شیطان کا آلہ موسیقی ہے۔(ابوداؤد۔ صحیح مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثيق الحديث: أخرجه أبوداود (٢٥٥٦)۔ایک نسخہ میں یہ حدیث صحیح مسلم (٢١١٤) کی طرف منسوب ہے۔

٣٠٨۔باب: جلالہ پر سوار ہونا منع ہے جلالہ سے مراد گندگی کھانے والا اونٹ یا اونٹنی ہے اگر وہ پاک چارہ کھائے اوراس کا گوشت پاک ہو جائے تو پھر ممانعت کا حکم باقی نہیں رہے گا۔

١٦٩٢۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے اونٹوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔(ابواؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح۔أخرجه أبو داود (٢٥٥٨) باسنادصحيح۔

٣٠٩۔باب: مسجد میں تھوکنا منع ہے اور اگر اسمیں تھوک پڑا ہو تو اسے دور کرنے اور مسجد کو دیگر گندگیوں سے پاک رکھنے کا حکم

١٦٩٣۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن (صاف) کر دینا ہے۔ (متفق علیہ)

دفن کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب مسجد میں مٹی یا ریت وغیرہ ہو یعنی وہ کچی ہو تو پھر اسے مٹی کے نیچے چھپادے۔یہ بات ہمارے ساتھیوں میں سے ابوالمحاسن رویانی نے اپنی کتاب ''الجزا''میں بیان کی ہے اور بعض نے کہا دفن کرنے سے مراد اسے مسجد سے باہر نکال دینا ہے لیکن جب مسجد پتھروں کی بنی ہوئی یا چونا گچ ہو تو پھر جوتے یا جھاڑو وغیرہ کے ذریعے اسے وہاں مل دینا جیسا کہ بہت سے جاہل لوگ کرتے

ہیں ایسا کرنا تھوک کو دفن کرنا نہیں بلکہ گناہ میں زیادتی اور مسجد میں گندگی کو بڑھانا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا کرے تو پھر اسے اس کے بعد اپنے کپڑے یا اپنے ہاتھ وغیرہ سے اسے صاف کرے یا پھر اسے دھو دے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱/۵۱۱۔فتح) ومسلم (۵۵۲)۔

۱۶۹۴۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلے والی دیوار پر رینٹ تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱/۵۰۹۔فتح) ومسلم (۵۴۹)۔

۱۶۹۵۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ مساجد پیشاب کرنے اور گندگی وغیرہ پھیلانے کیلئے نہیں ہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لیے ہیں یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۸۵)۔

۳۱۰۔باب: مسجد میں جھگڑا کرنے، آواز بلند کرنے، گمشدہ چیز یا جانور کا اعلان کرنے، خرید و فروخت کرنے اور مزدوری وغیرہ کے معاملات کرنے کی ممانعت

۱۶۹۶۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز یا جانور کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے چاہیے کہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ! تجھ پر یہ (چیز، حیوان وغیرہ) نہ لوٹائے اس لیے کہ مساجد اس مقصد کے لیے نہیں بنائی جاتیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۵۶۸)۔

۱۶۹۷۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو: کہو اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت کو نفع مند نہ بنائے۔ اور جب تم کسی شخص

کو (مسجد میں) کسی گمشدہ جانور یا چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو تو کہو ''اللہ تعالیٰ اسے تم پر نہ لوٹائے۔
(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه
الترمذی (۱۳۲۱) والدارمی (۱/۳۲۶) والحاکم (۲/۵۶) وغيرهم.

۱۶۹۸۔حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مسجد میں اعلان کرتے ہوئے کہا کون ہے جو مجھے سرخ اونٹ کے بارے میں بتائے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''تو نہ پائے'' مسجدیں تو صرف اسی لیے بنائی گئی جس کے لیے بنائی گئی ہیں۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۵۶۹).

۱۶۹۹۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے، گمشدہ چیز یا جانور کا اعلان کرنے اور شعر پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن ۔أخرجه أبو داود (۱۰۷۹) والترمذی (۳۲۲) والنسائی (۲/۴۷۔۴۸) وابن ماجه (۷۴۹).

۱۷۰۰۔حضرت سائب بن یزید صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطابؓ تھے انھوں نے مجھے فرمایا: جاؤ اور ان آدمیوں کو میرے پاس لاؤ۔پس میں ان دونوں کو آپ کے پاس لے آیا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ انھوں نے کہا ہم طائف سے آئے ہیں۔آپ نے فرمایا: اگر تم مدینہ شہر کے رہنے والے ہوتے تو تمھیں ضرور سزا دیتا، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو۔(بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱/۵۶۰۔فتح)

۳۱۱۔ باب: لہسن، پیاز یا گندنا یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر اس کی بدبو زائل کیے بغیر مسجد میں داخل ہونا منع ہے، مگر بوقت ضرورت جائز ہے

۱۷۰۱۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس درخت سے کھائے یعنی لہسن کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۳۳۹۔فتح) ومسلم (۵۶۱)۔

۱۷۰۲۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس درخت سے کھائے تو وہ ہمارے قریب آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۳۳۹۔فتح) ومسلم (۵۶۲)۔

۱۷۰۳۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص لہسن کھائے یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے دور رہے یا فرمایا ہماری مسجد سے دور رہے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: جو شخص پیاز، لہسن اور گندنا کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس لیے کہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۳۳۹۔فتح) ومسلم (۵۶۴)۔

۱۷۰۴۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو اپنے خطبے میں فرمایا: لوگو! تم دو ایسے درخت (سبزیاں) کھاتے ہو جنہیں میں اچھا نہیں سمجھتا، وہ پیاز اور لہسن ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مسجد میں کسی آدمی سے ان دو چیزوں کی بدبو محسوس کرتے تو آپ اس کے بارے میں حکم دفرماتے تو اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ پس جو شخص انہیں کھائے تو وہ پکا کر ان کی بدبو زائل کر لے۔ (مسلم)

۳۱۲۔ باب: جمعہ کے دن دوران خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنا مکروہ ہے اس لئے کہ اس سے نیند آتی ہے جس وجہ سے خطبہ نہیں سنا جاتا اور وضو کے ٹوٹنے کا بھی اندیشہ ہے

۱۷۰۵۔ حضرت معاذ بن انس جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی ؐ نے جمعہ کے دن دوران خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن ۔أخرجه أبوداود (۱۱۱۰) والترمذی (۵۱۴) وغيرهما واسناده حسن ۔

۳۱۳۔ باب: قربانی کا ارادہ رکھنے والے کو ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک اپنے بال یا ناخن نہیں کاٹنے چاہییں

۱۷۰۶۔ حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخنوں سے کچھ نہ کاٹے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۹۷۷) (۴۲)۔

۳۱۴۔ باب: مخلوق کی قسم کھانے کی ممانعت جیسے نبی، کعبہ، فرشتوں، باپ دادا، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی زندگی اور اس کے انعامات کی اور کسی کی قبر کی اور امانت کی قسم کھانا نیز امانت کی قسم کھانے کی شدید ممانعت ہے

۱۷۰۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم کھاؤ، پس جس شخص نے قسم کھانی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے: پس جس شخص نے قسم کھانی ہو تو وہ صرف اللہ کی قسم کھائے یا پھر

خاموش رہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۵۳۰ ـفتح) ومسلم (۱۶۴۲)(۳)

۱۷۰۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بتوں کی قسم کھاؤ نہ باپ دادا کی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۶۴۸) والرية الثانيه عند النسائی (۷/۷)۔

۱۷۰۹۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں۔ (حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اسے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ـأخرجه أبوداود (۳۲۵۳) وأحمد (۵/۳۵۲) والحاکم (۴/۲۹۸)۔

۱۷۱۰۔ حضرت بریدہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم کھائے اور یہ کہے میں اسلام سے بیزار ہوں، اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر وہ ویسے ہی ہے جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی وہ اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ (ابوداؤد)

توثیق الحدیث: صحیح أخرجه أبوداود (۳۲۵۸) والنسائی ۷/۶) وابن ماجه (۲۱۰۰)۔

۱۷۱۱۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو کعبے کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو انھوں نے فرمایا: تم اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم نہ کھاؤ، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

(ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

بعض علماء نے ''اس نے کفر کیا یا شرک کیا''۔ کی تفسیر اور وضاحت کی ہے کہ آپ نے یہ الفاظ سخت تنبیہ کے طور پر فرمائے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ریا کاری شرک ہے۔

توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه الترمذی (۱۵۳۵) وأحمد (۲/۳۴، ۶۹، ۸۶، ۸۷) باسناد صحيح۔

۳۱۵۔ باب: عمداً جھوٹی قسم کھانے کی شدید ممانعت

۱۷۱۲۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کا مال ہتھیانے کے لیے ناحق قسم اٹھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا، حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی تصدیق کے لیے قرآن مجید کی یہ آیات پڑھ کر ہمیں سنائی: ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لیتے ہیں''۔ آیت کے آخر تک۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۵/۳۳۔فتح) و مسلم (۱۳۸)۔

۱۷۱۳۔ حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان آدمی کا حق لے لے تو اللہ ایسے شخص کے لیے جہنم کو واجب اور جنت کو اس پر حرام کر دیتا ہے۔ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ چیز معمولی اور تھوڑی سی ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۱۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بڑے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا، اور جھوٹی قسم اٹھانا۔ (بخاری)

اور ایک اور روایت میں ہے: ''ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، اس نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''جھوٹی قسم۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: جھوٹی قسم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان آدمی کا مال لے لے''، یعنی ایسی قسم کے ساتھ مال لے لے جس میں وہ جھوٹا ہو۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۳۷) ملاحظہ فرمائیں

۳۱۶۔ باب: جو شخص کسی کام پر حلف اٹھالے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام کو بہتر سمجھے تو اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ اسے اختیار کرلے اور قسم کا کفارہ ادا کردے

۱۷۱۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تم کسی کام پر حلف اٹھالو، پھر تم اس کے علاوہ دوسرے کام کو بہتر سمجھو تو اس سے بہتر کام کو اختیار کرلو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۷۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۱۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کام پر حلف اٹھائے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام کو بہتر سمجھے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور جو بہتر کام ہے وہ کرلے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۶۵۰)۔

۱۷۱۷۔ حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کی قسم! اللہ نے چاہا تو میں جب کسی کام پر حلف اٹھاؤں گا پھر میں اس سے بہتر کام دیکھوں گا تو میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور وہ کام اختیار کرلوں گا جو بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۱/۵۱۷۔فتح)ومسلم(۱۶۴۹)۔

۱۷۱۸۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تم میں سے کسی شخص کا اپنے گھر والوں کے بارے میں قسم پر اڑے رہنا اور اس کا کفارہ ادا نہ کرنا اس کے لیے اللہ کے ہاں اس بات سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۱/۵۱۷۔فتح)ومسلم (۱۶۵۵)۔

۳۱۷۔باب:لغو قسم کے معاف ہونے کا بیان اور یہ کہ اس میں کفارہ نہیں اور لغو قسم وہ ہے جو ارادۂ قسم کے بغیر عادت کے طور پر زبان پر آ جائے‘ جیسے لا واللہ ،وبلی واللہ اور اس طرح کے دیگر الفاظ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ لغو(لایعنی‘ بے فائدہ)قسم پر تمہارا مؤاخذہ نہیں فرماتا بلکہ وہ ان قسموں پر مؤاخذہ کرتا ہے جن کو تم نے مضبوطی سے باندھا۔پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر کو والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یا ایک گردن آزاد کرنا ہے۔پس جو اس کی طاقت نہ رکھے تو وہ تین دن کے روزے رکھے۔یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔(المائدۃ:۸۹)

۱۷۱۹۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت {لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ ایسے آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو ویسے ہی کہتا رہتا ہے اللہ کی قسم! کیوں نہیں اللہ کی قسم!(وغیرہ)۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۸/۲۷۵۔فتح)۔

۳۱۸۔باب:بیع کرتے وقت قسم اٹھانے کی کراہت اگر چہ وہ سچا ہی ہو

۱۷۲۰۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:قسم سودے کے

بکنے کا ذریعہ ہے لیکن کمائی (برکت) مٹانے کا بھی ذریعہ ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/۲۷۵۔فتح) ومسلم (۱۶۰۶)۔

۱۷۲۱۔ حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بیع کرتے وقت زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو اس لیے کہ اس سے سودا تو زیادہ اور جلد بک جاتا ہے لیکن یہ طریقہ برکت کو ختم کر دیتا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۶۰۷)۔

۳۱۹۔ باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے سے جنت کے علاوہ کسی اور چیز کا سوال کرنا نامناسب ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگنے والے اور اس کے ذریعے سفارش کرنے والے کو انکار کرنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۲۲۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر صرف جنت کا سوال کیا جائے۔ (ابوداؤد)

توثیق الحدیث: ضعیف ۔أخرجه أبو داود (۱۶۷۱)۔

یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے اس کی سند میں سلیمان بن معاذ راوی ضعیف ہے بہت سے ائمہ جرح و تعدیل نے اس پر کلام کیا ہے۔

۱۷۲۳۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے واسطے سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو جو شخص اللہ کے واسطے مانگے تو اسے عطا کر دو اور جو شخص تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ نیکی اور احسان کرے تو تم اسے بدلہ اور اگر تم اسے بدلہ دینے کے لیے کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اتنی دعا کرو حتیٰ کہ تمہیں یقین آ جائے کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے۔ (ابوداؤد اور نسائی نے اسے صحیحین کی سندوں سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه أبوداود (۱۶۷۲) والنسائی

(۵/۸۲)وغیرھم با سناد صحیح ۔

۳۲۰۔باب: بادشاہ وغیرہ کوشہنشاہ کہنا حرام ہے‘اس لیے کہ اس کے معنی ہیں بادشاہوں کا بادشاہ اور یہ وصف صرف اورصرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کے شایان شان ہے

۱۷۲۴۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے ذلیل ترین نام یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنا نام شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) رکھے۔(متفق علیہ)

سفیان بن عینیہ بیان کرتے ہیں کہ ملک الاملاک اور شہنشاہ دونوں ہم معنی ہیں۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۵۸۸۔فتح)ومسلم (۲۱۴۳)۔

۳۲۱۔باب: فاسق اور بدعتی کو سید (سردار،آقا) وغیرہ کہنے کی ممانعت

۱۷۲۵۔حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم منافق کو سید (سردار،آقا) نہ کہو‘ اس لیے کہ اگر وہ سردار بھی ہوا تو تم نے (اسے سردار کہہ کر) اپنے رب عزوجل کو ناراض کرلیا۔

(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔البخاری فی ((الأدب المفرد))(۷۶۰)وأبوداود(۴۹۷۷)وأحمد (۵/۳۴۶۔۳۴۷)۔

اس کی سند کی شرط پر صحیح ہے۔

۳۲۲۔باب: بخار کو برا بھلا کہنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۲۶۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سائب یا امسیّبؓ کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا: اے ام سائب! یا اے ام مسیّب! کیا وجہ ہے کہ تم کانپ رہی ہو؟ انھوں نے عرض کیا: بخار ہے‘ اللہ تعالیٰ اسمیں برکت نہ دے۔آپ نے فرمایا: تم بخارا کو برا بھلا نہ کہو‘ اس لیے کہ یہ انسان کے گناہ اس طرح دور کردیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل اور زنگ وغیرہ دور کردیتی

ہے۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۵۷۵)۔

۳۲۳۔باب: ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت اور ہوا کے چلتے وقت کی دعا

۱۷۲۷۔حضرت ابومنذر ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوا کو برا بھلا نہ کہو جب تم اس میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو "اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے' سوال کرتے ہیں اور تجھ سے اس ہوا کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اس شر سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے پناہ طلب کرتے ہیں"۔ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح۔أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد))(۷۱۹) والترمذي (۲۲۵۲) والنسائي في ((عمل اليوم والليلة))(۹۳۳) وأحمد (۵/۱۲۳) وغيره هم۔

۱۷۲۸۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہوا بھی بندوں کے لیے اللہ کی رحمت ہے' یہ رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لاتی ہے' جب تم اسے دیکھو تو اسے برا بھلا نہ کہو' اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر و بھلائی کا سوال کرو اور اس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔(ابوداؤد۔سند حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح۔أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد))(۷۲۰) وأبوداود(۵۰۹۷)' ابن ماجه (۳۷۲۷)۔

۱۷۲۹۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا

ہے‘اور میں اس کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے‘ تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۸۹۹)(۱۵)۔

۳۲۴۔باب: مرغ کو برا بھلا کہنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۳۰۔حضرت زید بن خالد جہنی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کو برا بھلا نہ کہو‘اس لیے کہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔ (ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ـأخرجه أبو داود (۵۱۰۱)۔

۳۲۵۔باب: یہ کہنا منع ہے کہ ہمیں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نصیب ہوئی

۱۷۳۱۔حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر رات کی بارش کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی‘ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندوں میں سے کچھ نے یہ صبح مجھ پر ایمان کے ساتھ کی ہے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کر کے کی ہے۔پس جس نے تو یوں کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل وکرم اور اس کی رحمت سے بارش نصیب ہوئی ہے تو یہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے یوں کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نصیب ہوئی ہے تو یہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۲/۳۳۳۔فتح) ومسلم (۷۱)۔

۳۲۶۔باب: کسی مسلمان کو کافر کہنا حرام ہے

۱۷۳۲۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے (مسلمان)

بھائی کو اے کافر! کہتا ہے تو یہ کلمہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے، اگر تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے تو ٹھیک ورنہ پھر یہ کلمہ کفر اس کہنے والے کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۵۱۴۔فتح) ومسلم (۶۰)۔

۱۷۳۳۔حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی آدمی کو کافر کہہ کر پکارا یا اسے اللہ تعالیٰ کا دشمن قرار دیا، جب کہ ایسا نہ ہو، تو یہ کفر اسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۴۶۴۔فتح) ومسلم (۶۱)۔

۳۲۷۔باب: فحش گوئی اور بدزبانی کی ممانعت

۱۷۳۴۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا اور وہ فحش گو ہوتا ہے نہ بدزبان۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۵۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۳۵۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے ہودگی جس چیز میں بھی ہوگی اسے عیب دار اور ناقص بنا دے گی اور حیا جس چیز میں بھی ہوگی اسے خوبصورت اور کامل بنا دے گی۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح۔أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد)) (۶۰۱) والترمذی (۱۹۷۴) وابن ماجه (۴۱۸۵)۔

۳۲۸۔باب: گفتگو میں تصنع کرنا، باچھیں کھولنا، تکلف سے فصاحت کا اظہار کرنا اور عوام وغیرہ سے مخاطب ہوتے وقت غیر معروف الفاظ اور دقیق معانی بیان کرنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۳۶۔حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مبالغہ آرائی کرنے والے اور

تکلف سے کام کرنے لینے والے ہلاک ہوگئے۔آپ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔(مسلم)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۴۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۳۷۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ آدمیوں میں سے بلاغت کا اظہار کرنے والے اس شخص کو برا جانتا ہے جو بات کرتے وقت اپنی زبان کو اس طرح پھیرتا ہے جس طرح گائے جگالی کرتے وقت اپنی زبان کو پھیرتی ہے۔(ابوداؤد،ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بشواهده۔أخرجه أبوداود (۵۰۰۵) والترمذی (۲۸۵۳) وأحمد (۲/۱۶۵و۱۸۷)۔

اس کی سند کے سب روای ثقہ ہیں سوائے عاصم بن سفیان کے، وہ صدوق ہے اور مسند احمد (۱/۱۷۵۔۱۷۶، ۱۸۴) میں سیدنا سعدؓ کی حدیث اس کی شاہد ہے اور بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

۱۷۳۸۔حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت والے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق تم میں سے بہت اچھے ہوں گے اور بے شک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت والے دن مجھ سے سب زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے زیادہ باتیں کرنے والے، باچھیں کھول کر گفتگو کرنے والے منہ بھر کر کلام کرنے والے ہیں۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۳۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۲۹۔باب: یہ کہنا ناپسندیدہ ہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے

۱۷۳۹۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا لیکن اسے چاہیے کہ یہ کہے میرا نفس لقیس (بے چین، سست) ہوگیا ہے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١٠/٥٦٣۔فتح) ومسلم (٢٢٥٠)۔

٣٣٠۔باب: انگور کا نام کرم رکھنا ناپسندیدہ ہے

١٧٤٠۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگور کا نام کرم نہ رکھو، اس لیے کہ کرم تو مسلمان ہے۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

اور ایک اور روایت میں ہے: کرم تو مومن کا دل ہے۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے: یہ لوگ (انگور کو) کرم کہتے ہیں، حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه

البخاری (١٠/٥٦٤۔فتح) ومسلم (٢٢٤٧) (٨) والرواية الثانية عند

مسلم (٢٢٤٧) (٩) والثانية عند البخاری (١٠/٥٦٦۔فتح)

ومسلم (٢٢٤٧) (٧)۔

١٧٤١۔حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم انگور کو کرم نہ کہو، بلکہ تم اسے عنب اور حبلہ کہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٢٤٨) (١٢)۔

٣٣١۔باب: کسی مرد کے سامنے عورت کے محاسن بیان کرنا منع ہے، بجز اس کے کہ کسی شرعی مقصد جیسے نکاح وغیرہ کے لیے اس کی ضرورت ہو

١٧٤٢۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت دوسری عورت کے جسم کے ساتھ اپنا جسم نہ ملائے اور نہ اپنے خاوند سے اس کے اوصاف اس طرح بیان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٩/٣٣٨۔فتح)۔

۳۳۲۔باب: انسان کا یہ کہنا ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے'' ناپسندیدہ ہے' بلکہ یقین کے ساتھ دعا کی جائے

۱۷۴۳۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما' اسے چاہئے کہ یقین کے ساتھ سوال کرے، اس لیے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: اور لیکن عزم و یقین کے ساتھ سوال کرے اور خوب رغبت و الحاح کا اظہار کرے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بڑی یا مشکل نہیں جو وہ مانگنے والے کو عطا کرتا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱۱/۱۳۹۔فتح) ومسلم (۲۶۷۹)(۹)۔

۱۷۴۴۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یقین کے ساتھ سوال کرے' ایسے نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما' اس لیے کہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱۱/۱۳۹۔فتح) ومسلم (۲۶۷۸)۔

۳۳۳۔باب: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو فلاں چاہے کہنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۴۵۔حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اس طرح نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے۔ (ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح۔أخرجه أبوداود (۴۹۸۰) وأحمد (۵/۳۸۴و۳۹۴و۳۹۸) والبيهقي (۳/۲۱۶)۔

۳۳۴۔باب: عشاء کے بعد باتیں کرنے کی کراہت

اس سے مراد وہ باتیں ہیں جو اس وقت کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں مباح اور جائز ہیں اور ان کا کرنا

اور چھوڑنا برابر ہو۔ جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے جو اس وقت کے علاوہ دیگر اوقات میں حرام یا مکروہ ہوں تو ان کا اس وقت کرنا زیادہ حرام اور زیادہ مکروہ ہوگا۔ لیکن خیر و بھلائی کی بات جیسے علمی مذاکرہ، صالحین کی حکایات، مکارم اخلاق کا تذکرہ، مہمان کے ساتھ بات چیت اور کسی ضرورت مند کے ساتھ بات چیت کرنا تو اس میں کوئی کراہت نہیں بلکہ یہ تو مستحب ہے۔ اور اسی طرح کسی عذر یا سبب کی وجہ سے گفتگو کرنا، تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں۔ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اس پر صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں۔

۱۷۴۶۔ حضرت ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد بات چیت کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۴۹۔فتح) ومسلم (۶۴۷)(۲۳۷)۔

۱۷۴۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات کے آخری دور میں نماز عشاء پڑھائی، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: مجھے بتاؤ کہ یہ رات کون سی ہے؟ پس جو شخص آج رُوئے زمین پر زندہ ہے وہ ایک سو سال (صدی) کے پورے ہونے تک باقی نہیں رہے گا (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۴۵) ومسلم (۲۵۳۷)۔

۱۷۴۸۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے (نماز عشاء کے لیے) نبی ﷺ کا انتظار کیا، آپ تقریباً نصف شب کے وقت ان کے پاس تشریف لائے تو انہیں عشاء پڑھائی پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: سنو! بے شک (دوسرے) لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں لیکن تم جتنی دیر تک نماز کا انتظار کرتے رہے برابر (مسلسل) نماز ہی میں رہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۷۳۔فتح) ومسلم (۶۴۰)۔

۳۳۵۔ باب: شرعی عذر کے بغیر عورت کے لیے اپنے خاوند کے بلانے پر اس کے بستر پر جانے سے

انکار حرام ہے

۱۷۴۹۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے اور خاوند اس سے ناراضی کی حالت میں رات بسر کرے تو فرشتے صبح ہونے تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے: حتیٰ کہ وہ عورت لوٹ آئے۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۸۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۳۲۔ باب: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کا نفلی روزہ رکھنا حرام ہے

۱۷۵۰۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے اور یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل ہونے کی اجازت دے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۸۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۳۷۔ باب: مقتدی کا رکوع یا سجدے سے امام سے پہلے سر اٹھانا حرام ہے

۱۷۵۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک جب اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا تو وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اللہ اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۲/۱۸۲۔۱۸۳۔فتح) ومسلم (۴۲۷)

۳۳۸۔ باب: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳/۸۸۔فتح) ومسلم (۵۴۵)۔

۳۳۹۔باب: کھانے کی موجودگی میں جب کہ طبیعت کھانے کی طرف راغب ہو یا پیشاب' پاخانے کی شدید حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۷۵۳۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب پیشاب' پاخانے کی شدید حاجت ہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٥٦٠).

۳۴۰۔باب: دوران نماز آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا منع ہے

۱۷۵۴۔حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔پس یہ بات کرتے ہوئے آپ کا لہجہ سخت ہو گیا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: وہ اس حرکت سے باز آجائیں یا پھر ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٢/٢٣٣۔فتح).

۳۴۱۔باب: کسی عذر کے بغیر دوران نماز اِدھر اُدھر دیکھنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۵۵۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ تو ایک جھپٹ ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اچانک جھپٹ لیتا ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٢/٢٣٤۔فتح).

۱۷۵۶۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے بچو' اس لیے کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت ہے۔اگر ضرور ہی دیکھنا ہو تو نفلی نماز میں دیکھا جا سکتا

ہے‘فرض نماز میں نہیں۔ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف۔أخرجه الترمذی (٥٨٩) با سناد ضعیف

یہ حدیث ضعیف ہے‘ حافظ ابن قیمؒ نے زاد المعاد (١/٢٤٩) میں دو علتوں کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(الف) سعید کی انس سے روایت کا کوئی علم نہیں۔

(ب) اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ہے۔

٣٤٢۔باب: قبروں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا منع ہے

١٧٥٧۔حضرت ابو مرثد کناز بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا: قبروں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو نہ ان کے اوپر بیٹھو۔(مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٩٧٢)(٩٨)۔

٣٤٣۔باب: نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے

١٧٥٨۔حضرت ابو جہنم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس (دن‘ ماہ یا سال) تک کھڑے رہنا اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔

روای بیان کرتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال فرمایا۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١/٥٨٤۔فتح) ومسلم (٥٠٧)۔

٣٤٤۔باب: مؤذن کے اقامت شروع کرنے کے بعد مقتدی کے لیے نفلی نماز پڑھنا مکروہ ہے خواہ اس نماز کی سنت ہو یا کوئی اور نماز

۱۷۵۹۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب فرض نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو پھر فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۷۱۰)۔

۳۴۵۔باب: جمعے کے دن کو روزے کے لیے یا جمعے کی رات کو دیگر راتوں سے نماز کے لیے مخصوص کرنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۶۰۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: باقی راتوں میں سے جمعے کی رات کو قیام کے لیے مخصوص کرو نہ باقی ایام میں سے جمعے کے دن کو روزے کے لیے خاص کرو' الا یہ کہ وہ جمعہ اس مدت میں آجائے جس میں تمھارا کوئی ایک روزے رکھتا ہو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۱۴۴)(۱۴۸)

۱۷۶۱۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جمعے کے دن روزہ نہ رکھے' البتہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد (بھی روزہ رکھے' تو پھر جمعہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں)۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/۲۳۲۔فتح) ومسلم (۱۱۴۴)۔

۱۷۶۲۔محمد بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں (منع فرمایا ہے)۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/۲۳۲۔فتح) ومسلم (۱۱۴۳)۔

۱۷۶۳۔حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لائے جب کہ وہ روزے سے تھیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تم کل کا روزہ رکھنا چاہتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے

فرمایا: پس تم روزہ افطار کرلو۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٤/٢٣٢۔فتح)۔

٣٤٦۔باب: صوم وصال کی حرمت یعنی دو یا اس سے زیادہ دن کچھ کھائے پیے بغیر مسلسل روزہ رکھنا منع ہے

١٧٦٤۔حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وصال کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاى (٤/٢٠٥۔فتح) ومسلم (١١٠٣) من حديث أبى هريرةؓ وأخرجه البخارى (٤/٢٠٢۔فتح) ومسلم (١١٠٥) من حديث عائشه رضى الله عنها۔

١٧٦٥۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے سے منع فرمایا: تو صحابہ نے عرض کیا: آپ خود تو وصال کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بے شک میں تم جیسا نہیں ہوں اس لیے کہ مجھے تو اللہ کی طرف سے کھلایا پلایا جاتا ہے۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٤/٢٠٢۔فتح) ومسلم (١١٠٢)۔

٣٤٧۔باب: قبر پر بیٹھنے کی حرمت

١٧٦٦۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا جو اس کے کپڑوں کو جلا دے اور اس کا اثر اس کی جلد تک پہنچ جائے تو یہ اس کے لیے کسی قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٩٧١)۔

٣٤٨۔باب: قبر کو پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت

۱۷۶۷۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٩٧٠).

۳۴۹۔باب: غلام کا اپنے آقا سے فرار ہونا سخت حرام ہے

۱۷۶۸۔حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام (اپنے آقا کی خدمت کرنے سے) فرار ہو جائے تو اس سے عہدو پیمان کا ذمہ ختم ہو گیا۔(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٩)

۱۷۶۹۔سابق راوی ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب غلام (اپنے آقا کی خدمت سے) بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔(مسلم)

اور ایک روایت میں ہے ''پس اس نے کفر کیا''

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٠) والراية الثانية عنده (٦٨)

۳۵۰۔باب: حدود میں سفارش کرنے کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''زانی مرد اور زانیہ عورت' ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو اور ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے دین کی تعمیل میں تمہیں رحم کھانے کی ضرورت نہیں ہے اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر رکھتے ہو''۔(النور:۲)

۱۷۷۰۔حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک مخزومی عورت کے معاملے نے' جس نے چوری کی تھی' قریش کو پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا انھوں نے مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو (سفارش) کرے؟ پس انھوں نے کہا کہ یہ جرأت تو رسول اللہ ﷺ کے چہیتے اور پیارے حضرت اسامہ بن زیدؓ ہی کر سکتے ہیں۔حضرت اسامہؓ نے آپ سے سفارش کی تو رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اس میں فرمایا: اسی چیز نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی معزز اور طاقتور شخص چوری کر لیتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی ضعیف اور کمزور آدمی چوری کرتا تو وہ اس پر بے حد قائم کر دیتے تھے' اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتیں تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ اسامہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے مغفرت طلب فرمائیں۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ نے اس عورت کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٦٥١) ملاحظہ فرمائیں۔

٣٥١۔ باب: لوگوں کے راستے، ان کی سایہ دار جگہوں میں اور پانی کے گھاٹ اور اس طرح کی دیگر جگہوں میں قضائے حاجت کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں' پس تحقیق انھوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (الأحزاب: ٥٨)

١٧٧١۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت کا سبب بننے والے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا: لعنت کا سبب بننے والے دو کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو لوگوں کے راستے میں یا ان کی سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کرتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٩)۔

٣٥٢۔ باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنا منع ہے

۱۷۷۲۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۸۱)۔

۳۵۳۔ باب: باپ کا ہبہ یا عطیہ میں اپنی اولاد سے کسی ایک دوسروں پر ترجیح دینا ناپسندیدہ ہے

۱۷۷۳۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میرا باپ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے جو میرا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے سارے بچوں کو اس طرح ہبہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس تم اس سے بھی واپس لے لو۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے سارے بچوں کے ساتھ ایسے ہی کیا؟ انھوں عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے بارے میں عدل وانصاف کرو۔ پس میرے والد واپس آئے اور وہ صدقہ (ہبہ) واپس لیا۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بشیر! کیا اس بچے کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے؟ انھوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: کیا تم نے ان سب کو اسی طرح کا ہبہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: پس پھر تم مجھے گواہ نہ بناؤ اس لیے کہ میں ظلم اور ناانصافی پر گواہ نہیں بنتا۔

ایک اور روایت میں ہے: تم مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔

اور ایک اور روایت میں ہے: اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنالو۔ پھر فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنے میں برابر ہو؟ انھوں نے عرض کیا: جی ہاں! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر ایسے نہ کرو۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه

البخاری (۱۰/۲۱۰۔۲۱۱۔فتح) ومسلم (۱۶۲۳) والرواية الثانية عند

البخاری (۵/۲۱۱۔فتح) ومسلم (۱۶۲۳) (۱۱) والرواية الثانية عند

مسلم (۱۶۲۳) (۱۴) والرابعة عند

البخاری (۵/۱۱۔فتح) ومسلم (۱۶۲۳) (۱۶) والخامسة عند

مسلم (۱۶۲۳) (۱۷)۔

۳۵۴۔باب: عورت کے لیے کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کرنا حرام ہے البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے

۱۷۷۴۔حضرت زینب ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہؓ کے پاس گئی، جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حربؓ فوت ہو چکے تھے، انھوں نے ایک خوشبو منگائی جس میں زرد رنگ کی خلوق یا کوئی اور چیز ملی ہوئی تھی۔حضرت ام حبیبہؓ نے وہ خوشبو ایک لونڈی کو لگائی پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی سوائے اس کے میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زائد سوگ کرے سوائے خاوند پر، اس پر چار مہینے دس دن تک جائز ہے۔

حضرت زینبؓ بیان کرتی ہیں پھر میں حضرت زینب جحشؓ کے پاس گئی جب ان کا بھائی وفات پا چکا تھا انھوں نے بھی خوشبو منگائی اور اسمیں سے کچھ لگائی پھر کہا: سنو! اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں بجز اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے خاوند پر، وہ

چار مہینے دس دن تک جائز ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۱۴۶۔فتح) ومسلم (۱۴۸۶و۱۴۸۷)۔

۳۵۵۔باب: شہری کا دیہاتی کے لیے سودا کرنا، تجارتی قافلوں کو (بازار پہنچنے سے پہلے راستے میں) ملنا، اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرنا اور اس کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجنا حرام ہے مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے یا وہ رد کر دے

۱۷۷۵۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا کرے، اگر چہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی ہو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۳۷۲۔۳۷۳۔فتح) ومسلم (۱۵۲۳)۔

۱۷۷۶۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (آگے بڑھ کر) سامان (مال تجارت) نہ ملو حتیٰ کہ اسے بازاروں میں اتا لیا جائے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۳۵۳۔فتح) ومسلم (۱۵۱۷)۔

۱۷۷۷۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (سامان لانے والے) قافلوں سے نہ ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ حضرت طاؤس نے اپنے استاد حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ، شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: دیہاتی کا کوئی دلال (بروکر) نہ بنے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه

البخاری (۴/۳۷۰و۳۷۳و۴۵۱۔فتح) ومسلم (۱۵۲۱)۔

۱۷۷۸۔حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے اور فرمایا صرف دھوکا دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ، کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع

کرے نہ اس کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے اسے الٹ دے۔

اور ایک اور روایت میں ہے: راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تجارتی قافلوں کو (آگے بڑھ کر) ملنے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرے اور یہ کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط کرے اور یہ کہ آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور آپ نے دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانے اور جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر جانور کو فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/۳۵۳و۵/۳۲۳۔فتح)(۱۵۱۵)(۱۰،۱۱،۱۲)۔

۱۷۷۹۔حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع کرے نہ اپنے بھائی کی منگی پر منگنی کا پیغام بھیجے مگر یہ کہ وہ اس کی اجازت دے دے۔ (متفق علیہ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/۳۷۴۔فتح) ومسلم (۱۴۱۲)(۵۰)۔

۱۷۸۰۔حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کا بھائی ہے پس کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجے حتیٰ کہ وہ خود چھوڑ دے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۴۱۴)۔

۳۵۶۔باب: ایسی جگہوں میں جہاں شریعت نے اجازت نہیں دی مال ضائع کرنا منع ہے

۱۷۸۱۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے

لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین چیزیں ناپسند' پس وہ تمہارے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور یہ کہ تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور متفرق نہ ہو جاؤ اور وہ تمہارے لیے بے فائدہ اور بے مقصد باتوں، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (مسلم۔اس کی شرح گزر چکی ہے۔)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٧١٥).

۱۷۸۲۔حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے کاتب حضرت وراد بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہؓ نے حضرت معاویہؓ کے نام ایک خط میں مجھ سے لکھوایا کہ نبی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے لیے بادشاہی ہے اور ہر قسم کی حمد و تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو جو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور تو جسے منع کر دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی بڑے کی بڑائی تیرے ہاں کوئی نفع مند نہیں، اور ان کی طرف یہ بھی لکھا: آپ ﷺ بے مقصد گفتگو کرنے، مال کر ضائع کرنے، بے مقصد کثرت سے سوال کرنے سے منع فرماتے تھے اور آپ ماؤں کی نافرنی کرنے سے بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے سے اور لوگوں کو خود نہ دینے اور ران سے مانگتے رہنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (متفق علیہ۔اس کی شرح گزر چکی ہے)

حدیث کے پہلے حصے کی توثیق کے لیے حدیث نمبر (۱۴۱۶) اور دوسرے حصے کے لیے حدیث نمبر (۳۴۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۵۷۔باب: کسی مسلمان کی طرف قصداً یا مزاحاً ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا منع ہے اور ننگی تلوار پکڑنا بھی منع ہے

۱۷۸۳۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے

مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ سے (وہ ہتھیار) چلوا دے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی تیز دھار آلے کے ذریعے مسلمان بھائی کی طرف اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ اسے رکھ نہ دے، اگرچہ وہ اسکا حقیقی بھائی ہی ہو۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١٣/٢٣ـفتح) ومسلم (٢٦١٧) والرواية الثانية عند مسلم (٢٦١٦).

١٧٨٤۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ننگی تلوار پکڑانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: حسن. أخرجه أبو داود (٢٥٨٨) والترمذي (٢١٦٣).

٣٥٨۔ باب: اذان کے بعد کسی عذر کے بغیر فرض نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنا ناپسندیدہ ہے

١٧٨٥۔ حضرت ابوشعثاء بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی، پس ایک آدمی مسجد سے کھڑا ہوا اور چلنے لگا تو حضرت ابو ہریرہؓ بغور اسے دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ مسجد سے باہر نکل گیا، تب حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: سنو! اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٥٥).

٣٥٩۔ باب: بلا عذر خوشبو کا ہدیہ واپس کرنا ناپسندیدہ ہے

١٧٨٦۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو ریحان (خوشبو دار بوٹی) پیش کی جائے تو وہ اسے نہ لوٹائے اس لیے کہ وہ ہلکی اور خفیف سی ہے اور اس کی خوشبو بہت

اچھی ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٢٥٣)۔

١٧٨٧۔حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خوشبو کا ہدیہ رد نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٥/٢٠٩۔فتح)۔

٣٦٠۔باب: کسی ایسے شخص کی منہ پر تعریف کرنا ناپسندیدہ ہے جس کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ وہ فخر و غرور میں مبتلا ہو جائے گا اور جس کے بارے میں یہ اندیشہ نہ ہو تو اس کے منہ پر اس کی تعریف کرنا جائز ہے

١٧٨٨۔حضرت ابوموسی اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی آدمی کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا' جو تعریف میں مبالغہ آرائی کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: تم نے ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٥/٢٧٦۔فتح) ومسلم (٣٠٠١)

١٧٨٩۔حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا تو دوسرے آدمی نے اسکی تعریف کی، پس نبی ﷺ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر' تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی' آپ نے کئی بار ایسے فرمایا (پھر فرمایا) اگر تم میں سے کسی نے ضرور ہی کسی کی تعریف کرنی ہو تو اسے ایسے کہنا چاہیے کہ میں اسے ایسا اور ایسا سمجھتا ہوں، اگر وہ سمجھتا ہے کہ وہ اسی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا حساب لینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کے پاک صاف ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٥/٢٧٤۔فتح) ومسلم (٣٠٠٠)۔

۱۷۹۰۔حضرت ہمام بن حارث حضرت مقدادؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمانؓ کی (ان کے منہ پر) تعریف کرنے لگا تو مقدادؓ نے (اس کے منہ میں مٹی ڈالنے کا) ارادہ کیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے۔حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا: یہ تم کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (منہ پر) تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے مونہوں میں مٹی ڈالو۔ (مسلم)

یہ ممانعت کی احادیث ہیں جبکہ منہ پر تعریف کرنے کے جواز کی بہت سی احادیث وارد ہیں۔

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٣٠٠٢) (٦٩)۔

۳۶۱۔باب: جس شہر میں وبا پھیل جائے وہاں سے جانے اور کسی دوسرے شہر سے اس شہر میں آنے کی کراہت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہاں ہو گے موت تمہیں پالے گی، اگرچہ مظبوط قلعوں میں ہو۔ (النساء:۷۸)

اور فرمایا: تم اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (البقرۃ:۱۹۵)

۱۷۹۱۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ ملک شام کی طرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ آپ مقام ''سرغ'' پر پہنچے تو آپ کو ''اجناد'' (شام کے شہروں) کے امراء حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ اور ان کے ساتھی ملے تو انھوں نے حضرت عمرؓ کو بتایا کہ ملک شام میں تو وبا پھیل چکی ہے۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ مہاجرین اولین کو میرے پاس بلاؤ۔میں نے انہیں بلایا تو حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ طلب کیا اور انہیں بتایا کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے (اب کیا کرنا چاہیے)؟ ان کے درمیان اختلاف ہو گیا، بعض نے کہا: ایک (اچھے) مقصد کے تحت روانہ ہوئے ہیں، ہم نہیں سمجھتے کہ آپ اس مقصد سے رجوع کریں، بعض نے کہا: آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگ ہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ آپ انہیں لے کر اس وبا میں چلے جائیں۔حضرت عمرؓ نے

فرمایا: تم میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا کہ میرے پاس انصار کو بلاؤ۔ پس میں نے انہیں بلایا تو انھوں نے ان سے مشورہ کیا تو انھوں نے بھی مہاجرین کا سا انداز اختیار کیا اور انہی کی طرح اختلاف رائے کا اظہار کیا، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم بھی میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا: میرے پاس یہاں موجود قریش کے ان عمر رسیدہ لوگوں کو بلاؤ جنھوں نے فتح مکہ کے وقت ہجرت کی۔ میں نے انہیں بلایا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اس مسئلے میں اختلاف نہ کیا بلکہ ان سب نے کہا: ہم تو یہی سمجھتے ہیں کے آپ ان لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں اور انہیں اس وبا کی طرف لے کر نہ جائیں۔ پس حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کو (مدینے کی طرف) واپس لوٹوں گا، لہٰذا تم بھی صبح اس کی تیاری کرو۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے فرار اختیار کرتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کاش! یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا' حضرت عمرؓ ان سے اختلاف کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے' (اور کہا) ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے، اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، مجھے بتاؤ اگر تمہارے پاس اونٹ ہو اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ان میں سے ایک سر سبز و شاداب ہو اور دوسرا بنجر تو کیا ایسے نہیں کہ اگر تم سرسبز و شاداب حصے میں چراؤ گے تو اللہ کی تقدیر سے چراؤ گے اور اگر بنجر حصے میں چراؤ گے تو بھی اللہ کی تقدیر ہی سے چراؤ گے؟ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تشریف لائے' وہ اپنی کسی ضرورت کے تحت کہیں گئے ہوئے تھے' انھوں نے فرمایا: میرے پاس اس میں علم ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم اس وبا کے بارے میں سنو کہ یہ فلاں جگہ پھیلی ہوئی ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب یہ وبا ایسی جگہ پھیلے جہاں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگنے کے لیے مت نکلو۔ پس حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور وہاں سے واپس ہو گئے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١٠/ ١٧٩ ـ فتح) ومسلم (٢٢١٩).

۱۷۹۲۔حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم سنو کہ کسی جگہ وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب یہ وبا ایسی جگہ پھیل جائے جہاں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے نہ نکلو۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۱۰/۱۷۸۔۱۷۹۔فتح) ومسلم (۲۲۱۸)۔

۳۶۲۔باب: جادو کی شدید حرمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (حضرت) سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا' وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔(البقرۃ:۱۰۲)

۱۷۹۳۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سات مہلک چیزوں سے بچو۔صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا جسے قتل کرنا اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے موقع پر پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور بھولی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۶۱۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۶۳۔باب: کافروں کے علاقوں میں قرآن مجید ساتھ لے کر سفر کرنا منع ہے، جب اس کا دشمن کے ہاتھوں میں جانے کا اندیشہ ہو

۱۷۹۴۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کے ساتھ دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۶/۱۳۳۔فتح) ومسلم (۱۸۶۹)۔

۳۶۴۔باب: کھانے پینے، طہارت اور استعمال کی دیگر صورتوں میں سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا حرام ہے

۱۷۹۵۔حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: بے شک جو شخص سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے (تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے)۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۷۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۹۶۔حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں ریشم اور دیباج کے استعمال سے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: یہ دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

اور صحیحین میں ایک اور روایت ہے، حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم ریشم پہنو نہ دیباج اور نہ ہی سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں، پلیٹوں میں کھاؤ۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۷۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۹۷۔حضرت ابن سیرینؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ کے ساتھ مجوسیوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چاندی کے برتن میں مٹھائی لائی گئی تو حضرت انسؓ نے اسے نہیں کھایا' پس اسے کہا گیا کہ اسے کسی اور برتن میں ڈال لیں۔ اس نے اسے ایک پیالے میں بدل دیا اور پھر اسے لایا گیا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔ (بیہقی، سند حسن ہے)

توثيق الحديث: أخرجه البيهقي (۱/۲۸)۔

۳۶۵۔باب: آدمی کے لیے زعفرانی رنگ کا لباس پہننا حرام ہے

۱۷۹۸۔حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آدمی کو زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا

ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳۰۴/۱۰ ۔ فتح) ومسلم (۲۱۰۱)۔

۱۷۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: کیا میں انہیں دھوڈالوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ انہیں جلا دو۔

اور ایک روایت میں ہے' آپ نے فرمایا: یہ کافروں کا لباس ہے، پس تم اسے مت پہنو۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۰۷۷) (۲۸) والراية الثانية عنده (۲۰۷۷) (۲۸)۔

۳۶۶۔ باب: ایک دن اور رات تک خاموش رہنا منع ہے

۱۸۰۰۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان یاد کیا ہے: بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں اور ایک دن اور رات تک خاموش رہنے کی کوئی حیثیت نہیں (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

امام خطابیؒ نے اس حدیث کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جاہلیت کی عبادات میں خاموش رہنا بھی تھا، پس اسلام میں ایسی عبادت سے منع کر دیا اور انہیں ذکر الٰہی کرنے اور خیر و بھلائی کی بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

توثيق الحديث: صحيح دو ن قوله ((ولا صمات يوم الى الليل))' أخرجه أبوداود (۲۸۷۳) بهذا اللفظ۔

حدیث کا پہلا حصہ صحیح ہے کہ بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں۔ جبکہ دوسرا حصہ ایک دن اور رات خاموش رہنے کی کوئی حیثیت نہیں صحیح سند سے ثابت نہیں۔

۱۸۰۱۔ حضرت قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ احمس قبیلے کی عورت کے پاس

تشریف لائے' جسے زینب کہا جاتا تھا' آپ نے اسے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں تو آپ نے فرمایا: اسے کیا مسئلہ ہے' یہ بات کیوں نہیں کرتی؟ انھوں نے بتایا کہ اس نے خاموش رہنے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا: تم بات چیت کرو، اس لیے کہ یہ جائز نہیں' یہ تو عمل جاہلیت میں سے ہے پس اس نے بات چیت کرنا شروع کر دیا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۷/۱۴۷۔۱۴۸۔فتح)۔

۳۶۷۔ باب: انسان کا اپنے باپ یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہونے کی حرمت

۱۸۰۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف جھوٹا منسوب کیا اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۲/۵۴۔فتح) ومسلم (۶۳)۔

۱۸۰۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ سے اعراض اور بے رغبتی نہ کرو، پس جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو یہ کفر ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۲/۵۴۔فتح) ومسلم (۶۲)۔

۱۸۰۴۔ حضرت یزید بن شریک بن طارق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر دیکھا اور انہیں خطاب فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہمارے پاس کتاب اللہ کے علاوہ کوئی اور کتاب نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ انھوں نے اس صحیفے کو پھیلایا تو اس میں (دیت کے) اونٹوں کی عمریں اور کچھ زخموں (کی دیت) کے بارے میں احکامات تھے اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے۔ پس جس شخص نے اس میں کوئی

بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ ،فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس سے فرض قبول کرے گا نہ نفل۔ مسلمانوں کا عہد ایک ہے جس کے ساتھ ان کا ایک ادنی آدمی بھی کوشش کر سکتا ہے (یعنی وہ پناہ دے سکتا ہے اور اس کی پناہ کی حفاظت کی جائے گی) جس شخص نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا تو اس پر اللہ کی ،فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ قیامت والے دن اس سے فرض قبول کرے گا نہ نفل اور جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ قیامت والے دن اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۸۱۔فتح) و مسلم (۱۳۷۰)۔

۱۸۰۵۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے بھی جانتے بوجھتے اپنے آپ کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو اس نے کفر کیا اور جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں' وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اور جس شخص نے کسی کو کافر کہہ کر پکارا یا اسے کہا: اے اللہ کے دشمن! اور وہ ایسا نہ ہوا تو وہ کلمہ اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۵۳۹۔فتح) و مسلم (۶۱)۔

۳۶۸۔ باب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان کے ارتکاب سے ڈرانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو اس کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈر جانا چاہیے کہ ان پر کوئی بڑی آفت آپڑے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے۔'' (سورۃ النور: ۶۳)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔'' (سورۃ آل عمران: ۳۰)

نیز فرمایا: ”بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔“ (سورۃ البروج: ۱۲)

اور فرمایا: ”اور اسی طرح ہے تیرے رب کی گرفت جب وہ بستیوں والوں کو پکڑتا ہے جب کہ وہ ظلم کا ارتکاب کرتی ہیں بے شک اس کی پکڑ نہایت دردناک ہے۔“ (ھود: ۱۰۲)

۱۸۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حرام کیا ہے۔“

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۶۹۔ باب: جب کوئی شخص کسی منع کردہ کام کا ارتکاب کر لے تو وہ کیا پڑھے اور کیا کرے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر شیطان کی چھیڑ چھاڑ تمہیں (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی) پر ابھارے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔“ (سورۃ فصلت: ۳۶)

نیز فرمایا: ”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ اور وہ (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں۔“

(سورة الأعراف: ۲۰۱)

اور فرمایا: ”وہ لوگ جو کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم طلب کر لیتے ہیں تو (فوراً) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے جب کہ وہ جانتے ہوتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (نیک) کام کرنے والوں کو کیا اچھا اجر ہے۔“ (سورۃ آل عمران: ۱۳۵، ۱۳۶)

اور فرمایا: ”تم سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو، اے ایمان والو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

(سورۃالنور:۳۱)

۱۸۰۷۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''جس شخص نے قسم اٹھائی اور اپنی قسم میں کہا:لات وعزیٰ کی قسم! تو اسے چاہیے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے: آؤ جو اکھیلیں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔''(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/ ۶۱۱۔فتح)، ومسلم (۱۶۴۷)

متفرق احادیث اور علامات قیامت کا بیان

۳۷۰۔باب:متفرق احادیث اور علامات قیامت

۱۸۰۸۔حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ نے اس فتنے کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اسے بڑا خطرناک بتایا'یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے)حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ وہ قریب ہی کھجوروں کے جھنڈ میں ہے ۔پس جب ہم شام کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کے متعلق ہمارے اندر اثرات محسوس کیے تو آپ نے فرمایا:''تمہارا کیا حال ہے؟''ہم نے عرض کیا:یارسول اللہ! آپ نے صبح کے وقت دجال کا ذکر فرمایا تھا۔آپ نے اسے کبھی حقیر اور کبھی بڑا خطرناک کر کے بیان کیا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ قریب ہی کھجوروں کے جھنڈ میں ہے آپ نے فرمایا:''مجھے تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ اور چیزوں سے زیادہ شدید اندیشہ ہے'اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو میں تمہارے علاوہ اکیلا ہی اس سے نمٹ لوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلے گا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا جانشین ہے۔اور وہ (دجال) نوجوان اور گھنگریالے بالوں والا ہوگا اور اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔پس تم میں سے جو شخص اسے پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس پر سورۂ کہف کا ابتدائی حصہ پڑھے۔بے شک وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے

پر ظاہر ہوگا اور وہ دائیں بائیں سب پھر جائے گا‘ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔‘‘ صحابہ کہتے ہیں : ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا: ’’چالیس دن اور (ان میں سے پہلا) دن ایک سال کی طرح ہوگا اور (دوسرا) دن ایک مہینے کی طرح اور (تیسرا) دن ایک جمعہ کی طرح اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔‘‘ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا اس میں ہمارے لیے ایک دن کی (پانچ) نمازیں ہی کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ’’نہیں! بلکہ تم اس دن کا اس کے مطابق اندازہ کرنا (اور اس کے حساب سے نمازیں پڑھتے رہنا)۔‘‘ ہم نے عرض کیا اس کی زمین میں چلنے کی رفتار اور تیزی کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ’’بارش کی طرح‘ جس کے پیچھے ہوا ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے۔ پس وہ آسمان کو حکم دے گا تو بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اگائے گی۔ جب ان کے جانور شام کو ان کے پاس واپس آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے کہیں لمبے ہوں گے‘ ان کے تھن مکمل طور پر بھرے ہوں گے‘ ان کی کوکھیں (سیر ہونیکی وجہ سے) زیادہ پھیلی ہوئی اور کشادہ ہوں گی۔ پھر وہ ایک دوسری قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہیں کریں گے‘ وہ ان کے پاس سے واپس جائے گا تو وہ فوراً قحط زدہ نہیں ہو جائیں گے اور ان کے مال میں سے ان کے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ وہ کسی بنجر زمین پر سے گزرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دو‘ تو اس کے خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے آدمی کو بلائے گا اور اس پر تلوار کا وار کرے گا جو اسے تیر انداز کے نشانے کی طرح دو ٹکڑے کر دے گا پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ آئے گا اور اس کا چہرہ چمکتا دمکتا اور ہنستا ہوا ہوگا۔ پس دجال اس (فتنہ و فساد کی) حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا۔ پس وہ (آسمان سے) دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار پر زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنی

دونوں ہتھیلوں کو دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے گریں گے اور جب سر کو اٹھائیں گے تو ان سے موتی کی طرح چاندی کی بوندیں گریں گی (یعنی ان سے پانی کے قطرے موتی کی طرح چاندی کی بوندیں بن کر یعنی نہایت سفید چمکدار بن کر گریں گی) آپ کے سانس کی بھاپ جس کافر کو بھی پہنچے گی وہ مر جائے گا اور آپ کا سانس آپ کی حد نظر تک پہنچے گا۔ آپ دجال کا تعاقب کریں گے۔ حتیٰ کہ اسے ''باب لد'' کے پاس جالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰؑ ایسے لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ نے اس دجال کے فتنے سے بچالیا ہو گا، حضرت عیسیٰؑ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے۔ اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔ پس وہ (عیسیٰؑ) ابھی اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے کچھ ایسے بندے نکالے ہیں جن کے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ آپ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر ان کی حفاظت فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے پستی کی طرف تیزی سے دوڑیں گے۔ ان کا پہلا قافلہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور وہ اس کا سارا پانی پی جائے گا اور جب ان کا بعد والا قافلہ وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا اور اس عرصے میں اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی محصور رہیں گے حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک کو بیل کی ایک سری تمہارے آج کے کسی ایک کے سو دینار سے بہتر معلوم ہو گی۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ ان (یاجوج ماجوج) کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس سے وہ ایک جان کی طرح مر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو وہ زمین میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں پائیں گے جو ان کی (لاشوں کی) گندگی اور سخت بدبو سے خالی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ ایسے بڑے پرندے بھیجے گا جیسے بختی اونٹوں کی گردنیں ہوتی ہیں۔ پس وہ پرندے

ان کی لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا جو ہر مکان اور خیمے پر برسے گی اور وہ ساری زمین کو دھودے گی حتیٰ کہ وہ اسے شیشے کی طرح صاف کردے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگا اور اپنی برکت پھیر لا۔ پس اس دور میں ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور وہ اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی حتیٰ کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگی اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلے کو کافی ہوگی۔ اور دودھ دینے والی ایک بکری لوگوں میں سے ایک گھرانے کو کافی ہوگی پس وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ان کو ان کی بغلوں کے نیچے سے لگے گی اور وہ ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کرلے گی اور پھر صرف بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو اس زمین پر گدھوں کی طرح اعلانیہ لوگوں کے سامنے عوتوں سے جماع کریں گے۔ پس انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٩٣٧)(١١٠)

١٨٠٩۔ حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود انصاریؓ کے ساتھ حضرت حزیفہ بن یمانؓ کے پاس گیا تو حضرت ابومسعودؓ نے انہیں کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں جو سنا ہے وہ مجھے بتائیں؟ انھوں نے کہا: ''بیشک دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی۔ پس لوگ جسے پانی سمجھیں گے وہ آگ ہوگی۔ جو جلا دینے والی ہوگی اور لوگ جسے آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہوگا۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو وہ جسے آگ سمجھتا ہو اس میں گرے اس لیے کہ وہ تو شیریں اور عمدہ پانی ہوگا۔'' پس حضرت ابومسعودؓ نے فرمایا: ''میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٦/ ٤٩٤۔فتح)' ومسلم (٢٩٣٤ و ٢٩٣٥)

۱۸۱۰۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس تک رہے گا“ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال ”پھر اللہ عیسیٰؑ ابن مریم کو معبوث فرمائے گا“ وہ اسے تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے“ پھر لوگ سات سال تک اسی طرح رہیں گے کہ کسی دو آدمیوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی“ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہوگا مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کرلے گی“ حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے اندر بھی گھسا ہوگا تو ہوا وہاں بھی پہنچ کر اس کی روح قبض کرلے گی۔اور پھر بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے“ جن میں (شر انگیزی اور قضائے شہوت کے اعتبار سے) پرندوں کی سی پھرتی اور (ایک دوسرے کے تعاقب اور خونریزی میں) خود بخود جانوروں کی سی درندگی ہوگی۔وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ کسی برائی کو برائی۔پس شیطان ان کے پاس انسانی شکل میں آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ پس وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا اور وہ اپنے رزق سے فائدہ حاصل کرتے ہوں گے اور ان کی زندگی بڑے آرام سے گزر رہی ہوگی۔پھر صور پھونکا جائے گا۔پس جو شخص بھی اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو جھکالے گا ور پھر اسے اٹھائے گا۔سب سے پہلا شخص جو اسے سنے گا وہ ہے جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی اور درستی کر رہا ہوگا تو وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا یا فرمایا اللہ بارش نازل فرمائے گا، گویا کہ وہ بارش شبنم کی طرح ہوگی“ جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے“ پھر وہ دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو پھر سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔پھر انہیں کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو اور (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں ٹھہراؤ۔اس لیے کہ ان سے بازپرس ہوگی پھر کہا جائے گا: ان سے جہنمیوں کو نکال لو۔پوچھا جائے گا: کتنے؟ جواب دیا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔پس یہ

ایسا دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھولی جائے گی۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۲۹۴۰)

۱۸۱۱۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں داخل ہوگا اور مکہ اور مدینہ کے ہر داخلے کے راستے اور پہاڑی درے پر فرشتے صفیں باندھے ان دونوں کی حفاظت کرنے پر مقرر ہوں گے۔ پس وہ (مدینے کے قریب) شور والی زمین پر اترے گا تو مدینہ تین مرتبہ زلزلوں سے لرز اٹھے گا اور اللہ تعالیٰ مدینے سے ہر کافر و منافق کو باہر نکال دے گا۔''

(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۲۹۴۳)

۱۸۱۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے، جنھوں نے جسموں پر سبز چادریں لپٹی ہوں گی۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۲۹۴۴)

۱۸۱۳۔ حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ دجال کے خوف سے فرار ہو کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۲۹۴۵)

۱۸۱۴۔ حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت آدمؑ کی تخلیق سے لے کر قیام قیامت تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۲۹۴۶)

۱۸۱۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف جائے گا، جس راستے میں دجال کے پہرے دار ہوں جاسوس اسے ملیں گے،

وہ اس سے پوچھیں گے: تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ وہ کہے گا: میں اسکی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ اسے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے ہو؟ وہ جواب دے گا: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں۔ پس وہ کہیں گے: اسے قتل کردو۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا کہ تم نے اسکی اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہیں کرنا۔ تب وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب مومن اسے دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا تھا۔ دجال اس کے بارے میں حکم دے گا کہ اسے پیٹ کے بل لٹایا جائے۔ پھر کہے گا کہ اسے پکڑو اور اس کے سر اور چہرے پر مارو۔ پس اس طرح مار مار کر اس کی پیٹھ اور پیٹ کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ پھر وہ پوچھے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ مومن جواب دے گا: تو تو مسیح کذاب ہے۔ پس اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس کو سر کے درمیان سے آرے کے ساتھ چیر دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان میں دو ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔ پھر دجال اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اسے کہے گا: کھڑا ہو جا! تو وہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر وہ دجال اس سے پوچھے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو۔ مومن جواب دے گا: تیرے بارے میں تو میری بصیرت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر وہ کہے گا: اے لوگو! (سن لو!) میرے بعد یہ لوگوں میں سے کسی کے ساتھ بھی اس طرح نہیں کر سکے گا۔ پس دجال اسے پکڑ لے گا تا کہ اسے ذبح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی تک کے حصے کو تانبا بنا دے گا۔ پھر وہ اسے قتل کرنے کی کوئی سبیل نہیں پائے گا تو وہ اسے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اسے آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈال دیا جائے گا۔'' پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رب العالمین کے نزدیک یہ شخص سب لوگوں سے زیادہ بڑی شہادت والا ہو گا۔'' (مسلم۔ بخاری نے بھی اسی مفہوم میں بعض حصہ روایت کیا ہے۔)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٩٣٨)(١١٣)، واما بعضه الذى أخرجه البخارى (١٠١/١٣ فتح)۔

١٨١٦۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے سوال نہیں کیے، آپ نے مجھے فرمایا: اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا۔ میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (١٣/٨٩۔فتح) ومسلم (٢٩٣٩)(١١٥)۔

١٨١٧۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار! دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک۔ف۔ر'' لکھا ہوا ہوگا۔ (متفق علیہ)

١٨١٨۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی، سن لو! وہ کانا ہے اور جب وہ آئے گا تو اس کے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی دو چیزیں ہوں گی، پس وہ چیز جسے وہ جنت کہے گا وہ دوزخ ہوگی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (٦/٣٧٠) ومسلم (٢٩٣٦)۔

١٨١٩۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، سن لو! مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے، گویا اس کی آنکھ ابھرا ہوا انگور ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٦/٣٧٠۔فتح) ومسلم

(۴/۲۲۴۷)(۱۰۰)

۱۸۲۰۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور پھر یہودی جس پتھر یا درخت کے پیچھے چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت بول کر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، پس آؤ اور اسے قتل کرو، سوائے غرقد درخت کے اس لیے کہ یہ یہودیوں کا درخت ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (۶/۱۰۳۔فتح) ومسلم (۲۹۲۲)۔

۱۸۲۱۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا: کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین کی وجہ سے نہیں کہے گا بلکہ اس کا سبب آزمائش ہوگا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه

البخاري (۱۳/۷۴۔۷۵۔فتح) ومسلم (۴/۲۲۳۱)(۵۴)۔

۱۸۲۲۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کا پہاڑ ظاہر کرے گا، اس پر لڑائی ہوگی اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے۔ پس ان میں سے ہر آدمی یہ کہے گا کہ شاید میں بچ جاؤں۔

اور ایک اور روایت میں ہے: قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کے خزانے ظاہر کردے۔ پس جو شخص اس وقت حاضر ہو تو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (۱۳/۷۸۔۷۹۔فتح) ومسلم (۲۸۹۴)۔

۱۸۲۳۔حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ مدینہ کو

خیر و بھلائی میں ہونے کے باوجود چھوڑ جائیں گے صرف درندے اور پرندے ہی اس طرف رخ کریں گے آخر میں مزینہ قبیلے کے دو چرواہے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے مدینے کو جا رہے ہوں گے، تو وہ اسے وحشی جانوروں (اور پرندوں) کا مسکن پائیں گے حتیٰ کہ جب وہ ثنیۃ الوداع کے مقام پر پہنچیں گے تو وہ دونوں اپنے چہروں کے بل گر پڑیں گے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/۸۹۔۹۰۔فتح) ومسلم (۱۳۸۹)(۴۹۹)۔

۱۸۲۴۔حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا اور وہ اسے شمار بھی نہیں کرے گا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۹۱۴)۔

۱۸۲۵۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: البتہ لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ آدمی سونے کے مال کا صدقہ لیے چکر لگائے گا لیکن وہ کوئی ایسا آدمی نہیں پائے گا جو اسے لے لے اور یہ حالت بھی دیکھی جائے گی کہ چالیس چالیس عورتیں ایک آدمی کی حفاظت میں ہوں گی اور یہ آدمیوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۱۰۱۲)۔

۱۸۲۶۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی، پس جس شخص نے زمین خریدی اس نے اپنی زمین میں سونے کا ایک گھڑا پایا، تو اس نے زمین بیچنے والے سے کہا: اپنا سونا لے لو، میں نے تو تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ زمین کے مالک نے اسے کہا: میں نے تمہیں زمین اور جو کچھ اسمیں تھا سب فروخت کیا تھا۔ پس وہ دونوں اپنا فیصلہ کرانے کے لیے ایک آدمی کے پاس گئے۔ تو اس آدمی نے جس کے پاس وہ فیصلہ کرانے کے لیے گئے

تھے' کہا: کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ پس اس فیصلہ کرنے والے شخص نے کہا: لڑکے اور لڑکی کا نکاح کر دو اور اس سونے میں سے ان پر خرچ کرو اور دونوں صدقہ کرو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/ ٥١٢۔٥١٣۔فتح) ومسلم (١٧٢١)

١٨٢٧۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دو عورتیں تھیں اور ان دونوں کے ساتھ ان کے بیٹے بھی تھے' بھیڑیا آیا اور وہ ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ پس اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا: بھیڑیا تمھارے بیٹے کو لے گیا ہے' دوسری نے کہا: وہ تو تمھارے بیٹے کو لے گیا ہے۔ پس وہ فیصلہ کرانے کے لیے حضرت داوٗدؑ کے پاس گئیں تو انھوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ یہ وہاں سے نکلیں اور سلیمان بن داوٗدؑ کے پاس چلی گئیں' پس انھوں نے انھیں بتایا تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا: ''مجھے چھری دو' میں اسے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں میں تقسیم کر دوں۔ پس چھوٹی نے کہا: آپ ایسے نہ کریں' اللہ آپ پر رحم فرمائے' یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس انھوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/ ٤٥٨۔فتح)' ومسلم (١٧٢٠)

١٨٢٨۔ حضرت مرداس اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیک لوگ ایک دوسرے کے بعد ایک ایک کر کے دنیا سے اُٹھ جائیں گے اور جو یا کھجور کی بھوسی کی مانند نکمے قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے' اللہ ان کی کوئی پروا نہیں فرمائے گا۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٧/ ٤٤٤۔فتح)۔

١٨٢٩۔ حضرت رفاعہ بن رافع زرقیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے کہا: تم اہل بدر کو اپنے میں کیسا شمار کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ''تمام مسلمانوں میں

سے افضل ہے۔'' یا آپ نے اسی قسم کا کوئی کلمہ فرمایا تو حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا: ''اسی طرح وہ فرشتے بھی سب فرشتوں سے افضل ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳۱۱/۷۔۳۱۲۔فتح)۔

۱۸۳۰۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو یہ عذاب اس قوم میں موجود تمام افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے پھر قیامت والے دن وہ اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۶۰/۱۳۔فتح)، ومسلم (۲۸۷۹)

۱۸۳۱۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ کھجور کا ایک تنا تھا، دوران خطبہ نبی ﷺ اس کا سہارا لیا کرتے تھے، پس جب منبر (بنا کر) رکھا گیا تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی آواز کی مانند رونے کی آواز سنی حتیٰ کہ نبی ﷺ منبر سے نیچے اترے اور آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

اور ایک روایت میں ہے: جب جمعہ کا دن ہوا تو نبی ﷺ منبر پر بیٹھے تو کھجور کا وہ تنا جس کے پاس آپ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، چیخ کر رونے لگا حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا۔

اور ایک اور روایت میں ہے: وہ تنا بچے کی طرح چیخ کر رونے لگا، پس نبی ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے حتیٰ کہ آپ نے اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ملالیا، اس نے اس بچے کی طرح سسکیاں لینا شروع کر دیں جسے چپ کرایا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا، آپ نے فرمایا: ''یہ اس لیے رویا کہ یہ اللہ کا ذکر جو سنا کرتا تھا۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳۹۷/۳، ۶۰۲/۶۔فتح)

۱۸۳۲۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں انہیں ضائع نہ کرو، اس نے حدیں مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو،

اس نے کئی چیزیں حرام قرار دی ہیں ان کا ارتکاب کر کے ان کی حرمت کو نہ توڑو اور اس نے تم پر رحمت و مہربانی کرتے ہوئے بغیر بھول کے کچھ چیزوں سے خاموشی اختیار فرمائی ہے پس تم ان کے بارے میں بحث و جستجو نہ کرو۔'' (حدیث حسن ہے۔ دار قطنی وغیرہ)

توثیق الحدیث: ضعیف۔ أخرجه الدارقطنی (۴/ ۱۸۴)، والبیهقی (۱۰/ ۱۲۔ ۱۳) اس کی سند ضعیف ہے اس میں دو علتیں ہیں ایک یہ کہ مکحول کا ابو ثعلبہ سے سماع سے ثابت نہیں اور دوسری یہ کہ ابو ثعلبہ تک اس کی سند پہنچنے میں بھی اختلاف ہے۔ حضرت ابو درداء ؓ کی حدیث اس کا شاہد ہے لیکن شاہد کے لیے وہ بھی درست نہیں۔ اس حدیث کے دو طریق ہیں: وہ ایک اصرم بن حوشب کے طریق سے اور دوسرا نہشل خراسانی کے طریق سے اور یہ دونوں کذاب ہیں۔ اس معنیٰ کی حدیث مستدرک حاکم (۲/ ۳۷۵) میں ہے جو حضرت ابو درداء ؓ سے مروی ہے اور اسے امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۸۳۳۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں (مکڑیاں) کھاتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے: ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/ ۶۲۰۔ فتح)، ومسلم (۱۹۵۲)

۱۸۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک بل سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۵۲۹۔ فتح)، ومسلم (۲۹۹۸)

۱۸۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ انہیں

پاک کرے گا اوران کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ایک وہ آدمی جس کے پاس جنگل میں ضرورت سے زیادہ پانی ہے اور وہ مسافر کو بھی اس کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا' دوسرا وہ آدمی جو کسی آدمی سے نماز عصر کے بعد اپنے سامان کا سودا کرے اور اللہ کی قسم اٹھائے کہ اس نے یہ سامان اتنے اتنے میں لیا تھا' پس وہ دوسرا آدمی اس کی تصدیق کردے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہو اور تیسرا وہ آدمی جو کسی امام کی حصول دنیا کی خاطر بیعت کرے' اگر وہ امام دنیا کے مال میں سے کچھ اسے دے دے تو وہ اس سے وفا کرے اور اگر وہ اس میں سے اسے کچھ نہ دے تو وہ وفا نہ کرے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۵/ ۳۴ـ فتح)' ومسلم (۱۰۸)

۱۸۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو نفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا' لوگوں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! چالیس دن کا؟ وہ کہتے ہیں: میں نے بتانے سے انکار کردیا' لوگوں نے کہا: چالیس سال کا؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: چالیس مہینوں کا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا: مجھے معلوم نہیں'' اور انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے آخری مہرے کے' اسی سے انسان کو دوبارہ تخلیق کیا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائیگا تو لوگ اسی طرح اگیں گے جس طرح سبزی اگتی ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۸/ ۵۵۱ـ فتح)' ومسلم (۲۹۵۵)

۱۸۳۷۔ سابق راوی ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا' اس نے عرض کیا: قیامت کب آئیگی؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات کو جاری رکھا' پس بعض لوگوں نے کہا آپ نے وہ بات سن لی ہے جو اس نے کہی ہے لیکن آپ نے اس کی بات کو ناپسند فرمایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا (ایسی بات نہیں) بلکہ آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ نے اپنی گفتگو مکمل فرمائی تو فرمایا: ''قیامت کے بارے میں

پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔'' اس نے عرض کیا: امانت کا ضائع کرنا کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کردیے جائیں گے تو پھر قیامت کا انتظار کرو۔'' (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (١/ ١٤١۔١٤٢۔فتح)۔

١٨٣٨۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (حکمران) تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر تو وہ درست پڑھائیں گے تو تمہارے لیے اجر ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہارے لیے تو اجر ہے اور غلطی کا گناہ اور بوجھ انہی پر ہے۔'' (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٢/ ١٨٧۔فتح)۔

١٨٣٩۔حضرت ابوہریرہ ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ آیت ﴿كنتم خير أمه أخرجت للناس﴾ کی تفسیر اس طرح ہے کہ لوگوں کے لیے لوگوں میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو انہیں ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٨/ ٢٢٤۔فتح)۔

١٨٤٠۔ سابق راوی ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے خوش ہوتا ہے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔'' (بخاری)

اس کا معنی یہ ہے کہ انہیں قید کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے پھر وہ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

توثيق الحديث: أخرجه الخاری (٦/ ١٤٥۔فتح)۔

١٨٤١۔ حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو شہروں کے تمام حصوں میں سے وہ حصے زیادہ پسند ہیں جہاں مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کو شہروں کے تمام حصوں میں سے

ناپسندیدہ وہ حصے ہیں جہاں بازار ہیں۔“ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٦٧١)

۱۸۴۲۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے موقوف روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”اگر تم استطاعت رکھو تو سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں وہاں سے نکلنے والے نہ بنو اس لیے کہ وہ شیطان کا اڈا ہے اور وہ اپنا جھنڈا بھی وہیں نصب کرتا ہے۔ (مسلم)

اور امام برقانی نے اپنے ”صحیح“ میں حضرت سلمان فارسیؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور وہاں سے سب سے آخر پر نکلنے والے نہ بنو اس لیے کہ شیطان وہیں انڈے اور بچے دیتا ہے۔“

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٤٥١)

۱۸۴۳۔حضرت عاصم احوال عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے فرمایا: ”اور اللہ تیری بھی مغفرت فرمائے۔“ عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہؓ سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لیے مغفرت طلب کی؟ انھوں نے کہا: ہاں! اور تیرے لیے بھی مغفرت فرمائی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور آپ اپنے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب فرمائیں۔“ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٣٤٦)

۱۸۴۴۔ حضرت ابومسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں نے پہلے انبیاءؑ کے کلام سے جو باتیں حاصل کیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ تم شرم وحیا نہیں کرتے تو پھر جو چاہو کرو۔“ (بخاری)

أخرجه البخاری (٦/٥١٥۔فتح)۔

١٨٤٥۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت والے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کے بارے میں فیصلے کیے جائیں گے۔“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١١/٣٩٥۔فتح)، ومسلم (١٦٧٨)

١٨٤٦۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے نور سے، جن آگ کی لو سے اور آدمؑ اس (مٹی) سے پیدا کیے گئے ہیں جو تمہارے لیے بیان کی گئی ہے۔“ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٢٩٩٦)

١٨٤٧۔حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔(مسلم نے اسے ایک لمبی حدیث کے ضمن میں روایت کیا ہے)

توثیفق الحدیث: أخرجه مسلم (٧٤٦)

١٨٤٨۔حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ تو ہم سب ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ”یہ بات نہیں ہے، البتہ (بوقت موت) جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، اس کی رضا مندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور بے شک (بوقت موت) کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ملاقات کی ناپسند کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔“ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۱۷۴)

۱۸۴۹۔ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیيؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے کہ میں ایک رات کو آپ سے ملنے کے لیے حاضر ہوئی میں نے آپ سے بات چیت کی پھر میں واپس آنے کے لیے کھڑی ہوئی تو آپ بھی میرے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے تاکہ آپ مجھے رخصت کریں۔اتنے میں انصار کے دو آدمی ادھر سے گزرے (اللہ ان سے راضی ہو) جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو وہ تیز تیز چلنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''ذرا ٹھہرو، یہ صفیہ بن حیی ہیں۔'' ان دونوں نے عرض کیا: سبحان اللہ یا رسول اللہ! (ہمیں آپ پر کیسے شک ہو سکتا ہے)۔آپ نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون رگوں میں دوڑتا ہے۔اور مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بری بات نہ ڈال دے'' یا فرمایا: ''کوئی چیز نہ ڈال دے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۲۷۸/۴۔فتح) ومسلم (۲۱۷۵)

۱۸۵۰۔حضرت ابو فضل عباس بن عبد المطلبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا۔پس میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلبؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور ہم آپ سے جدا نہیں ہوئے۔رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔جب مسلمانوں اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا تو (شروع میں) مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے لیکن رسول اللہ ﷺ کفار کی طرف بڑھنے کے لیے اپنے خچر کو ایڑ لگاتے تھے۔اور میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے اسے روکتا تھا تاکہ وہ تیز نہ چلے اور ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے۔پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عباس! درخت کے نیچے بیعت کرنے والے ساتھیوں کو بلاؤ۔'' حضرت عباس فرماتے ہیں؛ میں بلند آواز آدمی تھا پس میں نے اپنی بلند آواز سے کہا: درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! جب انھوں نے میری آواز سنی تو وہ ا

س طرح پلٹے جس طرح گائے اپنی اولاد کی طرف (اس کی آواز سن کر) پلٹی اور متوجہ ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ پھر ان کی اور کافروں کی خوب لڑائی ہوئی اور انصار یہ کہہ کر رہے تھے: اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! پھر یہ پکار بنو حارث بن خزرج تک محدود ہو گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنی خچر پر بیٹھے ہوئے گردن بلند کر کے ان کی معرکہ آرائی دیکھ رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ''یہ جنگ کے زور پکڑنے اور شدت اختیار کرنے کا وقت ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں لیں اور انہیں کافروں کے چہروں کی طرف پھینکا، پھر فرمایا: ''محمد ﷺ کے رب کی قسم! کافر شکست کھا گئے'' حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی یہ منظر دیکھنے گیا تو اس وقت معرکہ خوب زوروں پر تھا، پس اللہ کی قسم! جب آپ نے کنکریاں پھینکیں تو تب سے ان کافروں کی قوت کمزور ہوتی گئی اور پھر وہ پیٹھ پھیرنے پر مجبور ہو گئے۔ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (١٧٧٥)

١٨٥١۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک چیز ہی پسند فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی چیز کو حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔'' اور فرمایا: ''اے ایماندارو! ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''ایک آدمی طویل سفر کرتا ہے، اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اور اے رب! اے رب! کہہ کر دعا کرتا ہے، اس حال میں کہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور اسے غذا ہی حرام دی گئی ہے، پس ایسے شخص کی دعا کیوں کر قبول کی جائے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٠١٥)

۱۸۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے آدمی ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کلام فرمائے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ہی (نظر رحمت سے) ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٦١٧) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۵۳۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیحان، جیحان، فرات اور نیل یہ سب جنت کی نہروں میں سے ہیں۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٢٨٣٩)

۱۸۵۴۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتے کے دن پیدا فرمایا: ''اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کیے، پیر کے دن درخت پیدا فرمائے، ناپسندیدہ چیزیں منگل کے دن پیدا کیں، بدھ کے دن روشنی پیدا کی اور جمعرات کے دن اس میں جانور پیدا کیے اور حضرت آدمؑ کو مخلوق کے آخر میں جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری ساعت میں عصر سے رات تک کے وقت میں پیدا فرمایا:'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٢٧٨٩)

۱۸۵۵۔ حضرت ابوسلیمان خالد بن ولیدؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی تلوار باقی رہی۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٧/٥١٥)

۱۸۵۶۔ حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے، پھر وہ درست بات تک پہنچ جائے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور اگر وہ

فیصلہ کرے اور اجتہاد کرنے میں اس سے غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳/ ۳۱۸۔فتح)، ومسلم (۱۷۱۶)

۱۸۵۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی شدید حرارت سے ہے پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۳۳۰۔فتح)، ومسلم (۲۲۱۰)

۱۸۵۸۔ حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے (نذر کے) روزے ہوں تو اس کا (قریبی) ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔'' (متفق علیہ)

پسندیدہ بات یہی ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھنا جائز ہے۔ ولی سے مراد قریبی عزیز ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ ہو۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/ ۱۹۲۔فتح)، ومسلم (۱۱۴۷)

۱۸۵۹۔ حضرت عوف بن مالک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے بیان کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کے کسی سودے یا عطیے کے بارے میں جو انھوں نے دیا تھا' کہا: اللہ کی قسم! عائشہؓ رک جائیں یا میں ان پر پابندی لگا دوں گا۔ حضرت عائشہؓ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''کیا انھوں نے ایسے ہی کہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں! تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لیے یہ مجھ پر نذر ہے کہ میں ابن زبیرؓ سے کبھی بات نہیں کروں گی۔ جب یہ قطع تعلقی لمبی ہو گئی تو ابن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کی طرف سفارش بھجوائی تو انھوں نے فرمایا: ''نہیں اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں سفارش قبول نہیں کروں گی اور میں اپنی نذر توڑنے کے گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گی۔ جب ابن زبیرؓ پر یہ معاملہ مزید لمبا ہو گیا تو انھوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی اور انہیں کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم مجھے حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلو' اس لیے کہ ان

کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ مجھ سے قطع تعلقی کی نذر پر قائم رہیں۔ پس حضرت مسور اور عبدالرحمٰن انہیں لے کر گئے حتیٰ کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی، انھوں نے کہا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم داخل ہو سکتے ہیں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ''آجاؤ! انھوں نے کہا: کیا ہم سب آجائیں؟ انھوں نے فرمایا: ''ہاں تم سب آجاؤ۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کے ساتھ ابن زبیرؓ بھی ہیں، جب وہ اندر گئے تو ابن زبیرؓ پردے کے اندر چلے گئے اور حضرت عائشہؓ (اپنی خالہ) سے لپٹ گئے اور انہیں قسمیں دے دے کر رونے لگے اور مسور اور عبدالرحمٰن بھی (پردے کے باہر سے) انہیں قسمیں دے کر کہنے لگے کہ آپ ابن زبیرؓ سے بات کریں اور ان کا عذر قبول کریں اور وہ کہہ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے قطع تعلقی سے منع فرمایا ہے اور آپ خوب جانتی ہیں اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کر وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ پس جب انھوں نے حضرت عائشہؓ سے وعظ و نصیحت اور ترک تعلق کے گناہ ہونے کی باتیں کثرت سے کرنا شروع کر دیں تو انھوں نے بھی ان دونوں کو نصیحت کرنا شروع کر دی اور رونے لگیں، نیز فرمانے لگیں: بے شک میں نے نذر مانی تھی اور نذر کا معاملہ بڑا اشدید ہے۔ پس وہ دونوں برابر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عائشہؓ نے ابن زبیرؓ سے بات چیت کر لی اور اپنی اس نذر توڑنے کے کفارے میں چالیس گردنیں آزاد کیں۔ حضرت عائشہؓ اس کے بعد جب بھی اپنی اس نذر کو یاد کرتیں تو اس قدر روتیں کہ ان کے آنسوان کی اوڑھنی تر کر دیتے۔ (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ فتح)۔

۱۸۶۰۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد کی طرف تشریف لے گئے، پس آپ نے آٹھ سال گزر جانے کے بعد ان کے لیے اس طرح دعا فرمائی جیسے کوئی زندوں اور مُردوں کو رخصت کرنے والا دعا کرتا ہے، پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمہارا پیش رو (میر

ساماں) ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا اور بے شک تمہارے وعدے کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اسے اپنے اس مقام سے دیکھ رہا ہوں۔ سن لو! مجھے تم سے یہ اندیشہ نہیں کہ تم شرک کرو گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کے بارے میں رغبت کرنے لگو گے۔'' حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں: یہ آخر نظر تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ پر ڈالی تھی (یعنی اس کے بعد آپ جلدی دنیا سے رخصت ہو گئے)۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں ہے: ''لیکن مجھے تمہارے بارے میں دنیا کی بابت اندیشہ ہے کہ تم اس میں زیادہ رغبت کرنے لگو گے جس وجہ سے تم آپس میں لڑو گے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے' جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔'' حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں۔ پس یہ آخری مرتبہ تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے: ''میں تمہارا پیش رو اور میر ساماں ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں' مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور میں تمہارے بارے میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم اس دنیا کے بارے میں بہت رغبت رکھو گے۔''

شہدائے احد پر ''صلوٰۃ'' سے مراد ان کے لیے دعا کرنا ہے' معروف نماز جنازہ پڑھنا مراد نہیں۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳۴۸/۷۔فتح)'

ومسلم (۲۲۹۶)' والرواية الثانية عند مسلم (۲۲۹۶) (۳۱)' والثانية عند البخاری (۲۰۹/۳۔فتح)

۱۸۶۱۔ حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھ گئے' آپ نے ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا' پس آپ منبر

سے نیچے تشریف لائے نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے حتیٰ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ آپ نیچے تشریف لائے نماز پڑھی پھر منبر پر شریف لے گئے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونا ہے ان سب واقعات کی خبر دی۔ پس ہم میں سے سب سے زیادہ عالم وہ ہے جو ان باتوں کو ہم میں سے سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٨٩٢)

١٨٦٢۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو اسے اس (اللہ تعالیٰ) کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔'' (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١١/٥٨١، ٥٨٥۔فتح)۔

١٨٦٣۔ حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چھپکلیوں کے مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا: ''یہ ابراہیمؑ (کی آگ) پر پھونکیں مارتی تھیں۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٦/٣٥١۔فتح)، ومسلم (٢٢٣٧)

١٨٦٤۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پہلی چوٹ میں چھپکلی کو مارے تو اس کے لیے تو اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جو شخص اسے دوسری چوٹ میں مارے تو اس کے لیے پہلے بار سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور اگر وہ اسے تیسری مرتبہ میں مارے تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔''

اور ایک اور روایت میں ہے: ''جو شخص پہلی چوٹ میں چھپکلی مار دے تو اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم اور تیسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٢٤٠)، والرواية الثانية عنده

(۱۴۷)(۲۲۴۰)

۱۸۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے کہا (آج رات) میں ضرور صدقہ کروں گا۔ پس وہ اپنا صدقہ لے کر باہر نکلا تو اسے ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ پس صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک چور پر صدقہ کیا گیا ہے۔ پس اس شخص نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں (آج رات) میں ضرور صدقہ کروں گا۔ پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ عورت پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ کیا ایک زانیہ پر (صدقہ ہو گیا ہے)؟ میں (آج رات) ضرور صدقہ کر دوں گا۔ پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک مالدار شخص کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ پس صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک مالدار آدمی پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس آدمی نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ یہ کہا، چور پر، زانیہ پر اور مالدار شخص پر (صدقہ ہو گیا ہے)۔ پس رات کو اسے خواب آیا اور اسے کہا گیا: تیرا وہ صدقہ جو چور پر کیا گیا شاید کہ وہ اس صدقے کی وجہ سے اپنی چوری سے باز آجائے اور زانیہ پر تو شاید کہ وہ اپنے زنا سے بچ جائے اور رہا وہ غنی شخص تو شاید کہ وہ عبرت حاصل کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرے۔'' (امام بخاری نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۳/ ۲۹۰۔ فتح)، ومسلم (۱۰۲۲)

۱۸۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دعوت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ کو دستی کا گوشت پیش کیا اور وہ آپ کو پسند تھا۔ آپ اسے کھانے لگے اور فرمایا: ''میں قیامت والے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس لیے ہو گا؟ اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے تمام لوگوں کو ایک

میدان میں جمع فرمائے گا۔ پس دیکھنے والا ان سب کو دیکھے گا اور ایک پکارنے والا ان سب کو اپنی آواز سنا سکے گا، سورج ان کے قریب ہوگا، لوگ غم اور تکلیف کی ایسی کیفیت سے دوچار ہوں گے جو ان کی طاقت اور برداشت سے باہر ہوگی۔ لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ جو تکلیف تمہیں پہنچی اس وجہ سے تم کس حالت میں ہو، کیا تم ایسا کوئی شخص نہیں دیکھتے جو تمہارے رب کے پاس تمہارے لیے سفارش کر سکے؟ پس لوگ آپس میں کہیں گے تمہارے باپ آدمؑ جو ہیں۔ پس وہ ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا؛'' آپ کے اندر اپنی روح پھونکی، فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا، کیا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش نہیں کرتے؟ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھ رہے جس میں ہم ہیں اور جو تکلیف ہمیں پہنچی ہے؟ وہ فرمائیں گے بے شک میرا رب (آج) اس قدر غصے میں ہے کہ وہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصے میں آیا ہے اور نہ اس کے بعد اس طرح غضبناک ہوگا اور اس نے مجھے ایک درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا لیکن مجھ سے نافرمانی ہوگئی، مجھے تو اپنی فکر ہے، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم نوحؑ کے پاس جاؤ۔ پس وہ نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے نوحؑ! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس تکلیف سے دوچار ہیں اور کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں کس قدر بے چینی اور تکلیف پہنچی ہے؟ کیا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش نہیں کرتے؟ وہ جواب دیں گے بے شک میرا رب جس قدر آج غصے میں ہے وہ اس قدر اس سے پہلے غصے میں ہوا ہے نہ اس کے بعد اس قدر غصے میں ہوگا اور مجھے ایک دعا کرنے کا حق تھا لیکن میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اس لیے تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم ابرہیمؑ کے پاس جاؤ۔ پس وہ ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور

عرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کریں، کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس تکلیف میں مبتلا ہیں؟ وہ انھیں فرمائیں گے: بے شک میرا رب آج جس قدر غصے میں ہے اس قدر وہ اس سے پہلے کبھی ناراض ہوا ہے نہ اس کے بعد اس قدر ناراض ہوگا، میں نے تین باتیں ایسی کی تھیں جو بظاہر واقعے کے خلاف تھیں (توریہ کیا تھا) مجھے تو اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے، اس لیے تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم موسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ موسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: اے موسیٰؑ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی اور اپنی ہم کلامی عطا فرما کر تمام لوگوں پر فضیلت دی، آپ اپنے رب سے ہمارے سفارش کریں، کیا آپ وہ حالت نہیں دیکھ رہے جس میں ہم مبتلا ہیں، وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرا رب جس قدر آج غضبناک ہے، وہ اس قدر غضبناک اس سے پہلے کبھی ہوا ہے نہ اس کے بعد کبھی اس قدر غضبناک ہوگا اور میں نے ایک ایسی جان کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، مجھے تو اپنی فکر ہے، فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، پس تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ تم عیسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰؑ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے حضرت مریم کی طرف القا کیا تھا اور اس کی روح ہیں اور آپ نے گہوارے میں لوگوں سے گفتگو کی ہے، آپ اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش کریں، کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس کیفیت میں مبتلا ہیں؟ پس عیسیٰؑ فرمائیں گے: بے شک میرا رب جس قدر آج غضبناک ہے وہ اس قدر آج سے پہلے غضبناک ہوا ہے نہ اس کے بعد اس قدر غضبناک ہوگا۔ انھوں نے اپنے کسی قصور کا ذکر نہیں فرمایا (اور فرمایا) مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔"

ایک اور روایت میں ہے (آپ نے فرمایا) "پس میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد ﷺ

! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں' آپ ہمارے بارے میں اپنے رب سے سفارش کریں۔ کیا آپ وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے جس میں ہم مبتلا ہیں؟ پس میں وہاں سے چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا' پھر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد اور حسن ثنا کے ایسے کلمات القا فرمائے گا کہ مجھ سے پہلے وہ کلمات کسی پر القا نہیں کیے گئے ہوں گے' پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے! مانگئے آپ کو وہ عطا کیا جائے گا' سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو کہوں گا: اے میرے رب! میری امت۔ اے میرے رب! میری امت۔ پس کہا جائے گا: اے محمد! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں طرف کے دروازے سے لے جائیں جن کے ذمہ کوئی حساب نہیں ہے اور وہ دوسرے دروازوں میں بھی اس دروازے کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان یا جتنا فاصلہ مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۶/ ۳۷۱۔فتح)' ومسلم (۱۹۴)

۱۸۶۷۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم سیدنا اسماعیلؑ کی والدہ اور ان کے بیٹے اسماعیل کو لائے جب کہ وہ ان کو دودھ پلاتی تھیں حتیٰ کہ انہیں بیت اللہ کے نزدیک مسجد حرام کے بالائی حصے میں زمزم کے اوپر واقع ایک درخت کے پاس ٹھہرا دیا۔ ان دنوں مکہ میں کوئی انسان تھا نہ پانی (کا نام ونشان) پس انھوں نے ان دونوں کو وہاں چھوڑا اور ان کے بزدیک ایک تھیلی رکھ دی جس میں کھجوریں تھیں اور ایک مشکیزہ رکھ دیا جس میں پانی تھا' پھر ابراہیمؑ واپس جانے لگے تو اسماعیلؑ کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور کہا: اے ابراہیم! کیا آپ ہمیں اس وادی میں' جہاں کوئی غم خوار ہے نہ کوئی اور چیز ہے' چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ انھوں نے یہ بات ان سے کئی مرتبہ کہی' لیکن حضرت ابراہیمؑ اس

کی طرف توجہ نہیں فرماتے تھے۔ آخر انھوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا: کیا اللہ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ''ہاں! ام اسماعیل نے کہا: تب وہ ہمیں ضائع کر نہیں کرے گا۔ پھر وہ واپس آ گئیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ اپنی منزل کی طرف چلے حتیٰ کہ جب وہ ثنیہ کے مقام پر پہنچےؑ جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں رہے تھے تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا پھر ہاتھ بلند کیے اور ان کلمات کے ساتھ دعا کی: ''اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی اولاد کو ایک بے آب وگیاہ وادی میں آباد کیا ہے...... '' اور یہاں تک تلاوت فرمائی: '' تا کہ وہ شکر کریں۔'' اسماعیل کی والدہ اسماعیل کو دودھ پلاتی رہیں اور خود اس (مشکیزے) کے پانی سے پانی پیتی رہیں حتیٰ کہ جب مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا تو انہیں بھی پیاس لگی اور ان کے بیٹے کو بھی اور وہ اسے زمین پر لوٹ پوٹ ہوتے دیکھنے لگیں۔ پس وہ اس منظر کو ناگوار سمجھتے ہوئے (پانی کی تلاش میں) چلیں تو انھوں نے صفا پہاڑ کو اپنے سب سے قریب پایا۔ پس وہ اس پر کھڑی ہو گئیں پھر وادی کی طرف متوجہ ہو کر دیکھنے لگیں کہ کوئی شخص انہیں نظر آتا ہے؟ لیکن انہیں کوئی نظر نہ آیا تو وہ صفا سے نیچے اتریں حتیٰ کہ وادی میں پہنچیں۔ پس انھوں نے اپنی قمیض کا کنارہ اوپر اٹھایا پھر اس طرح دوڑیں جس طرح کوئی سخت مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے حتیٰ کہ وہ وادی سے پار گزر گئیں پھر مروہ پہاڑی پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو کر نظر دوڑائی کہ کوئی شخص دکھائی دیتا ہے؟ لیکن انہیں کوئی بھی نظر نہ آیا۔ انھوں نے سات مرتبہ ایسے کیا۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پس لوگ جو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں یہ وہی ان کی متابعت (سنت) میں ہے جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انھوں نے ایک آواز سنی، انھوں نے اپنے آپ سے کہا خاموش رہ، انھوں نے پھر کان لگائے تو ایک آواز سنی تو انھوں نے کہا: تم نے اپنی آواز تو سنا دی ہے، اگر تمہارے پاس کچھ مدد کا سامان ہے تو پھر مدد کو پہنچو۔ پس اچانک دیکھا کہ زم زم کی جگہ ایک فرشتہ ہےؑ اس نے اپنی ایڑھی سے یا اپنے پر کے ساتھ زمین کو کریدا حتیٰ کہ پانی نکل آیا۔ اسماعیل کی والدہ اس کے

لیے حوض بنانے لگیں اور اپنے ہاتھ کے ساتھ منڈیر بنانے لگیں اور اپنے مشکیزے کو پانی سے بھرنے لگیں۔ وہ جونہی چلو بھرتیں تو اتنا پانی اور ابل آتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے چلو بھرنے کی مقدار کے برابر پانی ابلتا۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی والدہ پر رحم فرمائے۔ اگر وہ زم زم کو یونہی چھوڑ دیتیں'' یا فرمایا: ''چلو سے پانی اکٹھا نہ کرتیں تو زم زم روئے زمین پر بہنے والا چشمہ ہوتا۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا۔ پس فرشتے نے انہیں کہا: تم اپنے ہلاک ہوجانے کا اندیشہ نہ کرو۔ اس لیے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے۔ جسے یہ لڑکا اور اس کا والد (ازسرنو) تعمیر کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اور اس وقت بیت اللہ کی جگہ ٹیلے کی طرح زمین سے بلند تھی۔ وہاں سیلاب آتے تو وہ اس ٹیلے کے دائیں بائیں سے گزر جاتے۔ پس ایک عرصہ تک یہی کیفیت رہی حتیٰ کہ جرہم قبیلے کا قافلہ یا اس کا کوئی گھرانا کداء کے راستے سے آتا ہوا ان کے پاس سے گزرا۔ انھوں نے مکہ کے زیریں حصے میں پڑاؤ کیا تو انھوں نے ایک پرندے کو ادھر چکر لگاتے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے کہا: یہ پرندہ لازمی طور پر پانی پر گھوم رہا ہے لیکن ہمیں تو اس وادی سے گزرتے ہوئے ایک عرصہ ہوگیا ہے۔ پہلے تو یہاں پانی نہیں ہوتا تھا۔ پس انھوں نے ایک یا دو قاصد بھیجے تو انھوں نے دیکھا کہ وہاں پانی ہے۔ انھوں نے واپس آکر اپنے قافلے والوں کو بتایا کہ وہاں پانی انھوں نے کہا کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس آئیں۔ وہ وہاں پہنچے تو حضرت ہاجرہ وہاں پانی پر موجود تھیں۔ پڑاؤ ڈال لیں؟ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات حضرت ہاجرہ کی خواہش کے مطابق ہوئی۔ وہ انس و محبت کو پسند کرتی تھیں۔ پس انھوں نے وہاں پڑاؤ ڈال لیا اور اپنے گھر والوں کو پیغام بھیجا تو انھوں نے بھی انہی کے ساتھ پڑاؤ ڈال لیا حتیٰ کہ وہاں بہت سے گھر آباد ہوگئے اور حضرت اسماعیل جوان ہوگئے اور انھوں نے ان لوگوں سے عربی سیکھ لی۔ وہ ان میں سب سے زیادہ پرکشش اور سب سے زیادہ پسندیدہ تھے

۔، پس جب وہ بالغ ہوئے تو انھوں نے اپنی ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ حضرت ہاجرہ فوت ہو گئیں۔ حضرت اسماعیل کی شادی کے بعد حضرت ابراہیمؑ اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں کو دیکھنے آئے تو انھوں نے حضرت اسماعیل کو نہ پایا، انھوں نے ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے رزق کی تلاش میں گئے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے لیے شکار کرنے کے لیے باہر گئے ہوئے ہیں۔ پھر حضرت ابرہیمؑ نے اس سے ان کی گزران اور عام حالات کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: ہم بہت برے حالات میں ہیں، تنگی اور تکلیف سے وقت گزار رہے ہیں۔ اور اس نے حضرت ابرہیمؑ سے شکایت کی، انھوں نے فرمایا: ''جب تمہارا خاوند آئے تو انہیں میرا اسلام کہنا اور انہیں کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دیں''۔ پس جب حضرت اسماعیلؑ واپس آئے تو انھوں نے کسی چیز کو محسوس کیا تو پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس اس طرح کے ایک بزرگ آئے تھے، انھوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں بتا دیا پھر انھوں نے پوچھا کہ ہماری گزران کیسی ہے؟ تو میں نے بتایا کہ ہم تنگی اور تکلیف میں ہیں۔ حضرت اسمٰعیل نے پوچھا: کیا انھوں نے کوئی وصیت کی تھی؟ اس نے کہا: ہاں! انھوں نے مجھے کہا تھا کہ میں تمھیں ان کا سلام پہنچا دوں اور آپ کے لیے کہہ گئے تھے کہ آپ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دیں۔ حضرت اسماعیلؑ نے فرمایا: ''وہ میرے والد تھے اور مجھے حکم دے دوں، تم اپنے گھر والوں کے ہاں چلی جاؤ''۔ انھوں نے اسے طلاق دے دی اور ان کی کسی اور عورت سے شادی کر لی۔ پس حضرت ابراہیمؑ جتنی دیر اللہ نے چاہا گزارنے کے بعد ان کے پاس آئے تو حضرت اسماعیلؑ کو نہ پایا، وہ ان کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے حضرت اسماعیلؑ کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے رزق کی تلاش میں گئے ہیں۔ انھوں نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے: تمہاری گزران اور عام حالات کیسے ہیں؟ اس نے بتایا: ہم خیریت سے ہیں اور رفراخی میں ہیں اور اس نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ انھوں نے پوچھا: تمہاری خوراک کیا ہے؟ اس

نے کہا گوشت۔ انھوں نے کہا: تم پیتے کیا ہو؟ اس نے کہا پانی۔ حضرت ابراہیمؑ نے دعا فرمائی۔: اے اللہ! ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت فرما۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان دنوں ان کے لیے غلہ نہیں تھا اور اگر ان کے لیے ہوتا تو آپ اس کے بارے میں بھی ان کے لیے برکت کی دعا کرتے'' حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ صرف ان دو چیزوں (گوشت، پانی) پر گزارہ کرے تو اسے موافق نہیں آئیں گی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ آئے تو انھوں نے پوچھا: اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے کہا: وہ شکار کرنے گئے ہیں، پھر ان کی بیوی نے کہا: کیا آپ تشریف نہیں رکھیں گے تاکہ آپ کچھ کھا پی لیں؟ انھوں نے پوچھا: تم کیا کھاتے پیتے ہو؟ اس نے کہا: ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے دعا فرمائی ''اے اللہ! ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسمؐ نے فرمایا: ''یہ سب حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی برکت ہے۔'' انھوں نے فرمایا: ''جب تمہارا خاوند آئے تو انہیں میرا اسلام کہنا اور انہیں کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیلؑ آئے تو انھوں نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں! اچھی شکل وصورت والے ایک بزرگ آئے تھے، اس نے ان (ابراہیمؑ) کی تعریف کی، انھوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تھا تو میں نے انہیں بتادیا پھر انھوں نے مجھ سے ہماری گزران کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا کہ ہم بالکل ٹھیک ہیں۔ حضرت اسماعیلؑ نے پوچھا: کیا انھوں نے تجھے کوئی وصیت کی تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں؟ وہ آپ کو سلام کہتے تھے اور آپ کو حکم دیتے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو برقرار رکھو۔ حضرت اسماعیلؑ نے کہا وہ امیرے والد تھے اور تم میری دہلیز ہو۔ انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے پاس رکھوں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ جب تک اللہ نے چاہا کچھ عرصہ گزارنے کے بعد ان کے پاس آئے تو حضرت اسماعیلؑ زم زم کے قریب ایک درخت کے نیچے تیر درست کر رہے تھے،

جب انھوں نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا تو وہ ان کے استقبال کے لیے آگے بڑھے اور پھر ویسے ہی کیا جیسے والد اپنے بیٹے سے اور بیٹا اپنے والد کے ساتھ محبت واحترام کا سلوک کرتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: ''اے اسماعیل! اللہ نے مجھے ایک کام کرنے کا حکم فرمایا ہے انھوں نے کہا: آپ کے رب نے جس کام کرنے کا حکم دیا ہے آپ کر گزریں۔ حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا: تم میری مدد کرو گے؟ انھوں نے کہا: میں آپ کی مدد کروں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس جگہ ایک گھر تعمیر کروں اور انھوں نے ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا جو اپنے اردگرد کے حصوں سے بلند تھا۔ پس اسی وقت انھوں نے اس گھر کی دیواریں اٹھائیں۔ پس حضرت اسماعیلؑ پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیمؑ تعمیر کرتے حتیٰ کہ جب دیواریں بلند ہوگئیں تو وہ یہ (مقام ابراہیمؑ) پتھر لائے اور اسے آپ کے لیے رکھا تو وہ اس پر کھڑے ہوگئے۔ پس حضرت ابراہیمؑ تعمیر کرتے جاتے اور حضرت اسماعیلؑ انہیں پتھر پکڑا تے جاتے او وہ دونوں یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ عمل قبول فرما' بے شک تو بہت سننے والا، جاننے والا ہے۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے' ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا' پس اسماعیل کی والدہ مشکیزے سے پانی پیتیں تو بچے کے لیے ان کی چھاتی میں دودھ خوب اترتا حتیٰ کہ وہ مکہ آگئے۔ یہاں حضرت ابرہیمؑ نے انہیں ایک درخت کے نیچے بٹھایا پھر حضرت ابراہیمؑ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے تو حضرت ہاجرہ بھی ان کے پیچھے چلتی رہیں حتیٰ کہ جب وہ کداء کے مقام پر پہنچے تو انھوں نے انہیں پیچھے سے آواز دی: اے ابراہیم! ہمیں کس کے سپرد کر کے چھوڑ چلے ہو؟ انھوں نے کہا: اللہ کے سپرد۔ حضرت ہاجرہ نے کہا: میں اللہ کے سپرد کیے جانے پر راضی ہوں۔ پس وہ واپس آگئیں اور مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کی چھاتی میں دودھ اترتا رہا' حتیٰ کہ جب پانی ختم ہوگیا تو انھوں نے کہا: میں ادھر ادھر جاؤں اور دیکھوں کہ شاید کوئی آدمی

نظر آجائے۔راوی بیان کرتے ہیں وہ گئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور غور سے دیکھنے لگیں کہ کیا کوئی نظر آتا ہے؟ لیکن انہیں کوئی نظر نہ آیا' پھر وہ وادی میں اتر آئیں اودوڑیں اور مروہ پر آگئیں اور انھوں نے اس طرح
کئی چکر لگائے (یعنی صفا سے مروہ آئیں اور گئیں) پھر کہا: میں جا کر بچے کو تو دیکھوں کہ اس کا کیا حال ہے؟ وہ گئیں تو دیکھا کہ وہ اسی حال میں تھا گویا کہ وہ زندگی کے آخری سانس لے رہا تھا۔حضرت ہاجرہ کے نفس نے قرار نہ پکڑا اور پھر کہا کہ میں جاؤں تو سہی' شاید میں کسی کو پالوں۔وہ پھر گئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور غور سے دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا حتیٰ کہ انھوں نے سات چکر پورے گئے' پھر انھوں نے کہا میں جاؤں اور دیکھوں کہ بچے کا کیا حال ہے؟ پس وہ وہاں آئیں تو ایک آواز سنی' انھوں نے کہا: اگر تیرے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کر۔پس یہ جبریلؑ تھے' انھوں نے اپنی ایڑھی زمین پر ماری اور اپنی ایڑھی سے زمین کو بھینچا تو زمین سے پانی پھوٹ پڑا' جسے دیکھ کر حضرت ہاجرہ خوف زدہ ہوگئیں اور اپنی ہتھیلیوں سے پانی لے کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔(اور راوی نے حدیث پوری تفصیل سے بیان کی' یہ ساری وروایات امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ۔نے بیان کیں)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۶/ ۳۹۵۔۳۹۹۔فتح)

توبہ و استغفار کا بیان

۳۷۱۔باب: مغفرت طلب کرنے کا حکم اور اس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ مغفرت طلب کیجیے اپنی لغزش کے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے''(سورۃ محمد:۱۹)

نیز فرمایا: ''اللہ سے مغفرت طلب کیجیے' بے شک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''(سورۃ انساء :۱۰۶)

اور فرمایا: ''اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیجیے اور اس سے بخشش طلب کریں' وہ خوب توبہ قبول کرنے والا ہے۔'' (سورۃ النصر: ۳)

نیز فرمایا: ''متقی لوگوں کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں۔'' اللہ تعالیٰ کے اس فرمانا تک: ''اور رات کے آخری پہر میں استغفار کرنے والے ہیں۔'' (سورۃ آل عمران: ۱۵۔۱۷)

اور فرمایا: ''جو شخص کسی برائی کا ارتکاب کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے والا' نہایت مہربان پائے گا۔'' (سورۃ النساء: ۱۱۰)

نیز فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آپ کی موجودگی میں ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا جب کہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔'' (سورۃ الأنفال: ۳۳)

اور فرمایا: ''اور وہ لوگ جب کسی برائی کا ارتکاب کر لیتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی گناہوں کا معاف کرنے والا نہیں وہ اپنے کیے (یعنی گناہ) پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔'' (سورۃ آل عمران: ۱۳۵)

۱۸۶۹۔ حضرت اغر مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے دل پر بھی پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۷۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر بار سے زائد اللہ سے مغفرت طلب کرتا اور توبہ کرتا ہوں۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۷۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے

اور اللہ سے مغفرت طلب کریں گے پس وہ انہیں معاف فرما دے گا۔'' (مسلم)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۲۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۷۲۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ کہتے ہوئے گن لیتے تھے: ''اے میرے رب! مجھے بخش دے مجھ پر رجوع فرما، بے شک تو بہت رجوع فرمانے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔'' (ابو دوٗد۔ ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث: صحيح۔ أخرجه أبو داود (۱۵۱۶)، والترمذی (۳۴۳۴)، وابن ماجه (۳۸۱۴) باسناد صحيح

۱۸۷۳۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص استغفار کی پابندی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، ہر غم سے نجات دے دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمایا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔'' (ابوداوٗد)

توثيق الحديث: ضعيف۔ أخرجه أبوداود (۱۵۱۸)، وابن ماجه (۳۸۲۹)، والنسائی فی ((عمل واليوم والليلة)) (۴۵۶) اس کی سند میں حکم بن مصعب راوی مجہول ہے۔

۱۸۷۴۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ دعا پڑھے'' میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ وہ میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو۔'' (ابوداوٗد۔ ترمذی۔ حاکم۔ امام حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح۔ أخرجه البخاری فی ((التاريخ الكبير)) (۳/ ۳۸۰-۸۷۹)، وأبوداود (۱۵۱۷)، والترمذی (۳۵۷۷) والحاكم (۱/ ۵۱۱)

یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد میں ابن مسعودؓ کے بجائے زید مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے ہے۔ ابن مسعودؓ سے مستدرک حاکم میں ہے۔

۱۸۷۵۔ حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے" اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اور میں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے معاف کردے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کا معاف کرنے والا نہیں" جو شخص یہ کلمات دن کے وقت یقین کے ساتھ کہے اور وہ اسی روز شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص رات کے وقت یقین کے ساتھ کہے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔" (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۱۱/۹۷۔۹۹)

۱۸۷۶۔ حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سلام پھیر کر اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو آپ اللہ سے تین بار استغفار فرماتے تھے اور پھر یہ دعا پڑھتے تھے: "اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے عزت وجلال کے مالک! تو بڑی برکتوں والا ہے۔"

حدیث کے روایوں میں سے ایک راوی امام اوزعی سے پوچھا گیا کہ آپ کیسے استغفار فرماتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ آپ فرماتے تھے: "أستغفر الله ،أستغفر الله" (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۴۱۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۷۷۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات کثرت سے

پڑھتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیری حمد کے ساتھ' اے اللہ' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع (توبہ) کرتا ہوں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۷۸۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا تو میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تو جس حالت پر بھی ہوگا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں' پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا اے ابن آدم! اگر تو زمین کے بھرنے کے بقدر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے گا' البتہ تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھرنے کے بقدر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملاقات کروں گا۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث:صحیح بشواهده۔ أخرجه الترمذی (۳۵۴۰)

۱۸۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عوتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو' اس لیے کہ میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے۔'' ان عورتوں میں سے ایک عورت نے عرض کیا: ہم عورتوں کا زیادہ جہنمی ہونے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو' میں نے عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود تم عورتوں سے زیادہ عقل مندوں پر غالب آنے والا کوئی نہیں دیکھا:'' اس عورت نے پوچھا: عقل اور دین کے ناقص ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دو عورتوں کی گواہی ایک آدمی کے برابر ہے (یہ عقل کی کمی ہے) اور (حیض و نفاس کی وجہ سے) کئی روز نماز نہیں پڑھتی ہو (یہ دین کی کمی ہے)۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۷۹)

۳۷۲۔باب: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے جو کچھ جنت میں تیار کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک متقی لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ (انہیں کہا جائے گا) امن وسلامتی کے ساتھ ان میں داخل ہو جاؤ اور جو بغض و کینہ (ایک دوسرے کے بارے میں) ان کے سینوں میں ہوگا وہ ہم نکال دیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ان میں ان کو کوئی تھکاوٹ ہوگی نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔'' (سورۃ الحجر : ۴۵۔۴۸)

نیز فرمایا: ''اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف ہوگا نہ تم غمگین ہو گے۔ وہ لوگ جو ہمارے آیتوں پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے (ان سے کہا جائے گا) تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہارے لیے سامان مسرت بہم پہنچا دیے گئے ہیں۔ ان پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا اور اس میں وہ ہوگا جو ان کے نفس چاہیں گے اور جن کو دیکھ کر وہ لذت محسوس کریں گے اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں تمہارے عملوں کے بدلے میں وارث بنایا گیا ہے۔ تمہارے لیے اس میں میووں کی فراوانی ہوگی جن میں سے تم کھاؤ گے۔'' (سورۃ الزخرف: ۶۸۔۷۳)

اور فرمایا: ''بے شک متقی لوگ امن کی جگہ، باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ اس میں وہ باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے۔ آمنے سامنے بیٹے ہوں گے (اور اسی طرح رہیں گے)۔ ہم ان کی شادی موٹی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے۔ اس میں وہ ہر قسم کے پھل امن و اطمینان سے منگوائیں گے۔ وہاں موت کا مزہ چکھیں گے سوائے اس موت کے جس کا مزہ وہ پہلی مرتبہ چکھ چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ تیرے رب کے فضل سے یہی وہ کامیابی بڑی۔'' (سورۃ الدخان: ۵۱۔۵۷)

نیز فرمایا: ''بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے، تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ تو ان کے چہروں پر آرام و راحت کی تروتازگی اور رونق بہجت محسوس کرے گا۔ ان کو سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر ہوگی (یا اس کے آخر میں تلچھٹ کی بجائے کستوری ہوگی) اور یہی وہ چیز ہے

جس میں رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنی چاہیے اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی ۔ یہ وہ چشمہ ہے جس سے بندگان مقرب پییں گے ۔'' (سورۃ المطففین : ۲۲ ۔ ۲۸)

۱۸۸۰ ۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جنتی جنت میں کھائیں پیں گے لیکن انہیں بول و براز کی حاجت ہوگی نہ ان کے ناک سے رینٹ نکلے گی اور ان کا یہ کھانا ایک ڈکار ہوگا جو کستوری کی خشبو کی طرح ہوگا ۔ انہیں تسبیح و تکبیر اس طرح القا کی جائے گی جیسے ان کے اندر سانس ڈال دیا جاتا ہے ۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٨٣٥) (١٩)

۱۸۸۱ ۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: '' میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے (اس کی تصدیق کے لیے) اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: '' کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے عملوں کے بدلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان چھپا کر رکھا گیا ہے؟'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٦/٣١٨ ـ فتح) ومسلم (٢٨٢٤)

۱۸۸۲ ۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ' پھر بعد میں داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرف ہوں گے ' وہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ اور وہ تھوکیں گے نہ ان کی رینٹ بہے گی ۔ ان کی کنگھیاں سونے کی اور ان کا پسینا کستوری کا سا ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں جلانے کے لیے خوشبودار لکڑی ہوگی ' ان کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ۔

سب ایک ہی آدمی کی ساخت پر اپنے والد آدمؑ کی صورت پر ہوں گے اور ان کے قد ساٹھ ساٹھ ہاتھ بلند ہوں گے۔'' (متفق علیہ)

اور بخاری و مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے: ''اس میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے' ان کے پسینے کی خشبو کستوری کی طرح ہوگی اور ان میں سے ہر ایک کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی' ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہوگا' ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض' ان کے دل قلب واحد کی طرح ہوں گے اور وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گے۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/ ٣٦٢۔فتح)' ومسلم (٢٨٣٤) (١٥) 'والروایة الثانیة عند البخاری (٦/ ٣١٨۔فتح)' ومسلم (٢٨٣٤)

١٨٨٣۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب سے دریافت سے کیا: جنتیوں میں سے سب سے کم تر درجے کا جنتی کیسا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا: ''یہ وہ آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد آئے گا' اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے داخل ہو جاؤں جب کہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ رہائش اختیار کر چکے ہیں اور انھوں نے اپنے اپنے حصوں پر قبضہ کر لیا ہے؟ اسے کہا جائے گا: کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرے لیے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کی طرح بادشاہی (ملکیت) ہو جائے؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں (اس عطا پر) راضی ہوں۔ اللہ فرمائے گا: تمہارے لیے وہ بادشاہی ہے اور مزید اس کی مثل، اس کی مثل، اس کی مثل، اس کی مثل اور پانچویں مرتبہ وہ کہے گا: میرے رب! میں راضی ہوں۔ پس اللہ فرمائے گا: یہ تمہارے لیے ہے اور اس کی مثل دس گناہ مزید اور تیرے لیے وہ بھی جس کو تیرا دل چاہے اور جسے دیکھ کر تیری آنکھیں لذت حاصل کریں۔ پس وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں راضی ہوں۔ موسیٰؑ نے عرض کیا: میرے رب! ان میں سے سب سے اعلیٰ

درجے والا کیسا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو میری مراد ہیں' میں نے ان کی عزت کے درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا اس پر مہر لگا دی' پس اسے کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے؟'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۸۹)

۱۸۸۴۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس شخص کے بارے میں یقیناً جانتا ہوں جسے جہنمیوں میں سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا اور جنتیوں میں سے سب سے آخر میں جنت میں داخل کیا جائے گا' یہ شخص سرین کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا۔ پس اللہ اسے فرمائے گا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ وہاں آئے گا تو یہ سمجھے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے' پس وہ لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر اسے یہی فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس وہ وہاں آئے گا اور اس کے دل میں یہی خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ پھر واپس جائے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ پھر فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ' تمہارے لیے دنیا کے برابر اور اس سے دس گناہ مزید جنت کا حصہ ہے' یا فرمائے گا: تیرے لیے دنیا کی دس مثل حصہ ہے۔ وہ عرض کرے گا'' کیا تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو یا میرے ساتھ ہنسی کرتے ہو حالانکہ آپ تو بادشاہ ہیں'' راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں' آپ فرمایا کرتے تھے: ''یہ سب سے ادنی درجے کا جنتی ہوگا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴۱۸/۱۱۔فتح)' ومسلم (۱۸۶)

۱۸۸۵۔ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا' جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی' مومن کے اس میں کئی گھر والے ہوں

گے' مومن ان کے پاس آئے جائے گا لیکن ان میں سے کوئی کسی کو دیکھ نہیں سکے گا۔" (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٦/ ٣١٨۔ فتح)' ومسلم (٢٨٣٨)

۱۸۸۶۔ "حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
اچھا سوار سبک رو گھوڑے پر سوار ہو کر سو سال چلے' تب بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔"
(متفق علیہ)

اور بخاری و مسلم کی یہ روایت حضرت ابو ہریرہ ؓ سے بیان ہوئی ہے' اس میں آپ نے فرمایا: "ایک گھڑ سوار اس کے سائے میں سو سال چلے تو بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔"

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١١/ ٤١٦۔ فتح)' ومسلم (٢٨٢٨)

والرواية الثانية عند البخاری (٦/ ٣١٩۔ ٣٢٠۔ فتح)' ومسلم (٢٨٢٦)

۱۸۸۷۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنتی اپنے سے بلند تر درجے والے بالانشیوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرق یا مغرب کے افق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور یہ فرق ان کے درمیان باہم مراتب و فضیلت کی وجہ سے ہوگا۔" صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مراتب کیا انبیاء ؑ کے ہوں گے کہ ان تک ان کے علاوہ کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ نے فرمایا: "کیوں نہیں' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق کی (وہ بھی ان مراتب پر فائز ہوں گے)۔" (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٦/ ٣٢٠۔ فتح)' ومسلم (٢٨٣١)

۱۸۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک کمان کی مقدار کے برابر جگہ ان تمام چیزوں (تمام جہان) سے بہتر ہے۔ جس پر سورج طلوع ہوتا یا غروب ہوتا ہے۔"

(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۲/ ۳۲۰)

۱۸۸۹۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں جنتی ہر جمعے کو آیا کریں گے، پس شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی، وہ ان کے چہروں اور کپڑوں پر ایسے اثرات چھوڑ دے گی جس سے ان کی حسن و جمال میں مزید اضافہ ہو جائے گا، جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا۔ پس ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! تم تو مزید حسین و جمیل ہو گئے ہو۔ تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تو تم بھی حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۲۸۳۳)

۱۸۹۰۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتی جنت میں بالا خانوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۱۱/ ۴۱۶۔فتح)، ومسلم (۲۸۳۰)

۱۸۹۱، حضرت سہل بن سعدؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی اس مجلس میں حاضر تھا جس میں آپ نے جنت کا تذکرہ فرمایا حتیٰ کہ آپ نے اختتام کلام پر فرمایا: ''اس میں ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا گزر ہوا ہے'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں'' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: ''پس کوئی نفس نہیں جانتا جو ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھ گئی ہے۔'' (بخاری)

توثيق الحديث:مسلم (۲۸۲۵) واللفظ له:

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سہل بن سعدؓ سے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ یہ روایت صحیح

مسلم میں ہے۔

۱۸۹۲۔ حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو ایک منادی آواز دے گا: جنتیو! اب تم ہمیشہ کے لیے جنت میں زندہ رہو گے، تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، تم ہمیشہ صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور یہ کہ تم ہمیشہ نعمت و راحت میں رہو گے، کبھی تکلیف نہیں اٹھاؤ گے۔“ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (٢٨٣٧)

۱۸۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ادنیٰ اور کم مرتبہ جنتی کا یہ مقام و مرتبہ ہوگا کہ اسے کہا جائے گا: تمنا کر، پس وہ تمنا کرے گا پھر تمنا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کیا تو نے تمنا کر لی؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اللہ اسے فرمائے گا: تیرے لیے جو کچھ تو نے تمنا کی ہے وہ بھی ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی ہے۔“ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١٨٢) (٣٠١)

۱۸۹۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنتیو! وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، تمام خیر و سعادت تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں جب کہ آپ نے ہمیں ان نعمتوں سے نوازا ہے جن سے آپ اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں نوازا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے: اس سے افضل چیز کون سی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضا مندی نازل کرتا ہوں، اب اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (١١/ ٤١٥ـفتح)' ومسلم (٢٨٢٩)

١٨٩٥ـ حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''بلاشبہ تم اپنے رب کو واضح طور پر ایسے ہی دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو' اس کے دیکھنے میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٠٥١) ملاحظہ فرمائیں۔

١٨٩٦ـ حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کسی اور چیز کی خواہش رکھتے ہو کہ میں تمھیں مزید دوں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ پس اللہ پردہ ہٹا دے گا (اور وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے) پس وہ کوئی چیز ایسی نہیں دیے گئے ہوں گے جو انھیں اپنے رب کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (١٨١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے ان کو ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے (جنت کا) راستہ دکھائے گا' جن کے نیچے نعمت والے باغوں میں نہریں جاری ہوں گی۔ ان کی پکار اس میں ''سبحانک اللھم'' ہوگی اور ان کی آپس کی ملاقات سلام (کے ساتھ) ہوگی اور ان کی آخری دعا و پکار ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔'' (سورۃ یونس:٩ـ١٠)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس کام کی ہدایت عطا فرمائیں اگر اللہ ہمیں اس کی ہدایت سے نہ نوازتا تو ہم خود ہدایت حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر رحمت نازل فرما' جیسے تو نے ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی

اور محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔

اس کتاب کے مؤلف امام یحییٰ نووی رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے فرمایا: ''میں اس کتاب کی تالیف سے بروز پیر ۱۴ رمضان المبارک ۶۷۰ھ میں (بمقام دمشق) فارغ ہوا۔''

اس کتاب کے شارح ابواسامہ سلیم بن عید بن محمد بن حسین الہلالی رحمتہ اللہ علیہ جو عقیدہ اور منہج کے لحاظ سے سلفی ہیں اردن میں پیدا ہوئے اور وہ پیر کی رات ۱۵ رجب ۱۴۱۵ھ میں اردن کے دارالخلافہ عمان میں اس کتاب کی شرح وتخریج سے فارغ ہوئے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ